غیر مقلدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے

ناشر

نعمان اکیڈمی

مکی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ

ڈیوڑھا پھاٹک

غیر مقلدین کے خلاف علماء عرب و عجم کے فتوے

تنبیہ الضّالّین

و

ہدایۃ الصّالحین

مُرتب

حضرت مولانا عنایت علی دہلوی رح

ابوالحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی مکی مسجد، بخاری روڈ گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اِبْتِدَائِیَہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ، اَمَّا بَعْدُ ! یہ ایک مسلّمہ تاریخی حقیقت ہے کہ برّصغیر پاک وہند میں اسلام لانے والے، اسلام پھیلانے والے اور اسلام قبول کرنے والے سب اہل السنۃ والجماعۃ حنفی تھے۔ اس ملک میں کلمۂ اسلام، قرآنِ مجید، سنّتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم، فقہِ اسلامی لانے کا سہرا صرف اور صرف حنفیوں کے سر ہے اس ملک کے تمام سلاطینِ اسلام، تمام فقہاءِ اسلام، تمام اولیاء کرام، تمام محدثین اور مفسرین اور عوام اہلِ اسلام اہل السنۃ والجماعۃ حنفی ہی تھے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے بھی ترجمانِ وہابیہ میں جا بجا اس حقیقت کا اعتراف فرمایا ہے۔ تقریباً بارہ سو سال تک یہاں اہل السنّۃ والجماعت کی مساجد خالص عبادت گاہ تھیں نہ کوئی مناظرہ نہ مجادلہ، اس تقلیدی دور میں لاکھوں کافر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ سنہ ۱۲۰۰ھ ہجری گزرنے کے بعد مطابق حدیث الآیات بعد المائتین قیامت کی نشانیوں کا ظہور شروع ہُوا اور مساجد میں فساد برپا کرنے کے لیے ایک فرقہ پیدا کیا گیا۔ جس نے سابقہ بارہ سو سال کے مسلمانوں کو مشرک کہنا شروع کر دیا۔ اسلام کے مایۂ ناز ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کو قیاسِ شیطان کہا اور یہودی احبار ورہبان والی آیات ان پر چسپاں کیں اور تمام مقلدین کو مشرک ثابت کرنے کے لیے ابوجہل اور دیگر مشرکینِ مکہ کے متعلق جتنی آیات تھیں وہ ان پر چسپاں کیں۔ تمام فقہاء، محدثین، مجاہدین، شہداء، مفسرین،

صوفیاء کرام کو ابوجہل جیسا ثابت کیا گیا۔ اس فرقے نے مسلمانوں میں ایسا فتنہ ڈالا کہ الفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْل کا بھی خیال نہ کیا۔ ان کا پروگرام یہ تھا کہ انگریز کے خلاف جہاد حرام اور مسلمانوں اور ان کی مساجد میں فتنہ و فساد فرض۔ پہلے مقصد کے لیے الاقتصاد فی مسائل الجہاد اور ترجمانِ وہابیہ جیسی کتابیں لکھی گئیں اور دوسرے مقصد کے لیے ہزاروں کتابیں، رسائل اور اشتہارات لکھے گئے۔

ابتداءً اس فرقہ نے اپنا نام موحد رکھا کیونکہ یہ تمام مقلدین کو مشرک کہتے تھے پھر انھوں نے اپنا نام محمدی رکھا کیونکہ وہ تمام ائمہ مجتہدین اور ان کے کروڑوں مقلدین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر خیال کرتے ہیں چونکہ اس فرقہ کا اصل مقصد مسلمانوں میں فتنہ و فساد ڈالنا تھا ان کا مزاج بالکل خوارج کے مزاج سے ملتا ہے جیسے وہ فرقہ اپنے سوا سب مسلمانوں کو بے دین اور گردن زنی سمجھتا تھا یہی حال اس فرقہ کا ہے اس فرقہ کا پہلا قدم سلف سے بدگمانی اور دوسرا قدم سلف پر بدزبانی ہے ان کی اپنی نہ کوئی مستند تفسیر ہے نہ کوئی حدیث و فقہ کی مستند کتاب ہے۔ بس چند باتیں ابنِ حجرؒ اور نوویؒ سے سرقہ کرتے ہیں اور زبان ابنِ حزم والی استعمال کرتے ہیں۔ ان کا علمی حدود اربعہ اس سے زیادہ نہیں۔

چند ہی سالوں کے بعد یہ فرقہ کئی چھوٹی چھوٹی فرقیوں میں بٹ گیا۔

۱ـــــ ایک غیر مقلد فرقے کا نام اہلِ قرآن رکھا گیا جن کا دورِ برطانیہ سے پہلے کا کوئی قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر موجود نہیں۔ یہ فرقہ جب بھی دین میں فساد ڈالتا ہے تو قرآن پاک پر جھوٹ بولتا ہے اور جو لوگ ان کے جھوٹ کو تسلیم نہ کریں ان کے بارہ میں پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ یہ قرآن کے منکر ہیں۔ مثلاً ان کا شور ہے کہ قرآنِ پاک کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہ مانو جو یقیناً قرآن پر جھوٹ ہے مگر جو لوگ اس جھوٹ کو نہ مانیں ان کو وہ منکرِ قرآن کہتے ہیں۔

قرآنِ پاک کی صداقت کو اپنی صداقت، قرآنِ پاک کے فضائل کو اپنے فرقہ کے فضائل اور حفاظِ قرآن کے فضائل کو اپنے فضائل قرار دے کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں ـــــــ وہ اپنے مسائل کو کبھی قرآنِ پاک سے ثابت کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتے، ہاں اہل السنۃ کے وہ مسائل جن میں قرآن خاموش ہے اور اہل السنۃ سنّت سے اُن مسائل کو لیتے ہیں۔ ان مسائل کے بارہ میں یہ شور مچاتے ہیں کہ یہ مسائل قرآن سے ثابت کرو ـــــــ احادیث کو قرآن کے مخالف اور عجمی سازش قرار دیتے ہیں۔

۲ـــــــ دوسرے غیر مقلد فرقے کا نام اہلِ حدیث رکھا گیا جن کی دنیا میں کوئی حدیث کی کتاب ہی نہیں، نہ انگریز کے دور سے پہلے کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ، نہ حدیث کی شرح۔ یہ فرقہ جب بھی دین میں فساد ڈالتا ہے تو حدیث کا نام لے کر جھوٹ بولتا ہے۔ مثلاً ان کا بچہ بچہ کہتا ہے کہ حدیث میں ہے کہ مسائل اجتہادیہ میں مجتہد کی تقلید شرک ہے۔ حنفی شافعی کہلانا شرک ہے۔ فقہ کو ماننا شرک ہے، اجماع کو ماننا شرک ہے، اجتہاد کو ماننا شرک ہے حالانکہ یہ تمام باتیں حدیث کے نام سے جھوٹ ہیں لیکن جو لوگ ان کے ان جھوٹوں کو نہ مانیں ان کو وہ منکرینِ حدیث کہتے ہیں۔ یہ لوگ اس قدر احساس کہتری میں مبتلا ہیں کہ نہ اپنا مسئلہ کبھی پورا بیان کرتے ہیں نہ اس کو حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں۔ اس لیے اس کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لیے ان کے علماء تو میدان چھوڑ چکے ہیں۔ اَن پڑھ لڑکوں کو بھیجا جاتا ہے کہ فقہ کے اجتہادی مسائل پر حدیث کا مطالبہ کرو۔ حالانکہ حدیثِ معاذؓ سے ثابت ہے کہ اجتہادی مسئلہ ہی وہ ہوتا ہے جو صراحۃً کتاب و سنّت میں نہ ملے۔ اس طرح وہ اجماع کا انکار کر کے دوزخی اور قیاسِ شرعی کا انکار کر کے بدعتی بنتے ہیں۔ الغرض:

(۱) وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ فلاں مسئلہ کس حدیث میں ہے ؟

(۲) جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارا فلاں عمل یا عقیدہ کس حدیث میں ہے تو فوراً کہتے ہیں تم ہی بتاؤ کہ یہ کس حدیث میں منع ہے ؟

(۳) اگر کوئی حدیث ان کو دکھا دی جائے تو پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ جس طرح رافضی ہزاروں صحابہؓ میں سے دو چار صحابہؓ کو مانتے ہیں۔ ہم بھی حدیث کی سینکڑوں کتابوں میں سے صرف چھ کتابوں کو مانتے ہیں اور باقی تمام ذخیرۂ حدیث کا انکار کر جاتے ہیں۔ اگر ان ہی کتابوں میں سے آپ کوئی حدیث دکھا دیں تو کوئی شرط لگا دیتے ہیں کہ اس میں فلاں لفظ نہیں، فلاں شرط نہیں۔ ہم اللہ اور رسولؐ کی صرف وہ بات مانتے ہیں جب وہ ہماری شرط کے موافق بات کریں اور ہمارے الفاظ بیان کریں۔ دُنیا میں ایک بھی غیر مقلد نہیں جو کبھی اپنی شرط چھوڑ کر اللہ اور رسولؐ کی بات مان لے وہ برملا اللہ اور رسولؐ کو چھوڑ دیتے ہیں مگر اپنی بناوٹی شرط کو کبھی نہیں چھوڑتے ——— اور اگر ان کی شرط کے موافق ہی کوئی حدیث مل جائے اور آپ کہیں کہ یہ حدیث تو تمھاری شرط کے بھی موافق ہے تو رگیں پھُلا کر پورے زور سے ایک ہی سانس میں تین مرتبہ کہتے ہیں ضعیف ہے، ضعیف ہے، ضعیف ہے۔ اور شور مچائیں گے کہ تم ایک بھی صحیح حدیث پیش نہیں کر سکے۔ اگر آپ پوچھ لیں کہ آخر ضعیف ہونے کی کوئی شرعی دلیل کیا ہے ؟ تو فوراً فقہ کی دو چار غیر مفتیٰ بہ اور متروک العمل جزئیات سنا کر شور مچائیں گے کہ تمھاری فقہ میں یوں لکھا ہے یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ انکار حدیث پر پردہ پڑا رہے۔

بہر حال یہ فرقہ فتنہ ڈالنے میں خوارج سے بھی چار قدم آگے ہے۔ یہ فرقہ نہ مکہ کی پیداوار ہے نہ مدینہ کی بلکہ دورِ برطانیہ میں ہندوستان میں پیدا ہوا۔ علماء اسلام نے عوام کو ان کے وساوس سے بچانے کے لیے فتویٰ دیا کہ یہ لوگ نہ اہلِ حدیث ہیں

نہ محمدی بلکہ لامذہب ہیں ۔ دین میں فساد اور مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والے ہیں ۔ اس فتویٰ پر علماء حرمین شریفین کی بھی تصدیقات ہیں ۔ یہ فتویٰ "تنبیہ الضالین" نامی کافی عرصہ سے نایاب ہو رہا تھا ۔ آج کل لامذہبوں نے عوام کو ورغلانا شروع کیا کہ مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے حنبلی مقلدین ہمارے ہم مذہب ہیں اور حرمین شریفین مرکز اسلام ہیں عوام کو اس دھوکا سے بچانے کے ہم اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں کہ المہند علی المفند پر علماء حرمین شریفین کی تصدیقات ہیں اگر آپ حرمین شریفین کو مرکز اسلام مانتے ہو تو آؤ اس کتاب پر دستخط کردو مگر لامذہب حرمین شریفین کی اس مصدقہ کتاب پر کبھی دستخط نہیں کریں گے ۔ اب حضرت مولانا قاری شمس الدین احمد مکی مسجد گوجرانوالہ نے وہ خاص فتویٰ جو خاص ان لوگوں کی گمراہی پر علماء حرمین شریفین نے دیا تھا اس کو شائع کر دیا ہے تاکہ ان کا یہ دھوکا کھل جائے اور عوام جان لیں کہ علماء حرمین شریفین تو ان کو گمراہ جانتے ہیں ۔ اس فتویٰ کے علاوہ فیصلہ مکہ ، الفیصلۃ الحجازیہ میں بھی سعودی حکومت نے مولوی ثناء اللہ اور اس کی جماعت کو گمراہ قرار دیا ہے ۔

یہ فتاویٰ ان لوگوں کے لیے درس عبرت ہیں جو منبر و محراب پر یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ اہلِ حرمین ہمارے ہم مسلک ہیں حالانکہ وہ سب بیس رکعت تراویح کے قائل و فاعل ہیں وہ سب کے سب مقلدین ہیں ۔ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین کہتے ہیں ۔ نماز جنازہ ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھاتے ہیں ۔ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتے وغیرہ ۔

محمد امین صفدر

اس کتاب کا نام

تنبیہ الضالین وہدایت الصالحین

یہ وہ فتویٰ ہے جو مکے اور مدینے کے علمار کرام نے مکے اور مدینے سے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب نے جو نائب اور سجادہ نشین ہیں۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کے مقام دہلی میں اور خاص و عام مومنین کے معتمد اور بہت علماء و فضلاء اور حضرت امیرالمومنین سید احمد قدس سرہ کے خلفاء نے لا مذہب والوں کے احوال سے مطلع ہو کر ان کے طریقے کے مردود اور جھوٹے ہونے کی دلیلیں اور کیفیت لکھ کر اپنی اپنی مہر اور دستخط سے مزین فرما کر ہندوستان سے بھیجا ہے کہ عوام نادان مسلمان ان لوگوں کے برے اعتقاد کی باتوں سے اور برے طریقے سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور ان کے مکر اور فریب اور طمع کی باتیں منافقانہ کہ دل میں کچھ اور منہ میں کچھ سن کر گمراہ نہ ہو جاویں۔

مطبع سید الاخبار

دہلی کے درمیان چھاپا گیا ۱۲۶۲ھ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط امّا بعد سب مسلمانوں کی دریافت کے واسطے لکھا جاتا ہے۔ کہ قبل اس کے تخمیناً بیس برس آگے اس ملک میں شرک و بدعت کے کام بہت سے پھیل رہے تھے۔ اکثر لوگ اس بلا میں گرفتار تھے اور نماز روزے کا چرچا نہایت کم ۔ بارے افضال الٰہی سے حضرت امیر المومنین سیدنا احمد قدس سرہٗ کا تشریف لانا بارادہ سفر حج بیت اللہ کے اس طرف ہوا ۔ اور مولانا عبدالحی اور مولانا محمد اسمٰعیل وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم حضرت کے معتقدین خاص نے آپ کے اشارے سے مجلس وعظ و نصیحت کی گرم کی ۔ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ صلعم کے مضامین کے سننے سے اور حضرت کی صحبت اور اُن کے کلام کی برکت سے لوگوں کو شوق دینداری اور اللہ و رسولؐ کی تابعداری کا ہوا ۔ بہتوں نے حضرت کے دست مبارک پر بیعت توبہ کی پھر چند روز میں اچھے خاصے مومن پاک ہو گئے ۔ بعد اُس کے حضرت بارادہ جہاد ولایت کی طرف تشریف لے گئے ۔ اُن کے خلفاء کی سعی سے بازار ہدایت کا خوب ہی گرم ہوا سینکڑوں مسجدیں آباد ہوگئیں بلکہ از سر نو بنیں ۔ شرک اور بدعت کی جڑ کھد گئی راہ اسلام کی سب نے اختیار کی ۔ چند مدت اسی طرح بخوبی گذری اتفاق اور محبت سے مسلمانوں کی آپس میں اوقات بسر ہوئی ۔ دو برس ہوں گے کہ بعضے کم علم لوگوں نے حضرت کی خبر شہادت بعد اپنی ناموری اور جاہلوں میں عزت بڑھانے کو اور دین کے پردے میں دنیا کمانے کو اور ایک گروہ علاحدہ مقرر کر لینے کو اس دین محمدی میں رخنہ ڈالنا شروع کیا کچھ گھڑی بات اور چھوٹے مسئلے کلام الٰہی اور کلام رسولؐ کو دھوکے کی ٹٹی بنا کر ظاہر کی ۔ جس کے سبب قدیم چال میں جو علمائے دیندار اور فضلائے نیک کردار موافق احکام خدا اور رسول کے ٹھہرا دی تھی ۔ اُس میں خلل پڑ گیا ۔ اور لوگوں کے دلوں میں شک اور تردد واقع ہوا ۔ جیسا انکار کرنا چار مذہب سے جو قریب بارہ سو برس سے تمام جہان عرب اور عجم میں

پھیل رہا ہے + اور ہزاروں عالم فاضل صاحب شریعت صاحب طریقت اور صدہا اولیا اللہ اس طریقے پر چل کر مقرب بارگاہ الٰہی ہو گئے + اور منکر ہونا علم فقہ اور اجماع اُمت سے اور تفسیر قرآن شریف سے + اور حقارت کرنی علمائے دیندار اور اولیائے باوقار کی ۔یہاں تک کہ کوئی شیطان کہتا ہے کہ حنفی تو پائخانے کو کہتے ہیں ۔اور جیسے امام ابوحنیفہ تھے ویسے ہم بھی ہیں + سوائے اس کے ہزاروں طرف سے شوخیاں کرتے ہیں اور ایمان کھوتے ہیں پھر ساتھ ان شوخیوں اور بے ادبیوں اور بد اعتقادی کے یہ مردود حنفی بھی کہلاتے ہیں ۔سو بانی مبانی اس طریقہ نو احداث کا عبدالحق ہے + جو چند روز سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المومنین نے ایسی ہی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے اس کو نکال دیا ۔اور علمائے حرمین معظمین نے اس کے قتل کا فتوا لکھا ۔مگر کسی طرح بھاگ کر وہاں سے بچ نکلا + پھر اسی کے شاگرد خاص اور پیرو با اخلاص دوسرے شہروں میں مثل عظیم آباد و کلکتہ وغیرہ او غیرہ کے گئے + حاکم شرع اور علمائے صاحب ورع کا کچھ خوف تو یہاں تھا ۔اپنے تئیں خلیفہ امیر المومنین کے مشہور کر کے لوگوں کو اپنے عقائد سے تدریجاً مطلع کیا اور جاہلوں کو گمراہ بنایا + جب یہ معاملہ علمائے دین اور حضرت کے سچے خلیفوں پر ظاہر ہوا اور اس کے سبب سے بڑا فتنہ وفساد مسلمانوں میں پڑ گیا + یہاں تک کہ باپ بیٹے کا اور بھائی بھائی کا اور خاوند جورو کا اور نوکر آقا کا مخالف بنا اور آپس میں اُن کے ایسی پھوٹ ہوئی کہ وُہ کام دین کا جو سب پر مقدم تھا اس میں بھی خلل آگیا ۔لوگ متفرق ہو گئے ایک ایک کا مخالف بن گیا + یہ احوال دیکھ کر اور اس نئے طریقے کو خلاف حکم خدا اور رسول اور خلاف مرضی حضرت امیر المومنین کے سمجھ کر علما اور فضلا نے عموماً اور حضرت کے خلفاء نے خصوصاً دروازہ نصیحت کا کھولا ۔اور ان نادانوں کو جنہوں نے یہ فساد بو یا تھا ممانعت کی + مگر نفسانیت اور خود پسندی اور دنیا کی طمع نے سرگزان کو راہ راست پر آنے نہ دیا کسی کی بات نہ مانی ۔بلکہ اور بھی شورش کی اور کھل کھیلے + اور ایک فساد عظیم برپا کیا جس سے ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا + آخر اس مذہب نو کی کیفیت لوگوں نے علماء حرمین شریفین کی خدمت میں ظاہر کی + انہوں نے ان کے طریقے کے مردود اور جھوٹے ہونے پر فتوی دیا + اور علمائے دہلی اور ہندوستان اور خلفائے امیر المومنین نے بھی ویسا ہی اپنے اپنے دستخط اور مہر سے طیار کر کے چھپوا دیا + تاکہ لوگ اس طریقے سے بچ جاویں اور فریبیوں کے فریب میں نہ پڑیں + جھوٹ کہنا اور خلاف وعدہ کرنا اور سائل حق کے سامنے

اپنے عقائد سے منکر ہو جانا + اور جب تک اپنا خاص معتقد نہ ہو تب تک اپنے بھید سے اُسے واقف نہ کرنا - اور فریب دینا + اور جھوٹی قسم کھالینی اپنے طریقے کے رواج دینے کے واسطے ان کے یہاں درست ہے + اور ان کا مذہب اکثر باتوں میں روافض کے مذہب سے ملتا ہے + جیسا روافض پہلے رفع یدین اور آمین بالجہر اور قرأت خلف امام کے مسئلے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیلوں سے ثابت اور ترجیح دے کر عوام کو خصوصاً حنفی مذہب والے کو شبہ میں ڈالتے ہیں پھر جب یہ بات خوب اپنے معتقدوں کے ذہن نشین کر چکے تب اگلے اور مسئلوں میں متشکی و متردد بناتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں + چنانچہ مولانا حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ کے تیسویں اور پچاسویں کید میں اور انچاسویں صفحے میں ان کا حال اور چال و مذہب کی حقیقت لکھی ہے جس کو منظور ہو دیکھ لے + اسی طرح یہ نئے مذہب والے بھی یہی جھگڑا پہلے درپیش کر کے نادانوں کو اپنے فریب کے جال میں پھنساتے ہیں پھر بعد اس کے اور باتیں سکھاتے ہیں + جیسا علمائے سلف اور خلف سے اور علم فقہ سے اور تفسیروں سے اگلے علماء سنت و جماعت کی اور اکثر مسائل شرعی سے جو ان کی خواہش کے برخلاف ہو رد گردان اور بد اعتقاد کرواتے ہیں + پھر ایسی باتوں سے بچارے مسلمانوں کا ایمان کھوتے ہیں + اور جاہلوں میں اپنے تئیں مولانا اور محدث اور محی السنۃ اور قامع البدعۃ کے خطاب سے شہرت دیتے ہیں اور اجتہاد کا دعویٰ کرتے ہیں اور بیعت توبہ کو بھی بدعت جانتے ہیں مگر کیا کریں - کہ اس پر روزی اور روٹی ان کی ٹھہر گئی ہے اگر کھول کر اس کی مخالفت کریں تو بھوکے مریں + سو اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اور علماء اور خلفاء کے اتفاق اور سعی و کوشش کے سبب اور قوت الایمان اور فتوے نظام الاسلام کے چھپ جانے کے باعث اکثروں کو جن کو تھوڑی بھی عقل تھی سوجھ آ گئی اس بُرے اعتقاد سے انہوں نے توبہ کی + اور جو ضدی بڑے نفسانی تھے - اور جن کو اپنی سرداری لوگوں میں کرنی منظور تھی شیطان اور نفس خبیث کے بہکانے سے اپنی ہٹ سے باز نہ آئے بلکہ اور زیادہ گمراہ ہوئے اور نادان لوگوں کو گمراہ بنانے لگے + سو اے بھائی مسلمانو یہ زمانہ فساد کا ہے اور یہ لوگ آخری زمانے کے نائب دجال ہیں یعنی باطل کو حق میں ملانے ایسے لوگ اس زمانے میں بہت ظاہر ہوں گے + یا اصلاً روافض شیعہ مذہب ہیں سنیوں میں چھپے ہوئے دین میں فساد ڈالتے ہیں + اور آیندہ

آہستہ لوگوں کو بے دین کرتے ہیں + ایسوں ہی کے حق میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے تیرھویں سپارے کے نویں رکوع میں فرما دیا ہے

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ الخ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

جو لوگ فساد ڈالتے ہیں ملک میں اُن پر لعنت ہے اللہ کی یعنی دور رہیں گے اللہ کی رحمت سے اور ان کے واسطے ہے بُرا گھر یعنی دوزخ +

اور جامع الاصول میں حدیث ہے۔ عرفجہ رض سے

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ ھَنَاتٌ ھَنَاتٌ فَمَنْ رَاَیْتُمُوْہُ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ اَوْ یُرِیْدُ اَنْ یُفَرِّقَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ کَائِنًا مَنْ کَانَ فَاقْتُلُوْہُ فَاِنَّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْمُفَارِقِ الْجَمَاعَۃَ یَرْکُضُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ

عرفجہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیچھے میرے بری چال پھیلے گی سو جس کو دیکھو تم جدا ہوا جماعت سے یا وہ ارادہ رکھتا ہے تفرقہ ڈالنے کا محمد کی اُمت میں جو کوئی ہو مار ڈالو اس کو کیونکہ بیشک اللہ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور مفرق شیطان ساتھ ہے جدا ہونے والے کی ٹھوکر مارتا ہوا۔

اور نظام الاسلام کے پندرھویں سوال کے جواب میں ایسی حدیثیں بہت لکھی ہیں دیکھ لو + اب لازم ہے بھائیو کہ تم لوگ خوب ہوشیار رہو۔ اور تحقیق جانو اور یقین کرو۔ کہ یہ طریقہ لامذہب والوں کا خلاف حکم خدا اور رسول اور علمائے سلف کے صرف اپنی نمود اور بزرگی اور بڑائی جتانے کو ہے + اور اس طریقے سے تمام علما اور فضلا اور خلفا حضرت امیر المومنین مغری الیہ کے ناراض ہیں + اور ہرگز یہ طریقہ حضرت موصوف کا نہ تھا۔ جو کوئی یہ دعویٰ کرے اور لوگوں سے کہے تو اس کو محض کاذب اور جھوٹا جانو + کیونکہ حضرت مغری الیہ کی زمانے کو بہت عرصہ نہیں گزرا انکی دیکھنے والے اور ان کی صحبت میں بیٹھنے والے سچے ایماندار اکثر موجود ہیں۔ ان سے تفتیش کر لو + اگر حضرت ممدوح اس زمانے میں ہوتے تو ان نئے مذہب والے مفسد گمراہوں کا وہی حال کرتے جو ان کے پیشوا عبدالحق کا کیا تھا یعنی مردود کہنے اور نکلوا دینے + اور جہاں بڑے جوان مرد اور دیندار ہیں نوجوان مسلمانوں کی ریاست اور حکومت ہے جیسا کہ مدینہ روم شام بلخ بخارا وغیرہ وہاں تو ایسی باتیں ظاہر کریں دیکھیں تو کیا ہوتا ہے سوائے لات جوتی اور مار بیزار اور قتل و قید کے اور کچھ ان کے نصیب میں نہ ہوگا + اور ان نئے مذہب والوں میں اکثر ایسے بداصل اور رذیل النفس بھرے ہیں کہ نہ علم رکھتے نہ فضل + بعضے ان میں چند آیت قرآنی ہندی ترجمہ کے ساتھ اور چند حدیثیں ہندی ترجمہ کے ساتھ بغیر تفسیر قرآن اور بدوں شرح حد

ہے جو علمائے ربانی نے آگے خوب تحقیق کر کے کہی ہے پڑھ کر اپنے نفس کی خواہش کے مطابق
معنی سمجھ کر مغرور ہو گئے + اب کسی کی بات خاطر میں نہیں لاتے۔ نہ کسی کی نصیحت مانتے
نہ کسی کو اپنے برابر سمجھتے + نہ عمل میں نہ صفات میں جو جی میں آتا ہے بے خوف و خطر مسئلے
نکالتے ہیں اور بیہودہ بکتے ہیں + پھر بعضے نادان اس پر دلیل لاتے ہیں۔ کہ اوّل اسلام میں
تو رذیل ہی قوم پہلے ایمان لائے تھے جس پر عرب کے شرفا نام رکھتے تھے اور طعن کرتے تھے
سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ان کی رذالت کو اسلام کی شرافت نے کھو دیا تھا اور طرف مقابل
میں ان کے کفار تھے کہ بڑی رذالت کفر کی رکھتے تھے + اور یہاں تو طرف مقابل میں ان کے
مسلمان ہیں علاوہ اس کے شرافت علمی اور عملی بہ اس پر قیاس نہیں ہو سکتا + وہاں عقائد
حقہ اور افعال کاملہ کی تحصیل نے رذالت کو ان کی مٹا دیا تھا کہ مقبول بارگاہ ہوئے +
اور عقاید فاسدہ اور اعمال باطلہ نے ان کو اسلام سے بھی باہر کر دیا کہ مردود درگاہ ہوئے +
اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ہر چند ان کو کوئی عالم مومن صالح سمجھاوے اور عقائد محمودہ کی تعلیم کرے
بسبب اپنی رذالت اور نالائقی کے ہرگز نہیں مانتے بلکہ جھگڑنے لگتے ہیں + اور عالموں سے
اور صالحوں سے برابری کا دعویٰ کرتے ہیں + اور کیوں نہ کریں کہ بعضے ان میں جاہلوں کے سوا
بنے اچھا کھاتے ہیں اچھا پہنتے ہیں دس بیس آدمیوں کو اپنے آگے دوڑاتے ہیں اُن سے ہر
طرح کی خدمت لیتے ہیں حضرت پیر صاحب ہادی مولانا کہلاتے ہیں + یہ جاہ و شوکت
دُنیا کہ کبھی خواب و خیال میں بھی ان کو حاصل نہ تھی کب چاہتے ہیں کہ کسی کے تابعدار ہوں پھر
وہ کیسا ہی عالم حقانی ہو یا کامل ربانی اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ مگر جس کو اللہ چاہے تو یہ قائیں ___
اس سے کہہ دو + اور اب ایسوں کا سردار کہلانا علامت قیامت سے ہے کہ مخبر صادق نے
آگے ہی اس کو خبر دی ہے اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ جب
سونپیں لوگ دین کے کام نالائق کو امیدوار ہو قیامت کے + اور قیامت کی علامت سے
یہ بھی ہے کہ رذیل اور نالائق بڑھیں گے اور پھیلیں گے اور شریف اور لائق گھٹیں گے اور
ہٹیں گے + سو یہ وہی زمانہ آیا ہے + اور یہی سبب ہے کہ ایسے جاہل جن کو نہ ایمان کے
ارکان کی خبر نہ اسلام کے اعمال کی جہاں اُن سے کوئی عالم یہود یا نصاریٰ کا ملا اُسی کا کلمہ
پڑھنے لگے خاصے بے دین بن گئے + پھر کوئی ہزار سمجھاوے اور دلیلیں واضح لاوے نہیں
مانتے اور ہدایت نہیں پاتے اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ مگر جس کو اللہ چاہے تو اس گمراہی سے نکالے
سو ایسے نادان رذیل الطبع ناقص العقل کی کثرت کا بھی کچھ اعتبار نہیں۔ اب اس طرح

کے لوگوں کے حق میں یہی دُعا بہتر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو ہدایت کا مالک ہے پہلے ہی کسی صالح عالم مسلمان کی صحبت ایسوں کو میسّر کر دے کہ جس میں ان کے دین اور دنیا کی خیر ہو۔

اب اے بھائیو! ان مفسدوں کی چکنی چکنی باتوں پر نہ بھولیو اور ان کی وعظ و نصیحت پر دھوکہ نہ کھائیو یہ لوگ رہزن دین ہیں نان کہا ٹھینگے ایمان کھو دینگے + ان سے مقدور بھر الگ ہی رہو خوب بچ چل کر چلو + اور ایسے لوگوں کے ذلیل کرنے اور نکال دینے میں مطابق حکم خدا و رسول کے بڑا ثواب ہے کیونکہ بڑے فسادی ہیں اور مکّار + جس جس طرح سے یہ لوگ دنیا کماتے ہیں اس کا بیان کہاں تک کیجئے + کبھی اس نام سے کہ مجاہدین کے لشکر میں خرچ ضرور ہے لوگوں سے روپے لئے + کبھی جہاد میں جاویں گے اور غازیوں کو اسباب بنا دیں گے مشہور کر کے اسباب روپے تحصیل کئے + اور روپیوں کے جمع کرنے کو ایک بیت المال مقرر کیا + پھر نام کے واسطے کچھ بھیج کر سب آپ چکھ گئے + غرض حضرت سید صاحب کے نام سے اس زمانے میں بہتوں کا بن آیا خوب روپے کہائے دولتمند ہو گئے + اور اب بھی قصور نہیں کرتے طرح طرح سے روپے بٹورتے ہیں اور دوزخ کے کُندے بنتے ہیں +

اتحاد اہلسنت والجماعت
خانپور ہزارہ

ابوالحسن معاویہ سلفی
دار العلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

مکے اور مدینے کے عالموں نے جو فتوے مہر اور دستخط سے اپنے بھیجا ہے سوال میں مسائل بہت سے تھے اختصار کے لئے اس میں سے پانچ سوال مع اصل جواب ہندی ترجمے کے ساتھ چھاپا جاتا ہے۔

اُس پر مہر ہے مولانا شیخ عبداللہ ابن سراج کی جو سردار ہیں مکے کے مدرسوں میں + اور مولوی سید عبداللہ مکے کے مفتی کی + اور سید عثمان مکے کے مدرس کی + اور شیخ مصطفےٰ کی جو حنفی اماموں کے رئیس ہیں + اور شیخ عبدالقادر ابراہیم پاشا ابن محمد علی پاشا کے پیر کی + اور مولانا شیخ محمد عابد سندھی مدینے کے بڑے مدرس کی + اور سید محمد + اور مولوی محی الدین + اور مولوی عبداللہ اور مولوی سید علی + اور مولوی صالح ابن احمد مدینے کے مدرسوں کی + اور محمد ابوالسعادات مسجد نبوی کے امام وغیرہ بہت سے عالموں کی +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکّے اور مدینے کے علماؑ کے فتوے

السؤال الثالث :-

هل يجوز للرجل الذي ليس له ملكة الاجتهاد ولا توجد فيه شرائط الاجتهاد ولا يعلم أقوال الفقهاء المتقدمين أن لا يقلد أحدا من الأئمة الأربعة المشهورة بل يخترع مذهبا جديدا خامسا قد يوافق أحدها وقد يخالف جميعها +

الجواب :- عنه أن الإجماع قد حصل على حقية المذاهب الأربعة وتخلف ذلك فيما سواها وأن الأمة جميعها قد تلقت المذاهب الأربعة بالقبول ولم يحصل ذلك بغيرها وقد أوجب الله على من لم يعلم طرق الاجتهاد ولم يعلم ما كان عليه الصدر الأول من الصحابة والتابعين من أقوالهم وأفعالهم أن يسأل ولا يعمل إلا بما يفتيه المفتي من الأئمة الأربعة بعدم الحجة فيمن سواهم قال الله تعالى فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون + ولذا قال ابن الهمام في التحرير وشارحه في التيسير غير المجتهد المطلق يلزمه عند الجمهور التقليد وإن كان مجتهدا في بعض المسائل الفقهية أو بعض العلوم + في عمدة الامر بشرح جوهرة التوحيد هو واجب عند الجمهور على كل من ليس فيه أهلية الاجتهاد التقليد لمذهب + وروي عن أبي يوسف رح أنه واجب على العامي الاقتداء بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى

مَعْرِفَةِ الْاَحَادِیْثِ وَمَعَانِیْهَا وَتَاْوِیْلَاتِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوْخِهَا وَخَاصِّهَا وَعَامِّهَا وَمُحْکَمِهَا وَمُتَشَابِهِهَا فَمَنْ لَمْ یَعْلَمْ ذٰلِکَ فَهُوَ عَامِیٌّ مَنْسُوْبٌ اِلَی الْعَامَّةِ وَهُمُ الْجُهَّالُ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الضَّلَالِ

خلاصہ ترجمہ کا۔ کیا جائز ہے اُس شخص کے لئے جس کو قوت اجتہاد کی نہ ہو اور شرطیں
اجتہاد کی اس میں پائی نہ جاویں اور فقہا کے قول کو نہ جانے یہ بات کہ کسی مجتہد کی
ان چار مجتہدوں میں سے تقلید نہ کرے۔ بلکہ ایک نیا مذہب نکالے کہ کبھی
ان چار مذہب میں سے ایک کے موافق ہو اور کبھی سب کے مخالف ہو +
جواب۔ اجماع تمام علماء کا ہوا ہے حق ہونے پر ان چار مذاہب کے اور ان چار کے
سوا اور کسی مذہب پر اجماع نہیں ہوا اور تمام اُمت پیغمبر خدا صلعم نے
ان چار مذہب کو قبول کیا ہے ان کے سوا اور کسی مذہب میں یہ اتفاق اور
قبول حاصل نہیں ہوا اور خدا تعالیٰ نے واجب کیا ہے اس شخص پر کہ
جو اجتہاد کے طریق کو نہ جانے اور صحابہ اور تابعین جس بات پر تھے اور
ان کے اقوال اور افعال سے واقف نہ ہو کہ وہ پوچھ لیوے اور عمل نہ کرے
مگر اس چیز پر کہ فتوے دیوے مفتی ان چار اماموں کے ایک مذہب کے
موافق کیونکہ ان کے سوا اور کسی شخص کے مذہب میں دلیل کامل نہیں ہے
یعنی اور کسی مذہب پر اجماع نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥

اور اسی واسطے امام ابن ہمام نے تحریر میں فرمایا ہے اور شارح
نے اس کے تیسیر میں کہ جو شخص مجتہد کامل نہ ہو اگرچہ بعض مسئلہ میں اجتہاد
کی طاقت رکھتا ہو یا اس کو بعض علوم میں مرتبہ کامل ہو اس کے ساتھ بھی
اس پر بھی تقلید کسی مجتہد کی واجب ہے + اور عمدۃ المرید میں ہے کہ جو
شخص کہ اس میں قابلیت اجتہاد کی نہ ہو تو اس پر واجب ہے تقلید کرنی کسی
مذہب کی + اور روایت ہے امام ابو یوسف رح سے کہ واجب ہے عامی پر پیروی
کرنی کسی مجتہد کی کیونکہ اُس میں قابلیت نہیں ہے اس بات کی کہ حد ثبوت

کو پہچانے اور معنے اس کے دریافت کرے اور تاویلات کو اس کی سمجھے اور ناسخ اور منسوخ کو امتیاز کرے اور عام اور خاص اور محکم اور متشابہ اور وغیرہ کو الگ الگ تمیز کرے اور احکام کو معلوم کرے تو جو شخص ان سب باتوں کو نہ جانے وہ شخص عامی ہے اور جاہل خدا پناہ میں رکھے ہم کو گمراہی سے

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ :-

هَلْ يَجُوْزُ لِلْمُقَلِّدِ اِذَا وَصَلَ اِلَيْهِ حَدِيْثٌ يُخَالِفُ ظَاهِرُهُ مَذْهَبَ ذٰلِكَ الْمُقَلِّدِ اَنْ يَتْرُكَ مَذْهَبَهُ وَيَعْمَلَ عَلٰى ظَاهِرِ الْحَدِيْثِ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ مُأَوَّلٌ اَوْ مَنْسُوْخٌ اَوْ مَصْرُوْفٌ عَنْ ظَاهِرِهٖ اَوْ صَحِيْحٌ اَوْ ضَعِيْفٌ وَنَحْوُ ذٰلِكَ

اَلْجواب :-

اَنَّهُ لَا يَخْفٰى اَنَّهُ ذُكِرَ فِي التَّقْرِيْرِ شَرْحِ التَّحْرِيْرِ فِيْ بَحْثِ الْجَهْلِ لَيْسَ لِلْعَامِّيِّ الْاَخْذُ بِظَاهِرِ الْحَدِيْثِ لِجَوَازِ كَوْنِهٖ مَصْرُوْفًا عَنْ ظَاهِرِهٖ اَوْ مَنْسُوْخًا بَلْ عَلَيْهِ الرُّجُوْعُ اِلَى الْفُقَهَاءِ لِعَدَمِ الْاِهْتِدَاءِ فِيْ حَقِّهٖ اِلٰى مَعْرِفَةِ صَحِيْحِ الْاَخْبَارِ وَسَقِيْمِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوْخِهَا فَاِذَا اعْتَمَدَ كَانَ تَارِكًا لِلْوَاجِبِ عَلَيْهِ انْتَهٰى وَهٰذَا يُفِيْدُ بِظَاهِرِهٖ جَوَازَ الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ اِذَا خَالَفَ ظَاهِرُ الْحَدِيْثِ مَذْهَبَهُ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِشُرُوْطِ الْاِجْتِهَادِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهٖ وَمَا يُعْرَضُ عَنْهُ لٰكِنَّ اَدْنَى الشُّرُوْطِ لِلْاِجْتِهَادِ اَنْ يَحْفَظَ الْمَبْسُوْطَ كَمَا فِي السِّرَاجِيَّةِ وَاَفَادَ ابْنُ الْهُمَامِ فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ مِنْ كِتَابِ الْقَضَاءِ اَنَّ الْمُجْتَهِدَ مَنْ يَعْلَمُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ بِاَقْسَامِهِمَا مِنْ عِبَارَتِهِمَا وَاِشَارَتِهِمَا وَدَلَالَتِهِمَا وَاقْتِضَائِهِمَا وَنَاسِخِهِمَا وَمَنْسُوْخِهِمَا وَمَنَاطِ اَحْكَامِهِمَا وَشُرُوْطِ الْقِيَاسِ وَالْمَسَائِلِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا لِئَلَّا يَقَعَ فِي الْقِيَاسِ فِيْ مُعَارَضَةِ اَقْوَالِ الصَّحَابَةِ وَيَعْلَمُ عُرْفَ النَّاسِ فَمَنْ اِنْتَفَتْ فِيْهِ هٰذِهٖ الْجُمْلَةُ فَهُوَ اَهْلُ الْاِجْتِهَادِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَعْمَلَ بِاِجْتِهَادِهٖ انْتَهٰى +

وَفِيْ شَرْحِ النِّقَايَةِ وَاَهْلِيَّةُ الْاِجْتِهَادِ بِاَنْ يَكُوْنَ عَالِمًا

بأصول الفقه وهو الكتاب والسنة والإجماع والقياس وما لا بد منه للمجتهدين من سائر العلوم انتهى +

أقول ولا يخفى أن فيه إشارة إلى أنه لا يكفي في نفس نفس المجتهد بما ذكره بل لا بد من معرفة ما روي من اللغة ولم يصح ولم يثبت ومعرفة المتواتر منها والآحاد ومعرفة المرسل والمنقطع ومعرفة من تقبل روايته في اللغة ومن ترد ومعرفة الفصيح والرديء والمذموم ومعرفة المفرد والشاذ ومعرفة الشوارد والنوادر ومعرفة المستعمل والمهمل ومعرفة المعرب ومعرفة المولد ومعرفة خصائص اللغة ومعرفة اشتقاق اللغة ومعرفة الحقيقة والمجاز في اللغة ومعرفة المشترك ومعرفة الأضداد ومعرفة المطلق والمقيد ومعرفة الإبدال والقلب وغير ذلك وهذا كله يتعلق بعلم اللغة والجاهل بها لا يسمى عالما فضلا عن أن يعد مجتهدا ومن أراد تحقيق ما أشرنا إليه فليطالع المزهر للسيوطي وتجد ثمة ما هو أكثر من هذا ثم يشترط أن يكون متضلعا في علم الصرف والنحو والمعاني والبيان والبديع وعلم أصول الفقه وأصول الحديث وأصول التفسير عارفا بما حققه الأصوليون وما رواه المحدثون من غير اكتفاء على نحو مشكاة المصابيح وحافظا لأقاويل أئمة الجرح والتعديل ومرجحا في ذلك بدون تقليد أحد كأبي زرعة أو أبي يعلى ابن المديني أو لابن معين فضلا عن العراقي أو الحافظ ابن حجر ونحوهما فإنه إذا ادعى عن الاجتهاد وصار يستدل في جرح الراوي وعدالته بقول أحد من أئمة الجرح والتعديل فهو ما زال في ربقة التقليد والحال أنه يريد الفرار من التقليد غاية ما هناك أنه خرج من أن يكون مقلدا للإمام الأعظم المتفق على جلالته وديانته ومعرفته وانتهى إلى

تَقْلِيْدِ نَحْوِ الدَّارَقُطْنِيْ وَالْبَيْهَقِيْ فَهُوَ بَعِيْدٌ" عَنِ الْاِجْتِهَادِ بِمَرَاحِلَ

چوتھا سوال ! کیا جائز ہے مقلد کو جب اس کو ملے کوئی حدیث کہ ظاہر عبارت اس کی مخالف ہو اس کے مذہب کے کہ چھوڑ دیوے وُہ اپنے مذہب کو اور عمل کرے اُس حدیث پر اگرچہ اس کو اس قدر علم نہ ہو کہ جانے وہ حدیث ماول ہے یا منسوخ ہے یا ظاہر معنے اس کے مراد نہیں یا وہ حدیث ضعیف ہے یا صحیح ہے

جواب ! مذکور ہے تقریر شرح تحریر میں کہ عامی کو درست نہیں ہے ظاہر حدیث پر عمل کرنا کیونکہ شاید اس حدیث کے ظاہر معنے مراد نہ ہوں یا منسوخ ہو بلکہ اس کو سوال کرنا فقہا سے واجب ہے کیونکہ اس کو دریافت نہیں ہے کہ حدیثوں میں کون صحیح ہے اور کون ضعیف اور کون ناسخ ہے اور کون منسوخ پھر اگر وہ کسی حدیث پر اعتماد کر کے عمل کرے تو جو اس پر واجب تھا

اس نے اس کو ترک کیا یعنی فقہاء سے سوال کرنا اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی عالم ہو اجتہاد کی شرطوں کو لیکن ادنیٰ شرطوں کا یہ ہے کہ مبسوط جو فقہ کی کتاب ہے اسے یاد رکھتا ہو۔ جیسا کہ سراجیہ میں ہے اور امام ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ مجتہد وہ شخص ہے کہ جانے قرآن اور حدیث کو اس کے تمام اقسام کے ساتھ، جیسا عبارت انوار اشارات اور دلالت اور اقتضاءً اور ناسخ اور منسوخ اور جتنے اقسام کہ مدار احکام کے، کی ہیں اور سب شرطیں قیاس کی جانے اور مسائل اجماعیہ کو یاد رکھے اور اقوالِ صحابہؓ کو بھی جانے اور عرف اور عادات سے لوگوں کے بھی واقف ہو۔ پھر جس میں یہ شرطیں پائی جائیں تو وہ شخص قابل اجتہاد کے ہے اور شرح نقایہ میں ہے کہ لیاقت اجتہاد کی اس طور پر ہوتی ہے کہ عالم ہو فقہ کے اُصول کا یعنی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کو خوب جانے اور سب علم جو مجتہد کو ضرور ہے اس سے بھی خوب واقف ہو تو اس سے معلوم ہُوا کہ خالی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے جاننے سے بھی مجتہد نہیں ہوتا بلکہ اس کے سوا اور

علوم بھی درکار ہیں جیسا جاننا علم لغت اور اس کے طریق اور اس کی سب اصطلاحوں کو اور اس کے صحیح اور ثابت کو اور جاننا اس کو کہ وہ لغت سے ہے مگر صحیح اور ثابت نہیں اور جاننا متواتر کو اور آحاد اور مرسل اور منقطع کو اور یہ کہ لغت میں کس کی روایت مقبول ہے اور کس کی مردود ہے اور طریق رد کو اور موضوع کو اور فصیح اور ردی کو اور مذموم اور مفرد اور شاذ اور شارد اور نادر اور مستعمل اور مہمل اور معرب اور مولد اور خاصیت لغت کی اور اشتقاق لغت کا اور حقیقت اور مجاز لغت میں اور مشترک اور اضداد اور مطلق اور مقید اور قاعدہ بدل کا اور قاعدہ قلب کا اور اس سب کے سوا بہت سے امور ہیں کہ علم لغت سے متعلق ہیں اور جو کوئی ان سب کو نہ جانے وہ ہرگز فاضل نہیں ہے مجتہد تو کیا ہو گا + پھر اس کے بعد اور بہت سے علم بھی ضرور ہیں کہ اس سب میں کمال واقف ہو جیسا صرف اور نحو اور بلاغت اور بیان اور بدیع اور علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور اصول تفسیر اور جن باتوں کو اصولیوں نے تحقیق کی ہے اور محدثوں نے روایت کی ہے اس سب کو بھی خوب سمجھے اور یاد رکھے اور اس قدر رکھنا نہیں کرتا ہے کہ مشکوٰۃ کو یاد کیا ہو + اور اجتہاد کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ علمائے جرح اور تعدیل کے اقوال کا حافظ ہو اور خود قوت اور استعداد رکھتا ہو ترجیح دینے کی بغیر تقلید کسی کے + اور اگر کسی کی تقلید کی رو سے کسی راوی کی جرح کرے یا تعدیل کرے تو وہ حقیقت میں مقلد ٹھہرا نہ محقق یا مجتہد نہ ہوا باوجود اس بات کے کہ وہ تقلید سے بھاگتا ہے اور پھر آخر کو اسی تقلید میں جا گرتا ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ امام اعظم کہ جن کی بزرگی اور دیانت داری اور فضیلت سارے جہان میں ثابت ہے اور سب کے نزدیک متحقق ہے ان کی تقلید سے نکلا اور دوسرے شخص جن کا مرتبہ اُن حضرت کے قریب بھی نہ تھا جیسے دارقطنی اور بیہقی ان کی تقلید کی طرف وہ منسوب ہوا تو ایسا شخص اجتہاد کی راہ سے کوسوں دور پڑا ہے۔

السُّؤَالُ الْخَامِسُ :-

فِيْ أَنَّهُ هَلْ يَجُوْزُ لِلْعَامِيِّ تَقْلِيْدُ مَنْ لَيْسَ لَهُ مَلَكَةُ الْاِجْتِهَادِ وَلَا

توجد فيه شرائط الاجتهاد ولا يعلم اقوال الفقهاء ام لا
فالجواب :- عنه بانه لا يخفى ان الله تعالى انما امرنا عند عدم
العلم ان نسأل اهل الذكر لا من عداهم وليس المراد اهل
الذكر الا كل من يذكر بعلم وتحقيق في كتاب الله وتفسير
معانيه وتأويل محتملاته وفهم اشاراته والغوص في بحار
فوائد عباراته والاحاطة بما ورد في السنة النبوية وجاء عن
الصحابة المرضية بدليل قوله تعالى وانزلنا اليك الذكر لتبين
للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون فمن لم يكن كذلك
فالواجب عليه ان يقلد احدا من الائمة ولا عليه الاستبداد
برأيه فمن قلد هذا المقصر الذي رأى لنفسه اهلية وهو
بمعزل عنها كان كاعمى قاده اعمى لا يأمن كل واحد منهما
من الوقوع في حفرة تكون سببا لهلاكهما جميعا نسأل الله
تعالى العصمة من الوقوع فيهما لمهالك امين

ترجمہ اس کا :- کیا جائز ہے عامی کو تقلید کرنی ایسے شخص کی جس کو اجتہاد کی قوت نہ ہو اور اس میں اجتہاد کی شرطیں بھی پائی نہ جاویں اور وہ فقہا کے اقوال سے واقف نہ ہو :-

جواب :- ظاہر ہے کہ اللہ تعالے نے جو حکم ہم کو کیا ہے کہ جس بات کا ہم کو علم نہ ہو تو پوچھیں ہم اہل ذکر سے نہ اوروں سے اُن کے سوا :- اور مراد اہل ذکر سے وہ شخص ہے کہ جس کو کتاب اللہ کی تحقیقات کا علم ہو اور اس کے معنوں کی تفسیر اور اس کے محتملات کی تاویل اور اشارات کی دریافت اور اس کی عبارت کے فواید سے خوب واقف ہو اور خوب گھیرے پیغمبر خدا صلعم کی تمام حدیثوں کو اور اُن کے اصحاب کی روایتوں کو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :- ۱۲
وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون نہ
سو جو کوئی ایسی کمال مہارت کلام الہی اور احادیث نبوی اور آثار صحابہؓ میں نہ رکھتا ہو جیسا کہ اگلے مشہور مجتہدوں میں تھی۔ تو اس پر واجب ہے کہ وہ پیروی کرے

کسی ایک مجتہد کی چاروں میں سے اور نہیں پہنچتا اس کو اپنی سمجھ پر چلنا اور ہٹ کرنا پھر جو کوئی پیروی کرے ایسے نالائق کی جو اپنے میں اہلیت اجتہاد کی گمان کرتا ہے باوجودیکہ وہ اس سے کنارے پڑا ہے تو وہ پیروی کرنی ایسی ہوئی کہ جیسا ایک اندھا بھٹکا ہوا دوسرے اندھے کو کھینچے تاکہ وہ اس کو کھینچ کر منزل مقصود کو لے جاوے تو اس صورت میں اس سے سوا نہیں کہ وہ دونوں ایسے گڑھے میں جا پڑیں کہ اس سے نجات نہ پاویں۔ بلکہ اسی میں وہ دونوں ہلاک ہو جاویں۔ امید رکھتے ہیں ہم خدا سے بچنے کی ایسے گڑھے میں گرنے سے۔

وَأَمَّا السُّؤَالُ السَّادِسُ :-

فِي أَنَّهُ هَلْ يَجُوزُ الْعَمَلُ بِظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثِ لِلَّذِي لَا يَعْلَمُ أَقْسَامَ الْكِتَابِ مِنَ الظَّاهِرِ وَالنَّصِّ وَالْمُفَسَّرِ وَالْمُحْكَمِ وَالْمُأَوَّلِ وَلَا يَعْرِفُ الْخَفِيَّ وَالْمُشْكَلَ وَالْمُجْمَلَ وَالْمُتَشَابِهَ وَغَيْرَهَا وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَأَيْضًا لَا يَعْلَمُ أَقْسَامَ الْحَدِيثِ مِنَ الصَّحِيحِ وَالْحَسَنِ وَالضَّعِيفِ وَغَيْرِهَا أَمْ يَجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ عَالِمٍ مُقَلِّدٍ يُفْتِي بِأَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ وَيُقَلِّدُ مُجْتَهِدًا فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

الجواب :- فَإِنَّهُ لَا يَخْفٰى مِمَّا قَدَّمْنَا مِنْ كَلَامِ التَّفْسِيرِ الْأَحْمَدِيِّ وَبِمَا نَقَلْنَاهُ فِي جَوَابِ السُّؤَالِ الثَّالِثِ عَنِ ابْنِ الْهُمَامِ وَعَنْ عُمْدَةِ الْمُرِيدِ وَعَمَّا سِوَاهُمَا وُجُوبُ التَّقْلِيدِ لِمِثْلِ ذٰلِكَ الْمَسْئُولِ عَنْهُ وَحُرْمَةُ الْاِجْتِهَادِ فِي حَقِّهِ حَيْثُ كَانَ كَمَا وَصَفَهُ السَّائِلُ وَإِنِ اسْتَبَدَّ بِرَأْيِهِ وَلَمْ يُقَلِّدْ أَحَدًا مِنْ أَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ عُزِّرَ تَعْزِيرًا شَدِيدًا كَمَا أَفَادَهُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ حَيَاتُ السِّنْدِيُّ فِي رِسَالَتِهِ الْمُؤَلَّفَةِ لَهُ فِي الْعَمَلِ بِالْحَدِيثِ فَإِنْ كَفَّ عَنِ الْاِسْتِبْدَادِ وَدَعْوَى الْاِجْتِهَادِ فَهُوَ الْمُرَادُ وَإِلَّا نُكِّلَ لِيَكُونَ مَوْعِظَةً لِلْمُقَصِّرِينَ وَكَفَّ لَهُمْ أَنْ يَدَّعُوا مَا لَيْسُوا لَهُ بِأَهْلٍ هٰذَا مَا أَذِنَ اللّٰهُ بِهِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

ترجمہ اس کا :- کیا عمل کرنا ظاہر کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ پر اس شخص کو جائز ہے جو نہیں جانتا کلام اللہ کی آیتوں کی قسموں کو کہ ظاہر ہے یا نص ہے یا مفسّر ہے یا محکم ہے یا ماوّل ہے اور نہ پہچانے کہ کون آیت اس کی خفی ہے یا مشکل ہے یا مجمل ہے

یا متشابہ ہے وغیرہ اور فرق نہ کر سکے ناسخ اور منسوخ میں اور نہ جانے احادیث کی قسموں کو صحیح ہے یا حسن یا ضعیف وغیرہ واجب ہے اس پر پیروی کرنی عالم کی جو فتوا دیتا ہے فقہا کے قولوں پر اور پیروی کرتا ہے ایک مجتہد کی + پھر کیا سزا ہے اس کی جو کرے ایسا کام جواب : تفسیر احمدی میں لکھا ہے اور ابن ہمام نے کہا ہے اور عمدۃ المرید سے روایت ہے اور سوائے اس کے اور کتابوں سے کہ تقلید واجب ہے ایسے شخص پر جس کا حال سوال کیا گیا ہے ۔ اور اجتہاد اس کے حق میں حرام ہے اور اگر وہ ہٹ کرے اپنی رائے پر اور پیروی نہ کرے چار اماموں سے ایک کی تو سزا دیا جاوے گا وہ بڑی سزا جیسا کہ شیخ محمد حیات سندھی نے عمل الحدیث کے بیان میں لکھا ہے پھر اگر باز رہا وہ اپنی ہٹ اور آڑ سے اور دعوے کرنے سے اجتہاد کے تو بہتر ہے نہیں تو بڑی سزا دیا جائے گا اس لئے کہ نصیحت ہوا ایسے بے وقوفوں کے واسطے و باز رکھے اُن لوگوں کو دعوے کرنے سے اس چیز کے جس کے وہ اہل نہیں ہیں + یہ وہ بات ہے جس کو دین ٹھہرایا اللہ نے واللہ اعلم +

وَ اَمَّا السُّؤَالُ السَّابِعُ :۔

فِیْ اَنَّهٗ هَلْ یَجُوْزُ الْخَلْطُ بَیْنَ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ بِاَنْ یَعْمَلَ تَارَةً عَلٰی مَذْهَبِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَتَارَةً اُخْرٰی عَلٰی مَذْهَبِ الشَّافِعِیِّ وَ کَرَّةً عَلٰی طَرِیْقَةِ مَالِكٍ وَاُخْرٰی عَلٰی طَرِیْقَةِ اَحْمَدَ رح وَهٰکَذَا مَثَلًا قَدْ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ فِی الصَّلٰوةِ سِرًّا وَقَدْ یَقُوْلُ جَهْرًا وَقَدْ یَرْفَعُ یَدَیْهِ عِنْدَ التَّکْبِیْرِ سِوَی تَکْبِیْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ وَقَدْ لَا یَرْفَعُ وَهٰکَذَا اَمْ لَا +

فالجواب :۔ عَنْهُ اَنَّهٗ ذُکِرَ فِیْ رِسَالَةِ التَّرْصِیْعِ فِیْ بَحْثِ التَّشْنِیْعِ وَلَا خَیْرَ اَنْ یَکُوْنَ حَنَفِیًّا فِیْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ وَشَافِعِیًّا فِی الْبَعْضِ کَمَا عُرِفَ فِیْ مَسَائِلِ التَّقْلِیْدِ وَفِیْ جَوَاهِرِ الْفَتَاوٰی مِنْ کِتَابِ اُصُوْلِ الدِّیْنِ قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی اللَّیْثِ فِیْ بَعْضِ تَصَانِیْفِهٖ مِنَ الْوَاجِبِ عَلٰی طَالِبِ الْعِلْمِ اَنْ لَا یَکُوْنَ ذَا وَجْهَیْنِ وَلِسَانَیْنِ مُذَبْذَبًا بَیْنَ هٰؤُلَاءِ فَلَوْ اَکَلَ مِنْ دَمِ نَفْسِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَاْکُلَ بِدِیْنِهٖ کَمَا قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ رح یَبِیْعُ اَقْوَامٌ دِیْنَهُمْ بِثَمَنٍ بَخْسٍ بِئْسَ وَاللّٰهِ مَا تَجَرُوْا وَاشْتَرَوُا الدُّنْیَا الْفَانِیَةَ الزَّائِلَةَ بِالْاٰخِرَةِ

اَتْبَاعِہٖ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھُمْ اٰمِیْنَ اِنْتَہٰی

ساتواں سوال :۔ کیا جائز ہے یا نہیں ملانا چار مذہبوں کے درمیان کہ کبھی عمل کرے امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر اور کبھی امام شافعیؒ کے اور کبھی امام مالکؒ کے اور کبھی امام احمد حنبلؒ کے مذہب پر مثلاً کبھی نماز میں آمین آہستہ کہے کبھی پکار کر اور کبھی رفع یدین کرے سوائے تکبیر اُولیٰ کے اور کبھی نہ کرے +

جواب :۔ رسالہ ترصیع فی بحث التسمیع میں لکھا ہے کہ خیر نہیں اس میں کہ کبھی حنفی بنے یعنی بعضے مسائل میں اور کبھی شافعی بعضے میں کہلوائے جیسا کہ معلوم ہوا تقلید کے مسئلوں کے بیان میں + اور جواہر الفتاوی میں کتاب اصول الدین سے منقول ہے کہا شیخ عبدالرحمٰن ابن الوالیث فقیہ نے بعض تصنیفوں میں اپنی کہ واجب ہے طالب علم پر کہ وہ دو منہ والا اور دو زبان والا نہ ہے کبھی ادھر کبھی اُدھر ایسا شخص اپنا لہو پیئے تو بہتر ہے کہ دین بیچ کر کھاوے جیسا فرمایا حسن بصریؒ نے بیچیں گے بعضے لوگ اپنے دین کو تھوڑے مولوں میں سو بدبے اللہ کی قسم وہ چیز کہ تجارت کی انہوں نے اور مول لیا انہوں نے دنیائے فانی کو آخرت باقی کے بدلے میں پناہ میں رکھے اللہ ہم کو ایسے لوگوں سے +

اب آگے وہ فتوے جو علمائے دین اور خلفائے امیر المومنین نے خاص دہلی اور ہندوستان سے اپنی اپنی مہریں اس پر کرکے بھیجا ہے لکھا جاتا ہے

الحمدللہ کہ ایک ہزار دو سو چوّن ہجری میں
بلدہ دہلی کے درمیان علمائے دین نے ان لوگوں کی گمراہی پر جو چاروں مذہب کے خلاف کو جائز اور مباح جانتے ہیں باتفاق اور اجماع فتوا لکھا + اور وہ لوگ اپنے آپ کو محمدی اور دوسرے مذہب والوں کو ناقص محمدی اور بدعتی کہتے ہیں + چنانچہ اس استفتا کو معہ فتوا کے ہندی زبان میں ترجمہ کیا + اللہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت کو اس بدعت سے محفوظ رکھے +

مقدمہ بیان میں سوال کے جو اہل سنت وجماعت نے لا مذہبوں کے حق میں پوچھا ہے

مَا تَقُوْلُ لَهُمْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

سوال درصورتیکہ شخصے حنفی مذہب خود را بر مذہب شافعی یا مالکی یا حنبلی ترجیح دہد آیا ایں درست است یا نہ + وشخصے کہ حنفی المذہب باشد و دلائل مذہب شافعی وغیرہ را ضعیف ومرجوح داند آیا ایں شخص عامل بعمل صالح می بود و دریں اتباع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم می شود یا نے وکسے کہ مذاہب اربعہ را مرجوح دانستہ عمل بحدیث کہ بزعم خود صحیح دانستہ می کند وطاقت علمی ایں قدر ندارد کہ میان احادیث صحیحہ وضعیفہ ومتعارضہ امتیاز کند وقوی را از ضعیف جدا نماید وحقیقت مذہب اربعہ را انکار کند وخلاف اجماع علما داند وتقلید ائمہ اربعہ را بدعت داند آیا ایں شخص از اہل بدعت ہست یا نے بینوا توجروا +

ترجمہ : کیا فرماتے ہیں علمائے اس مقدمے میں رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُن پر کہ ایک شخص حنفی مذہب اپنے مذہب کو امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام حنبلؒ کے مذہب پر ترجیح دے یعنی اُن سے اچھا اور تحقیق میں بہتر جانے تو یہ جاننا اس کا درست اور صحیح ہے یا نہیں اور جو کوئی حنفی ہو اور امام شافعی وغیرہ کے مذہب کی دلیلوں کو ضعیف اور سست جانے سو کیا ایسا شخص عمل کرنے والا عمل صالح کا ہوگا اور اس میں اتباع رسول اللہ صلعم کی ہوتی ہے یا نہیں اور جو کوئی چاروں مذہب کی دلیلوں کو ضعیف جان کر اپنے زعم

بس حدیث کو صحیح سمجھ کر اس کے موافق عمل کرتا ہے باوجودیکہ طاقت علمی اس کو اس قدر نہیں کہ صحیح اور ضعیف اور متناقض حدیثوں میں امتیاز کر سکے اور مضبوط کو سست سے جدا کرے اور چاروں مذہب کے حق ہونے پر انکار رکھتا ہے اور علماء کے اجماع کو خلاف جانتا ہے اور چاروں اماموں کی تقلید کو بدعت کہتا ہے۔ آیا ایسا شخص بدعتی ہے یا نہیں صاف جواب دو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب پاؤ + خلاصہ اصل دین اور مذہب سے مراد کیا ہے کہ خدا اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنی + سو ہر مذہب والے اپنے راویوں کی روایت کو مقدم رکھ کر اپنے دین اور مذہب پر اعتماد کرتے ہیں اور اسی لئے اس میں اور دوسروں میں اختلاف پڑتا ہے + اور یہی لازم ہے ہر مذہب والے پر کیونکہ وہ جن سے روایت کرتا ہے ان کے حال سے اور ان کی خوبیوں سے خوب واقف ہے اتنا دوسروں کی روایت سے مطلع اور ماہر نہیں + اور یہی طریق رہا ہے علمائے تابعین کا کہ مدینے کے رہنے والے مدینے کے عالموں پر اور کوفے کے رہنے والے کوفے کے عالموں پر جیسا چاہیے ویسا اعتماد اور اطمینان رکھتے تھے پر دوسروں کو بھی محض بے اعتماد نہ جانتے تھے + اور یہی معنے ہیں جماعت کی پیروی کرنے کے + اسی واسطے علمائے دین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی پوچھے تم سے کہ اپنے مذہب اور دوسرے کے مذہب میں کیا فرق جانتے ہو تو کہنا چاہیے کہ اپنے مذہب کو ہم صواب پر یعنی خطا سے دور جانتے ہیں۔ اور دوسروں کے مذہب کو خطا سے قریب اور صواب کا احتمال اس میں سمجھتے ہیں + اور جیسا احتمال صواب کا دوسرے کے مذہب میں ہے ایسا ہی ہمارے مذہب میں احتمال خطا کا ہے + اور یہی معنے ہیں ترجیح کے + اور اس کو کتاب الاشباہ والنظائر میں مفصل لکھا ہے + اور یہ مذہب اور مضمون قرآن اور سنت اور اجماع اور قیاس سے ثابت ہوا ہے اس میں کسی طرح سے شک و شبہ نہیں +

باب پہلا

حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ کا فتویٰ

مولانا محمد اسحاق صاحب نے جو جواب دیا ہے فتویٰ کے
سوال میں وہ لکھا جاتا ہے +

جواب + در کتاب اشباہ می نویسد

اِذَا سُئِلْنَا عَنْ مَذْهَبِنَا وَمَذْهَبِ مُخَالِفِيْنَا فِي الْفُرُوْعِ يَجِبُ عَلَيْنَا اَنْ نُجِيْبَ بِاَنَّ مَذْهَبَنَا صَوَابٌ يَحْتَمِلُ الْخَطَأَ وَمَذْهَبُ مُخَالِفِيْنَا خَطَأٌ يَحْتَمِلُ الصَّوَابَ اِنْتَهٰى +

وقتیکہ کسے مذہب خود مذہب حنفی اختیار کرد لازم است کہ ترجیح خواہد داد و چون ترجیح مذہب خود را داد غیر مذہب خود را مرجوح خواہد دانست و مذہب اربعہ را مرجوح نباید دانست اتباع ایشاں را اتباع کتاب و سُنت باید دانست وکسے کہ امتیاز ندارد درمیان احادیث کہ صحیح است یا غیر صحیح پس برو لازم است کہ اتباع علما نماید وکسے کہ حقیقت مذہب اربعہ نداند و انکار اتباع ایشاں کند آں کس ضال است واللہ اعلم

محمد اسحٰق

ترجمہ کتاب اشباہ والنظائر میں لکھا ہے کہ جب پوچھے جاویں ہم اپنے اور غیروں کے مذہب کے مسائل جزئیات میں تو واجب ہے ہم پر کہ جواب دیں اس طرح کہ ہمارا مذہب بے چوک ہے اس میں چوک ہونے کا شبہ بہت ضعیف ہے اور غیروں کے مذہب

میں چوک ہے اس میں شبہ ہے کہ بے چوک ہووے + پھر جس وقت کسی نے اپنا مذہب حنفی اختیار کر لیا تو واجب ہے کہ ترجیح دے گا کیونکہ اختیار کرنا اس کا یہی دلیل ہے اُس کے ترجیح دینے کی اور جب مذہب کو پسند کیا اور ترجیح دے چکا تو دوسرے کے مذہب کو سُست جانے ہی گا مگر چاروں مذہب کو سُست نہ جاننا چاہیے کیونکہ ان کی پیروی کتاب و سُنّت کی پیروی ہے + یعنی جو کتاب اللہ اور سُنّت رسول اللہ کو سُست جانے تو وُہ چاروں مذہب کی پیروی کو سُست کہے + سو مسلمان سُنّی کا مقدور نہیں کہ ان کی پیروی کو سُست جانے اور کہہ سکے + اور جو کوئی فرق نہ کر سکے حدیثوں میں کہ صحیح ہیں یا غیر صحیح تو اس پر واجب ہے کہ اُن علماء کی پیروی کرے جو فقہ کی قوت سے صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز کر سکتے ہوں اور اپنی عقل ناقص پر کسی حدیث کو صحیح یا غیر صحیح نہ کہے اور ایک جانب پر عمل اختیار نہ کرے + اور جو کوئی چاروں مذہب کا حق ہونا نہ جانے اور ان کی پیروی کا انکار کرے وہ شخص صاحب ضلالت ہے + یعنی بعضے صورتوں میں وہ کافر ہے اور بعضے میں مبتدع خبیث اور بعضے صورت میں فاسق + اور لفظ ضال کا عام ہے کافر اور مبتدع اور فاسق کے لئے + چنانچہ قرآن شریف میں تینوں قسم پر ضال کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے + اسی جہت سے مولانا نے لفظ ضال کا اپنے جواب میں لکھ دیا ہے +

خلاصہ اس جواب کا یہ ہوا کہ جو کوئی اپنے مذہب کو فروع میں غیروں کے مذہب پر ترجیح نہ دے گا وُہ آپ خود لا مذہب ٹھہرا اور جب ترجیح دے چکا تو وہ ایک مذہب میں ہوا + پھر اگر وہ سب مذہبوں کو حق واقعی بے احتمال خطا کے سمجھے یا سب کو بے شبہ خطا پر جانے تو وہ اہل بدعت میں گنا جائے گا اور ضال بدحال + ہاں اگر وہ اتباع چاروں مذہب کا اور اہل حدیث کا اس طرح پر اختیار کرے کہ وہ کسی مذہب کی مخالفت شرعیہ عمل میں نہ لاوے + مثلاً اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے گو فرض نہ جانے اور تمام عمر کتے کی پکائی کھال پر نماز نہ پڑھے اور قلتین کے پانی سے جس میں کچھ نجاست پڑی ہو کبھی وضو نہ کرے اور تمام سر کو مسح کرے اور چاروں مذہب کی رعایت کر کے اُن مذہبوں کی شرطیں عمل میں لایا کرے تو وُہ خاصا سُنّی بزرگ ہے اور پکا محمدی خالص + اسکو جائز ہے کہ وہ آپ کو چار مذہبی یا محمدی یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی کہلاوے اس واسطے کہ وہ سب کچھ ہے + اور جو کوئی ایک مذہب کی بھی شرطیں پوری نہ کرے اور نہ اہل حدیث کی شرطیں بجا لاوے جیسے یہ نئے مذہب والے ہیں کہ کسی مذہب کو نہیں مانتے

تو وہ مطلقاً اجماع امت مرحومہ کا مخالف ہے اس کو محمدی خالص جاننا عین ضلالت ہے ۔
ہاں ویسا محمدی ہوگا جیسا عبداللہ بن سبا اور حجاج بن یوسف ثقفی اور مسلم بن عقبہ تھا ۔
حاصل یہ ہے کہ منال بھی اپنے تئیں دین محمدی میں جانتا ہے پر اس کے جاننے سے کچھ ثابت نہیں
ہوتا ثابت جب ہووے کہ امت مرحومہ اس کو محمدی خالص جانے ۔ بہتیرا یزید آپ کو امیرالمومنین جانا کیا
پر علمائے اُمّت نے اس کو امیرالمومنین نہ جانا بلکہ جس نے اس کو لوں کہا بیس کوڑے لگوائے
پس ایسا ہی حال ہے اس کا جو کہے کہ میں امامی ہوں اور مطلب اس کا یہ کہ جو کوئی میری خرافات پر ایمان
لاوے تو وہ امام برحق کا تابعدار ہے اور مسلمان کامل ہے نہیں تو وہ سچا مومن نہیں سو ایسا ہے
وُہ لامذہب ہے کہ جو برخلاف ساری امت مرحومہ کے ہوکر کہے کہ میں اور جو میری طرح مذہبوں
سے الگ ہوکر اتباع حدیث کا کرے وہ محمدی ہے اور باقی لوگ خالص محمدی نہیں ۔ سو
ایسے خارجیوں اور رافضیوں سے ترک موافقت لازم ہے ۔

دوسرا باب

حضرت مولانا مفتی صدرالدینؒ کا فتویٰ

دوسرا باب اس سوال کے جواب کے بیان میں ہے جو مفتی صدرالدین نے اپنی مہر
سے لکھا ہے ۔

حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذہب آئمہ ثلثہ شرعاً درست
صحیح است ہو کسے کہ مذہب یکے از آئمہ اربعہ را اختیار کند آنکس متبع سنت
رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ و شخص عامی بلکہ عالم را نیز کہ بمرتبہ
اجتہاد نرسیدہ باشد تقلید یکے از مجتہدان اُمّت مشہور و متواتر و مقبول
و مدوّن و منقول است پس تقلید یکے را از یں چہار آئمہ اختیار باید کرد
و منکران حقیقت مذاہب اربعہ و بدعت گو بندگان تقلید ضال و مضل اند
فَعَسَمْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ كَتَبَہٗ الْعَبْدُ الْمِسْكِيْنُ

صدرالدین

ترجمہ حنفی مذہب کو ترجیح دینا اپنا مذہب تینوں اماموں کے مذہب پر از روئے شریعت کے درست اور صحیح ہے + اور جو کوئی چار اماموں میں سے ایک امام کے مذہب کو اختیار کرے وہ شخص تابعدار ہے رسول اللہ کی سُنّت کا رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر اور سلام + اور جس شخص کو بلکہ عالم کو بھی جو اجتہاد کے درجے کو نہ پہنچا ہو امت مرحومہ کے چار مجتہد ہیں اور ان کا مذہب مشہور اور متواتر کتابوں میں لکھا گیا اور نقل کیا گیا ہے + سو پیروی ایک کی انہیں چاروں میں سے اختیار کرنی چاہیے + اور جو کوئی ان چار مذہبوں کو حق جانے ان کی پیروی کو بدعت کہے وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کا گمراہ کرنے والا + اور ایسوں نے گمراہ کیا بہتوں کو اور خود بہک گئے سیدھی راہ سے یہ جواب لکھا محمد صدر الدین نے +

خلاصہ :۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک مذہب کا اختیار کرنا تعین کر کے واجب ہے + اور التقاط کرنا یعنی کوئی عمل ایک مذہب کے موافق اور دوسرے کے موافق اپنے نفس کی خواہش کے مطابق کرنا اور اس خلاف کو محمدیت کہنا محض گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا ہے + اور ایسے لوگ ضالین اور مضلین میں بے شک داخل ہیں اگر کافر ہو کر مریں تو تعجب نہیں +

تیسرا باب

حضرت مولانا محمد اکرام الدین کا فتویٰ

تیسرا باب :۔ جواب میں مفتی اکرام الدین کے وہ یہ ہے +

هٰذِهِ الرِّوَايَةُ صَحِيْحَةٌ وَمِثْلُهَا مَذْكُوْرَةٌ فِيْ كُتُبٍ اُخَرَ لَا حَاجَةَ اِلٰى تَحْرِيْرِهَا فَاَمَّا اتِّبَاعُ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ لِعُلَمَائِنَا وَاجِبٌ فَمَا حَالُ الْعَوَامِّ مَنِ اعْتَقَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَكْفُرَ لِاَنَّ الْاُمَّةَ الْمَرْحُوْمَةَ الْحَنَفِيَّةَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى مَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَقَدْ كَانَ اقْتَدٰى الْعُلَمَاءُ النَّحَارِيْرُ وَاَوْلِيَاءُ الْكَثِيْرُ مِثْلُ غَوْثِ الْاَعْظَمِ

وَغَيْرِهٖ بِاَحَدِ الْاِمَامِ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ فَمَنْ خَالَفَ خَالَفَ الْاِجْمَاعَ الْاُمَّةِ وَمُخَالِفُ الْجَمَاعَةِ حُكْمُهُ مَذْكُوْرٌ فِي الشَّرْعِ هٰكَذَا وَجَدْتُ الْفَلَكَ وَالسَّلَفَ كَتَبَهُ

محمد اکرام الدین

ترجمہ یہ روایت صحیح ہے اور اشباہ کی روایت ہے اور اس روایت کے مانند اور کتابوں میں بھی منقول ہے ان کے لکھنے کی کچھ حاجت نہیں + سو پیروی کرنی چار اماموں کی ہمارے علمائے کے حق میں واجب ہے پھر عوام کو کون پوچھے + جو کوئی اعتقاد رکھے گا اس کے سوائے سو قریب ہے کہ کافر ہو جاوے اس واسطے کہ اُمت نے بر حق ہونے پر ان چار مذہبوں کے اور ثابت ہوا اقتدا کرنا بڑے عالموں کا اور بہت اولیاؤں جیسے حضرت غوث الاعظم قدس سرہ اور سوائے اُن کے ان چار اماموں میں سے ایک امام کے ساتھ اب جو کوئی خلاف کرے گا مخالف ہوگا وہ اجماع امت کا اور ایسی جماعت کے مخالف کا ذکر ہے شریعت میں + یعنی وہ دوزخ میں پڑے گا اسی طرح پایا میں نے متاخرین اور متقدمین کو لکھا اس مسئلے کو محمد اکرام الدین نے +

خلاصہ :۔ اس کا یہ ہوا کہ یہ فرقہ خارجی معتزلی منکر علماء اور اولیاء کا بے شک اہل سنت کی جماعت سے باہر ہے + ان کے ساتھ نہ صوفی ہیں نہ فقہائے امام اور خود منڈے ہیں خراب اور گمراہ انکو نہ صوفیوں میں جگہ نہ فقیہوں میں ٹھکانا + اور خلف اور سلف کے ذکر کرنے میں اشارہ اس بات کا ہے کہ سلف ہمارے شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ان کے اقران اور خلف ہمارے مفتی نظام الدین اور مولانا خواجہ احمد حنفی اور شاہ عبدالعزیز اور مولوی رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر اور اقران اُن کے سب مقلد گزرے ہیں کوئی اُن میں سے لا مذہب نہ تھا + سو ہم اُن جاہلوں کا محض بے جا ہے اور سلف اور خلف کا ذکر اس لئے بھی کیا کہ ایک شخص شیخ عبدالحق محدث کی اولاد میں کا بھی ان جاہلوں میں مل گیا ہے اس کی سمجھ کے لئے ان لفظوں کو ادا کیا کہ اگر وہ شخص انبیائی ہے تو علماء اور اولیاء کے ساتھ ہو کر تقلید کی راہ اختیار کرے اور اگر آبائی ہے تو اپنے خلف اور سلف کا طریق پسند کرے اور جو نہ انبیائی ہے نہ آبائی ہے تو جاوے جدھر شیطان لے جاوے +

چوتھا باب

حضرت مولانا عبدالخالق دہلویؒ کا فتوی

چوتھا باب مولوی عبدالخالق کے جواب کے بیان میں جو تینوں مفتیوں کے جواب کے مطابق جواب دیا ہے وہ یہ ہے:

هذا الجواب صحيح حق موافق لما في الكتب المعتبرة في شرح عين العلم للملا علي القاري فلو التزم احد مذهبا كابي حنيفة و الشافعي رحمهما الله فيلزمه الاستمرار عليه فلا يقلد غيره في مسئلة من المسائل هكذا في در المختار + وقال الشيخ العالم الكامل المحدث الفقيه المتقي عبد الرؤف المناوي في فيض القدير شرح الجامع الصغير يجب علينا اعتقاد الائمة الاربعة ولا يجوز تقليد الصحابة وكذا التابعين كما قاله امام الحرمين من كل من لم يدون مذهبه فيمتنع تقليد غير الاربعة في القضاء والفتيا لان المذاهب الاربعة انتشرت وتحررت وقد نقل الامام الرازي اجماع المحققين على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة وغيرهم + وهكذا قال الامام المحقق النووي في شرح اربعين + وهكذا قال ابن الحجر في رسالته وقال الحافظ الاجل جلال الدين السيوطي في الرسالة ان جهالا من الناس قالوا ان النبي صلى الله عليه وسلم جاء بشرع واحد ومن اين مذاهب الاربعة فهم منحرفون عن الرشاد والهدى والعلماء الربانيون بريئون من هذه الاقوال المزخرفة۔

یہ جواب صحیح اور ٹھیک ہے کیونکہ معتبر کتابوں میں لکھا ہے ان کتابوں سے
شرح عین العلم کی ہے مُلا علی قاری سے + جب لازم کہے ایک شخص ایک مذہب
کو جیسا مذہب ابو حنیفہ کا یا شافعی کا رحمت کرے اللہ اُن پر + سو لازم ہے کہ ہمیشہ
رہے اس پر پھر دوسرے مذہب کی تقلید نہ کرے کسی ایک مسئلے میں بھی اور اسی طرح
ہے در مختار میں اور کہا شیخ کامل محدث فقیہہ حنفی عبد الرؤف مناوی نے فیض القدیر میں
جو شرح ہے جامع صغیر کی کہ حدیث کی معتبر کتاب ہے کہ واجب ہے ہم پر معتقد ہونا
چار اماموں کا اور جائز نہیں تقلید اصحاب کی اور ایسا ہی تابعین کی ان لوگوں میں
سے کہ جس کا مذہب کتابوں میں جمع نہیں کیا گیا جیسا کہ کہا ہے اس کو امام الحرمین
یعنی مکے اور مدینے کے امام نے پھر سوائے چار اماموں کے غیر کی تقلید کرنی جائز نہیں
نہ فیصلے میں نہ فتوا میں اس لئے کہ یہ چار مذہب پھیل گئے اور لکھے گئے کتابوں میں + اور
تحقیق نقل کیا امام فخر الدین رازی شافعی نے کہ اجماع ہے محققوں کا منع کرنے پر عوام
کے صحابہ یا اُن کے سوائے کی پیروی کرنے سے + اور اسی طرح کہا امام محقق نووی نے
شرح اربعین میں + اور ایسا ہی کہا شیخ ابن حجر مکی شافعی نے اپنے رسالے میں + اور حافظ
بزرگ امام جلال الدین سیوطی شافعی نے کہ بعضے جاہل کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
تو ایک شرع لائے تھے اب یہ چار مذہب کہاں سے آئے سو وہ لوگ پھر گئے ہیں بھلائی اور
ہدایت سے + اور عالم ربانی الگ اور بیزار ہیں ان کی ایسی بیہودہ باتوں سے

خلاصہ: - اس جواب کا یہ ٹھہرا کہ مذہب دین ہے اور دین جب تک خبر متواتر
سے مدوّن پایا نہ جاوے جب تک معتبر نہیں + اور جب مسلمانوں کو محققوں سے ایک
مذہب مدوّن ہاتھ لگ چکا اور وہ اہلسنت میں سے ایک جماعت کی راہ ثابت ہو گئی
پھر اس جماعت کے خلاف کرنا اس کو ایک مسئلے میں بھی معاف نہیں جب تک اس
جماعت سے زیادہ کوئی محقق جماعت ہاتھ نہ لگے + اور یہ بات کہ سوائے ان چاروں مذہب
کے اور کوئی بڑی جماعت اور سواد اعظم اُن سے بہتر دین و دیانت اور تحقیقات علم میں پائی جاوے
سو ظاہراً ممکن نہیں + اسی واسطے باجماع اُمت حکم ہوا عوام کو منع کئے جاویں اور کسی کی
پیروی سے ان چاروں کے سوائے اگرچہ وہ کہیں کہ ہم صحابہ اور تابعین کے پیرو ہیں + کیونکہ
صحابہ اور تابعین کی پیروی ان چاروں میں خوب گھر گئی + اب جو ان چاروں کی تقلید سے باہر
ہے وہ حقیقت میں صحابہ اور تابعین کی تقلید نہیں بلکہ خلاف سواد اعظم کے اپنے نفس کی تقلید

ہے + یہ ویسی مثل ہے جیسے کوئی کہے کہ محمد صلعم کی تقلید میں سب انبیاء کی تقلید آگئی اب چاہئے کہ سب امت کو منع ہوئے انبیاء کی تقلید سے + یعنی بالفعل انبیاء کی تقلید سوائے محمد صلعم کی تقلید کے نہیں ہے پس کہنا ان علماء کا بھی ایسا ہی ہے کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سے عوام منع کئے جاویں کیونکہ جس بات کو تقلید صحابہ اور تابعین کی جانتے ہیں وہ اُن کی تقلید ہی نہیں تقلید ان کی یا امام ابوحنیفہؒ یا امام شافعیؒ یا امام مالکؒ یا امام احمد حنبلؒ کے مذہب کی ہے اور ان چاروں سے باہر ہو کر صحابہ اور تابعین کی تقلید محال ہے اور غلط بلکہ اس میں تفرقہ ڈالنے والے اور خراب کرنے والے + کوئی بات کسی مذہب کی اور کوئی کسی مذہب کی اپنے نفسوں کی خواہش کے موافق مانتے ہیں ایسے لوگ اہل بدعت سیۂ ہیں ایسوں کو صحابہ کا مقلد نہ جاننا چاہیے بلکہ ان کو التقاطی اور اصحاب الرائے والھوی کہیئے +

پانچواں باب

حضرت مولانا محمد حیات لاہوریؒ کا فتویٰ

پانچواں باب جواب میں محمد حیات لاہوری کے انہوں نے مفتیوں کے فتویٰ کے نیچے لکھا ہے اپنی مہر سے :

هٰذَا الْجَوَابُ صَحِيْحٌ مُطَابِقٌ لِلْكُتُبِ الَّتِيْ عَلَيْهَا اعْتِمَادُ الْعُلَمَاءِ مِنْ عُلَمَاءِ اُمَّتِنَا نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ جواب درست ہے موافق کتابوں کے جن پر اعتماد ہے عالموں کا جو ہمارے پیغمبر کی اُمت کے عُلما ہیں ۔

خلاصہ :۔ اس کا یہ ہے کہ خدا اور رسولؐ کے حکم سے صالحوں کا اتباع ہم پر فرض ہے اور کتابیں صالحوں کی بھری ہوئی ہیں تقلید علمی کی تاکید سے + سو جو کوئی اُن کتابوں کا یعنی اشباہ کا یا شرح مُلّا علی قاری نے جو عین العلم کی شرح میں لکھتا ہے اس کا یا ذخیرہ کا یا فیض القدیر کا یا امام نووی کی شرح اربعین کا انکار کرے یا ان کتابوں کی عبارت کو بدعت سیۂ سمجھے وہ بے شک مردود اور مطرود ہے اس کو اہل سنت میں گن نہ چاہئے اور نہ اس کی بات پر اعتماد کہ وہ مبتدع ہے جاہل ہے ضال ہے اور جو کچھ علم رکھتا ہے تو مضل ہے

اور منصوب علیہ۔

حسین علی کی عبارت

اور اُن کے ایک شاگرد نے ان کی عبارت کے نیچے لکھا ہے:

وَمَا قَالَ عُلَمَاءُ زَمَانِنَا صَحِیْحٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

یعنی جو کہا ہمارے زمانے کے علماء نے یعنی مولوی محمد اسحٰق صاحب اور مولوی عبدالحق اور مولوی محمد حیات۔ اور مولوی صدرالدین۔ اور مولوی اکرام الدین نے وُہ درست ہے یعنی ان صاحبوں نے لامذہبوں کے حق میں جو فتوا لکھا وہ مطابق شریعت غراء محمدیہ کے ہے اور اس کے نیچے لکھا ہے عاجز حسین علی۔

چھٹا باب

حضرت مولانا مفتی سیّد رحمت علی خان رح کا فتویٰ

چھٹا باب بیان میں جواب پادشاہی مفتی سیّد رحمت علی خاں کے وُہ یہ ہے۔

حنفی المذہب را ترجیح دادن مذہب خود را بر مذاہب آئمہ دیگر صحیح و درست است۔ عام مسلمین بلکہ عالم غیر مجتہد را تقلید یکے از مذہب اربعہ واجب و متحتم است۔ پس بعد ثبوت حقیقت مذہب اربعہ دوری نمیجوید ازاں مگر مضل۔

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ وَاَئِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْمَا فَعَلُوْا وَاَمَرُوا النَّاسَ بِاَنْ یَّعْمَلَ بِھَا کَانُوْا مُحَقِّقِیْنَ فَاِنَّھُمْ کَانُوْا فِیْ طَلَبَۃِ الْحَقِّ وَاَمَّا فِیْ حَقِّ عَامَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ لَایَکُوْنُ فِیْ وُسْعِ کُلِّ وَاحِدٍ اَنْ یُّرَجِّحَ الدَّلَائِلَ وَیَجْتَہِدَ لٰکِنْ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّرَجِّحَ اِمَامًا وَیَکُوْنَ مُتَّبِعًا لَہٗ جَوَاہِرُ الْفَتَاوٰی فِی السِّرَاجِیَّۃِ۔ وَعَنْ خَلَفِ ابْنِ اَیُّوْبَ

اَبْتَغِي قَالَ اِنَّ اللهَ جَعَلَ الْعِلْمَ بَعْدَ نَبِيِّهٖ فِي اَصْحَابِهٖ ثُمَّ بَعْدَ
هُمْ فِي التَّابِعِيْنَ ثُمَّ بَعْدَهُمْ فِي اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابِهٖ
فَمَنْ شَاءَ فَلْيَرْضَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَسْخَطْ خِزَانَةُ الرِّوَايَاتِ

اس مفتی کی مہر میں کھدا ہے سراج العلماء ضیاء الفقہا مفتی العدالت العالیہ السلطانی سیّد رحمت علی خاں +

سراج العلماء ضیاء الفقہاء مفتی العدالت
العالیہ السلطانی
سیّد رحمت علی خاں

ملّا شیر محمد کی عبارت

اور ان کے اور مولوی عبدالخالق کے جواب کے پاس اخوند ملا شیر محمد مولوی رفیع الدین صاحب کے شاگرد لکھتے ہیں

هٰذَا الْجَوَابُ صَحِيْحٌ لَا شَكَّ وَلَا شُبْهَةَ فِيْهِ كَتَبَهُ الْمَوْسُوْمُ بِالْفَقِيْرِ
اِسْمُهُ شیر محمد

خلاصہ: ۔ اس جواب کا یہ ہے کہ حنفی مذہب کو بہتر جاننا اور غالب جاننا اپنے مذہب کو اور اماموں کے مذہب پر ٹھیک اور درست ہے اور سارے مسلمانوں کو بلکہ عالم غیر مجتہد کو پیروی ایک مذہب کی چاروں میں سے واجب اور متحتم ہے + اور جب حقیقت چاروں مذہب کی ثابت ہوگئی اب منکر اس کا وہی ہے گمراہ کرنے والا + سو حق کے بعد نہیں ہے مگر گمراہی + اور مسلمانوں کے اماموں نے جو کیا اور حکم کیا لوگوں کو اس کے کرنے کا وہ درست ہے کیونکہ وہ محقق تھے اور وہ حق بات کو ڈھونڈھتے تھے اور سارے مسلمانوں کے حق میں ہر ایک کو یہ مقدور نہیں کہ اپنی دلیلوں کو غالب کرے اور اجتہاد کرے لیکن لائق یہی ہے کہ غالب کہے امام کو اور ترجیح دیوے اس کے مذہب کو اور ہو رہے اس کا پیرو جواب فتوی ہے سراجیہ میں + اور ابن ایوب بلخی کے خلف سے روایت ہے کہا اس نے کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے دیا اپنے نبی کے بعد اصحابوں کو پھر ان کے بعد تابعین کو پھر انکے بعد ابی حنیفہ اور ان کے

شاگردوں کو اب جو چاہے رافضی رہے اس پر چاہے ناراض ہو خزانۃ الروایات میں ہے یہ جواب صحیح ہے اور اس میں کچھ شک اور شبہ نہیں لکھا ہے اس کو موسوم بفید شیر محمد نے +

حذا صہ :۔ ان دونوں مفتیوں کے فتوا کا یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور اُن کے تینوں شاگرد قرن محمودہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے اُٹھانے والے تھے اور اپنے زمانے میں وہ سب نیک لوگوں میں کامل اور فقیہہ اور امام امت تھے پھر پچھلے نیک عالموں نے بھی ان کو اپنا پیشوا کہا اور پیغمبر کے علم کے خزانچی کہا اور ان سے بیزار رہنے والے سے بیزار رہے بلکہ اس کو اہل سنت جماعت سے خارج جانا یا معذور اور قصوروار کہا اور ایسے کی پیروی نہ کی + اور خلف ابن ایوبؔ کے قول سے صاف معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ سے بیزار ہونے والے لوگ بڑے خطاکار ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ تینوں مذہب کے سچے علما آپ کو ابو حنیفہ کے عیال اور تابعدار سمجھتے ہیں اور جس قول کو ان کے اپنے زعم میں حدیث صحیح اور سنّت مشہورہ سے برخلاف جانتے ہیں اس کو انہیں کے کہے مطابق چھوڑ دیتے ہیں اور اس قدر ترک تقلید کو مجتہد کے حق میں خلاف دینی نہیں کہتے بلکہ تقلیدی کہتے ہیں گو کہ عرف میں لوگ اس کو خلاف کہیں اور پچھلے مجتہد کو پہلے کا مخالف ٹھہرادیں حقیقت میں وہ اپنے اجتہاد کے موافق اس پہلے مجتہد کا تابع ہے نہ اُس کے مذہب کا رد کرنیوالا پہلے شخص کا یہی مذہب تھا کہ جو مسئلہ میرا بعد تحقیق کامل کے خلاف قرآن و سُنّت مشہورہ کے ہو اس کو نہ مانیے بلکہ عمل کرنا اسپر حرام جانیے سوچو کہ کیسے امام مالک یا امام شافعی رد کرتے تھے امام اعظم کے قول کو وہ چھوڑ ہے اور اس نے اچھی کچھ دین اور مذہب نہیں سمجھا بلکہ بری تقلید میں گرفتار ہے کیونکہ رد کرنا اور ہے اور عمل نہ کرنا اور اگر عمل نہ کرنے کا نام رد کرنا ہو تو لازم آوے کہ بخاری نے مسلم کی حدیثوں کو اور مسلم نے بخاری کی حدیثوں کو اور ابوداؤد نے ترمذی کی اور ترمذی نے ابوداؤد کی حدیثوں کو رد کیا اور امام شافعی نے بہت حدیثیں صحاح ستہ کی رد کیں معاذ اللہ من ذالک اللھم الھم الحق

ساتواں باب

حضرت مولانا مملوک علی نانوتویؒ اور مولانا سیّد محمدؒ کا فتویٰ

باب ساتواں :- بیان میں جواب مولوی مملوک علی اور مولوی سید محمدؒ کے وہ یہ ہے

حنفی مذہب مذہب حنفی را بر مذہب ثلاثہ راجح دانند و دلائل مذہب خود را اذ دلائل دیگر مذاہب مظنون الحقیقۃ پندارد

كَمَا وَقَعَ فِي الْأَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ وَقَالَ فِي جَامِعِ الرُّمُوزِ اعْلَمْ اَنَّ الْمَذْهَبَ اَنْ لَّا يُقَلِّدَ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ اِلَّا اَبَا حَنِيْفَةَ فَاِنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ يَحْكُمُ بِمَذْهَبِهٖ كَمَا فِي الْفُصُوْلِ السِّتَّةِ انتهى وَفِي السِّرَاجِيَّةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ وَلِهٰذَا قِيْلَ سُلِّمَ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ سَبْعَةُ اَثْمَانِ الْعِلْمِ انتهى

و کسی کہ مذہب اربعہ را مرجوح دانستہ بدانست خود دعوی عمل بحدیث صحیح می کند و طاقت علمی ایں قدر ندارد کہ در احادیث ضعیفہ و متعارضہ امتیاز کردن تواند ایں چنیں کس مخوف بہ کفر است

فِي الْقُنْيَةِ مَنْ قَالَ لَا اَقُوْلُ بِفَتْوَى الْاَئِمَّةِ وَلَا اَعْمَلُ بِفَتْوَاهُمْ فَهُوَ رَدٌّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ وَتَشْبِيهَاتِ النُّصُوْصِ فَيَلْزَمُهُ التَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ وَقِيْلَ اِنْ لَمْ يَكُنْ جَهْلًا يُخْشٰى عَلَيْهِ الْكُفْرُ انتهى

و اما منکر حقیقت مذاہب اربعہ پس ضال و مضل و ساعی در ارض است بفساد چہ اجماع است بر عدم خروج از مذاہب چہارگانہ بعلت اینکہ بعد از صدی چہارم مجتہد ناپیدا است چنانچہ در اذکار امام نووی مذکور است۔

مَنْ شَاءَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهَا و در حدیث شریف وارد است اِتَّبِعُوا السَّوَادَ

الاعظم من شذ شذ في النار و في الاشباه و النظائر انه مما لا ينفذ القضاء به اذ نقض لشيء مخالف الاجماع و هو ظاهر و ما خالف الائمة الاربعة مخالف للاجماع و ان كان فيه خلاف لغيرهم فقد صرح في التحرير ان الاجماع انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف للاربعة لانضباط مذاهبهم و اشتهارها و كثرة اتباعهم انتهى

وہرگاہ بر عدم خروج از مذہب اربعہ اجماع واقع شد پس منکر مذاہب اربعہ را توبہ و استغفار از سفوات خود لازم است والا باخوف کفر از دست وگریباں است

نعوذ بالله من سوء الاعتقاد و هدانا الله الى سبيل الرشاد

قال عليم الله بن عبد الرزاق المكي الحنفي في رسالته المسماة بعقل المتين في احكام المرتدين اذا استحل حراما مما حرم بالاجماع او حرم حلالا مما احل بالاجماع او انكر فريضة اجماعية او حجة او وعدا او وعيدا مما ذكر الله في القرآن او الاحاديث المتواترة فان انكار القرآن و الاحاديث و الاجماع كفر بالاجماع انتهى و الله اعلم

مملوک العلی سید محمد

ترجمہ! حنفی مذہب اپنے مذہب کو اور مذہبوں پر غالب جانے اور اپنے مذہب کی دلیلوں سے حقیت میں قریب یقین کے سمجھے جیسا کہ کتاب اشباہ ونظائر میں ہے اور کہا جامع الرموز میں کہ جان رکھ اے طالب علم کہ تحقیق مذہب یہ ہے کہ تقلید کی نجاوے اصحاب کی اور تابعین کی مگر ابوحنیفہؒ کی تحقیق سو یوں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے آسمان سے حکم جاری کریں گے ابوحنیفہؒ کے مذہب کے موافق اور اسی طرح پر ہے فصول ستہ میں یعنی حضرت خواجہ محمد پارسا حنفی اصولی نے لکھا ہے اپنی کتاب فصول ستہ میں اور سراجیہ میں ہے کہ فرمایا امام شافعیؒ نے سب لوگ فقہ میں عیال ہیں ابوحنیفہؒ کے اور اسی واسطے کہا ہے علم کے آٹھ حصے ہیں سات ابوحنیفہؒ کو ملے اور ایک میں اور سب شریک ہیں اور جو کوئی مذہب ابوحنیفہؒ کو سُنّت جان کر اپنی سمجھ کے موافق و عوامل حدیث صحیح کا کرتا ہے اور طاقت علمی اسقدر نہیں رکھتا کہ حدیث

صحیح اور ضعیف اور متعارض میں فرق کر سکے تو ایسے آدمی کو خوف کفر کا ہے یعنی شرع کی رُو سے بلا کی میں پڑا ہے اور جو کہے کہ قائل نہیں ہوتا میں اماموں کے فتوی کا اور اس پر عمل نہیں کرتا تو وہ رد کرنیوالا ہے رسول خدا صلعم پر اور اجماع امت پر اور دلائل شرعی کی تنبیہات پر سو لازم ہے اس کو توبہ اور استغفار + اور یوں کہا گیا ہے کہ اگر وہ صاحب اجتہاد نہیں تو خوف ہے اس پر کفر کا اور منکر چاروں مذہب کی حقیت کا گمراہ ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا اور فساد ڈالنے والا زمین میں اس لئے کہ تمام امت کا اجماع ہے چاروں مذہب سے نہ نکلنے پر + کیونکہ بعد چوتھی صدی کے مجتہد کا ہونا موقوف ہوا چنانچہ اذکار نووی میں لکھا ہے جو چاہے دیکھ لے + اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیروی کرو بڑے گروہ کی جو کوئی جُدا ہوگا اکیلا جا پڑے گا دوزخ میں + اور اشباہ والنظائر میں ہے ان قسموں سے کہ قاضی کا حکم اس کر کے جاری نہیں ہوتا ہے ایک بات یہ ہے کہ حکم کرے اجماع کے خلاف کا اور وُہ ظاہر ہے + اور جو حکم کہ مخالف ہو چاروں اماموں کا وہ مخالف ہے اجماع کا اگرچہ اس میں خلاف ہو اوروں کا + اور تحریر میں تصریح کیا گیا ہے کہ اجماع ہو گیا ہے اس بات پر کہ چاروں اماموں کے خلاف پر عمل نہ کیا جائیگا اسواسطے کہ اُن کا مذہب ضبط ہو چکا اور مشہور ہو گیا اور اس پر چلنے والے بہت ہوئے فقط + یعنی ان چار مذہب کی حقیت پر اجماع ہوا خلاف پر اس کے عمل جائز نہیں ہے + اور جب ان چاروں مذہبوں سے نہ نکلنے پر اجماع ہو گیا تو اُن کے منکر پر اپنی بیہودہ گوئی کے سبب توبہ اور استغفار لازم ہے نہیں تو آگے کفر کا سامنا ہے + پناہ مانگتے ہیں ہم خدا کی بُرے عقیدے سے ہدایت کرے اللہ ہم کو نیک راہ پر + کہا ہے علیم اللہ عبدالرزاق کے بیٹے نے اپنی کتاب حبل المتین میں جو مرتد کے احکام کے بیان میں ہے کہ جب کوئی حلال جانے اس کو جو حرام ہوا اجماع سے یا حرام جانے اس کو جو حلال ہوا اجماع سے یا انکار کرے کسی فرض اجماعی کا یا حجت کا یا وعدے کا یا وعید کا جسے بیان کیا اللہ تعالے نے قرآن میں یا ذکر ہوا اس کا متواتر حدیثوں میں سوا اُن تینوں کا انکار یعنی قرآن اور احادیث متواترا اور اجماع کا کفر ہے واللہ اعلم فقط +

خلاصہ :۔ اس جواب کا یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سوائے ان چار مذہبوں کے نہیں لکھی نہیں گئی کہ اُن کی تقلید کی جاوے گو کہ اصل تقلید صحابہ اور تابعین کی ہے + پر اب ہونا اس تقلید کا ممکن نہیں سوائے ان چار کے کیونکہ وُہ مدون یعنی لکھا نہیں گیا پھر جو کہے کہ امام مالکؒ نے علم اور عمل صحابہؓ کا مؤطا میں مدون کیا ہے تو اب چاہیے کہ ان

چار کی پیروی میں حصر صحیح نہ ہو + اس کا جواب یہ ہے کہ اس کتاب میں عمل اہل مدینہ کا مذکور ہے + اور صاحب کتاب نے خود منع کیا ہے اور کہا ہے کہ صحابہ اور تابعین دُور دراز پھیل گئے حقیقت کو اسی کتاب پر منحصر نہ رکھو + علاوہ وہ کتاب بھی اکثر احکام اور مسائل میں مطابق احکام حنفیہ کے ہے + اور اکثر کتابوں میں امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نے تصریح کر کے لکھ دیا ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا اور کہا کتاب اور سنّت اور آثار صحابہ اور تابعین سے باہر نہیں + اور عیسیٰ علیہ السّلام کا حکم کرنا ابوحنیفہ کے مذہب پر ظاہر ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ابوحنیفہ ہو گا اس کے ہاتھ پر اللہ میری سنّت کو جاری فرما دے گا + اور یہ بھی فرمایا ہے کہ عیسیٰ اور مہدی میری سنّت پر ہو دیں گے سو اسی سے لازم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السّلام ابوحنیفہ کے مذہب پر حکم کریں کہ وہ مذہب عین سُنّت ہے رسول کی اور طریق صحابہ اور تابعین کا + اور جو کوئی چاروں مذہب کو مرجوح جانے اور عمل کرے اپنے زعم پر حدیث کے موافق مثلاً کہے کہ کتے کا چمڑا پکا کرنے سے پاک ہوتا ہے اس کا مصلیٰ بنا دے اور کُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ کو دلیل پکڑے اور قلّتین سے جس میں چوہا مرگیا ہو وضو کرے اور اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خُبْثًا کو سند کرے اور سارے سر کا مسح نہ کرے اور حدیث ناصیہ کو دلیل لاوے اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو نہ کرے اور نماز پڑھے اور حدیث اَكَلَ كَتِفًا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ کو دلیل کرے + اور اسی طرح نماز پڑھے اور کہے کہ چاروں مذہب مرجوح ہیں اور میرا یہ مذہب راجح ہے اور اصل محمدیت یہی ہے اور اس کا منکر مبتدع ہے + سو البتّہ ایسا آدمی خارجی ہے اور بے شک مبتدع اور مخالف ہے رسول اللہ کی صحیح حدیث کا + اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَءَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ اور مخالف ہے وہ اجماع کا اور قرآن کا بھی کیونکہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ اس نے مشتبہات مذاہب اربعہ کو فتنہ انگیزی کے واسطے لیا اور تاویل اس کی بنائی کہ وہ بھی حق ہے اور یہ بھی + میں نے دونوں حق جمع کر لئے تو کیا ہوا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ مجموع امر سب کے نزدیک باطل ہے + اور کوئی جماعت مسلمان کی ایسی نماز کی صحت کے قائل نہیں کوئی کسی جہت سے کوئی کسی جہت سے + اور ایسی ہی پیروی کو نفس کی پیروی کہتے ہیں + اللہ تعالیٰ اُمّت محمدی کو ایسے فتنہ انگیزوں سے بچا دے +

آٹھواں باب

حضرت مولانا احمد سعید مجددی رح کا فتویٰ

آٹھواں باب کا صاحبزادہ میاں احمد سعید کے جواب میں لکھا ہے انہوں نے +

قَالَ الْاِمَامُ الرَّبَّانِیُّ فِی الْجِلْدِ الثَّانِیْ مِنْ مَکَاتِیْبِہٖ

مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است کہ بابرکت ورع و تقوی و بدولت متابعت سنت درجۂ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگراں در فہم آں عاجز اند و مجتہدات او را بواسطۂ دقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند و او را و اصحاب او را اصحاب الرائے پندارند کُلُّ ذٰلِکَ لِعَدَمِ الْوُصُوْلِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ عِلْمِہٖ وَدِرَایَتِہٖ وَعَدَمِ الْاِطِّلَاعِ عَلٰی فَہْمِہٖ وَفِرَاسَتِہٖ امام شافعی بکر شمہ از دقت فقاہت او علیہ الرضوان دریافت کہ گفت اَلْفُقَہَاءُ کُلُّہُمْ عِیَالُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ بواسطہ ہمیں مناسبت کہ بحضرت روح اللہ دارد تواند بود آنچہ حضرت خواجہ محمد پارسا در فصول ستہ نوشتہ است کہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام بعد از نزول بمذہب امام ابی حنیفہ عمل خواہند کرد + بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت ایں مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم می نماید و سایر مذاہب در رنگ حیاض و جداول بنظر می در آیند ناقص چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شرعیہ را در ان منحصر ساختہ ما ورای معلوم خود را نفی می نمایند + چوں کرمے کہ در سنگ نہاں است زمین آسمان ہماں است + وای ہزار وای از تعصب ہای بارد ایشاں و از نظر ہائے فاسد ایشاں بانی فقہ ابو حنیفہ است و سہ حصہ فقہ او را مسلم داشتہ اند و در ربع باقی ہمہ شرکت دارند در فقہ صاحب خانہ اوست و دیگراں ہمہ عیال وے اند وَالْاَمْرُ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ انتہی

احمد سعید مجددی

فرمایا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے اپنے مکتوبات کی دوسری جلد میں
کہ حال روح اللہ کا حال امام اعظم کوفی کا ہے کہ پرہیزگاری اور پارسائی کے سبب اور رسول اللہ
صلعم کی سنت کی متابعت کی دولت کے باعث انہوں نے ایسا بڑا درجہ اجتہاد اور استنباط
میں پایا کہ اور لوگ اس کی فہم میں عاجز ہیں اور ان کے اجتہادی مسئلونکو معنی کی باریکیوں
کے سبب کتاب و سُنّت کے مخالف جانتے ہیں + اور اُن کو اور ان کے یاروں کو اصحاب
الرائے گمان کرتے ہیں + سو یہ قصور اس لیئے ہے کہ اُن کے علم کی حقیقت تک نہیں پہنچے
اور اس کو دریافت نہ کیا اور اُن کے فہم اور ہوشیاری پر مطلع نہ ہوئے + حضرت امام شافعیؒ
نے ایک شمہ ان کی فقاہت کا دریافت کر کے فرمایا کہ سارے فقیہہ عیال ہیں ابو حنیفہ کے +
اور اسی مناسبت کے باعث کہ وہ روح اللہ سے رکھتے ہیں ہو سکتا ہے جو حضرت خواجہ
محمد پارسا نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اترنے
کے بعد امام ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق حکم فرماویں گے + سو بے تکلف اور تعصب
کے کہا جاتا ہے کہ نورانیت اس حنفی مذہب کی نظر کشفی میں بڑے دریا کے رنگ پر معلوم ہوتی
ہے اور دوسرے مذہب بہ نسبت اس کے مثال حوض اور نالوں کے نظر آتے ہیں + کتنے
ناقص لوگوں نے کئی ایک حدیثیں یاد کر لی ہیں پھر احکام شرعی کو اُسی قدر میں منحصر سمجھتے
ہیں + اور جو ان کو معلوم نہیں اُس کی نفی کرتے ہیں + جیسا پتھر کا کیڑا جو اس میں رہتا ہے
وہ اسی کو اپنے حق میں زمین و آسمان جانتا ہے + افسوس ہزار افسوس ان کے بار یک بعض لوگ
پر اور ٹیڑھی نظروں پر + بانی فقہ کے امام ابو حنیفہؒ ہیں اور تین حصے علم فقہ کے اُن کیلئے
مسلم رکھے گئے ہیں اور باقی چوتھائی میں سب مجتہد اور فقیہہ شریک ہیں + فقہ کے علم میں صاحب
خانہ وہی ہے اور دوسرے سب عیال اور اطفال اُسکے اور حکم اللہ تعالیٰ کا ہے +
خلاصہ :۔ اس جواب کا یہ ہوا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ صدیقین اور شہداء اور صالحین
میں اس اُمت کے داخل ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُترنے کے پیچھے اسی اُمت کی راہ
اختیار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کے موافق اور خوب پختہ اور جاری
ہو گی + سو بیشک وہ راہ امام ابو حنیفہ کی اور ان کے مقلدوں کی ہے + پس جس طرح
ہم کو حکم ہے کہ اے مسلمانوں تقویٰ کرو اور سچوں کے ساتھ رہو ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کو حکم ہے کیونکہ حقیقت میں سچوں کا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہے
ہی کا حکم بجالانا ہے + حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے

پیچھے جیسے نماز پڑھی حضرت رسول اللہ نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے +

مولانا محمد علی رامپوریؒ اور مولانا زین العابدینؒ کا فتویٰ

اور میاں ابوسعید
مجددی کے جواب کے نزدیک مولوی محمد علی رام پوری ہے جو حضرت امیر المومنین قدس سرہ
کے خلیفہ ہیں انہوں نے لکھا ہے اَقُوْلُ وَبِہٖ اَستعین تحریر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

حَکِیْمُ الْاُمَّۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ صَاحِبُ الطَّرِیْقَۃِ الْمُجَدِّدِیَّۃِ عَلَی الصَّوَابِ
وَخِلَافُہٗ بُطْلَانٌ وَخِذْلَانٌ وَکَذَا سَمِعْتُ مِنْ مَوْلَانَا الْاِمَامِ السَّیِّدِ
اَحْمَدَ اَیَّدَہُ اللّٰہُ وَمَوْلَانَا الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الدَّہْلَوِیِّ وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدِ اِسْمٰعِیْلَ الشَّہِیْدِ وَغَیْرِہِمْ عَرَبًا وَعَجَمًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محمد علی عفی عنہٗ

ترجمہ لکھنا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کا بہت خوب اور ٹھیک ہے اس کے خلاف
جھوٹ ہے اور گمراہی + اور ایسا ہی سُنا میں نے حضرت امام سید احمد صاحب سے اور مولانا
شیخ عبد العزیز دہلوی اور مولانا محمد اسماعیل شہید وغیرہ عرب اور عجم کے لوگوں سے اور
اللہ خوب جاننے والا ہے صواب کو + اور اسی کے پاس لکھا ہے مولوی زین العابدین الکاظمی عفی
اللہ عنہ نے + جو کچھ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب میں لکھا ہے حق ہے اور بہتر +

زین العابدین الکاظمی

باب نواں

حضرت مولانا محبوب علی کا فتویٰ

باب نواں مولوی محبوب علی کے جواب کے بیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذہب غیر خود اگرچہ در اہل سنت وجماعت معدود باشند واجب است کہ مذہب ماندن کار منافق واہل ضلال است بلکہ بدول از عمل بیقین وطرح شک عامل بعمل صالح نمی شود و اتباع مذہب حق پیروی سواد اعظم است وخلاف آں ضلالت وگمراہی است وصاحب آں بعذاب النار موعود است بقولہ علیہ السلام اتبعوا السواد الاعظم ومن شذ شذ فی النار پس کسے کہ مذاہب اربعہ را مرجوح داند وبزعم خود حدیثے را صحیح دانستہ برخلاف مذاہب اربعہ در عمل آرد مبتدع است و فی النار است واز اہل حدیث ہم نیست وصوفیاں با صفا نیز از آں گمراہ بیزار اند وکسے کہ حقیقت مذاہب اربعہ را انکار کند وخلاف حدیث پنداشتہ حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی شدن را بدعت سیئہ داند واز گفتن آں نفرت نماید واز اہل آں بدعت است کہ نماز وروزہ و جہاد وغزوہ وحج صاحب آں مقبول نمی شود وبدیں عقیدت او را از اہل اسلام خارج میکنند چنانکہ موئی را از خمیر آرد بیروں می اندازند پس ازچنیں مضل مغوی اجتناب واحتراز فرض است ومحبت باوے ودرگذر از رد بدعت وے حرام شدید داو است آنکہ توقیرش مانند ہدم اسلام است وتا بعانش درضالین اند وتابعان مذہب حق کہ بیقین ورسوخ تابدا اند بآیت کریمہ :

یٰایُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ عمل کنندگان کائن اند۔

ترجمہ :- جواب حنفی مذہب کو اپنا مذہب غالب رکھنا اپنے غیر کے مذہب پر اگرچہ وہ سنت وجماعت میں گنے جاتے ہوں فرض ہے اس لئے کہ متردد رہنا دین کے کام میں منافق کا کام ہے اور گمراہ کا + بلکہ سوائے عمل یقینی اور دور کرنے شک کے عمل کرنیوالا

عمل صالح کا نہیں ہونا اور پیروی مذہب حق کی تابعداری سواد اعظم کی ہے اور اسکے برخلاف بھٹکاؤ ہے اور گمراہی کہ اس کے عمل کرنیوالے کو دوزخ کے عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے موافق حدیث پیغمبر علیہ السلام کے کہ پیروی کرو بڑی جماعت کی اور جو الگ ہوا گا تنہا پڑے گا آگ میں + سو جو کوئی چاروں مذہب کو ضعیف اور باطل جانے اور اپنے گمان سے کسی حدیث کو صحیح جان کر کہ چاروں مذہب کے خلاف کو عمل میں لاوے تو وہ بدعتی ہے اور دوزخی + اور وہ اہل حدیث سے بھی نہیں اور سچے سُنی بھی ایسے گمراہ تو بہت ہیں اور جو کوئی چار مذہب کے حق ہونے کو انکار کرے اور حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہونے کو محمدی کے خلاف جانے اور اس کو بڑی بدعت سمجھے اور اس مذہب کے اختیار کرنے سے نفرت کرے ایسا شخص اُن اہل بدعت سے ہے کہ جن کا نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ اعمال نیک قبول نہیں + اور اس عقیدے کے باعث اس کو اسلام سے خارج کرتے ہیں جس طرح بال کو گوندھے آٹے سے اور ایسے گمراہ کرنے والے مغوی سے بچنا فرض ہے + اور ایسے سے محبت رکھنی اور اس کی بدعت سے درگذر کرنا سخت حرام ہے + اور جس نے ایسے شخص کی توقیر اور تعظیم کی تو گویا اس نے اسلام کو گرادیا + اور وہ شخص مغضوبوں میں داخل ہے اور اُس کے تابعدار گمراہوں میں + اور جو لوگ مضبوطی کے ساتھ تابع ہیں مذہب حق کے وہ اس آیت قرآن کے مضمون پر عمل کرنے والے ہیں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

خلاصہ :- اس جواب کا یہ ہے کہ تقلید مع الترجیح سچی دلیلوں کے ساتھ قرآن شریف کی واضح ہے اور وجوب اس تقلید کا باتفاق علماء ثابت ہے تمام حنفی قائل ہیں کہ مذہب حنفی کو لازم کر لینے کے بعد مذہب مذکور کے دلائل حقہ کے قائم ہونے تک اس مذہب کے مسئلوں سے خارج نہ ہووے اور اسی لئے مذہب بدلنے والے پر تعزیر مقرر ہے اور جس شخص نے برخلاف جمہور کے انتقال مذہب کو جائز کیا اس کا قول نامعتبر ہے اور سواد اعظم اس بات کے خلاف ہے + اور یہ بات چاروں دلیلوں سے ثابت ہے اول قول اللہ تعالےٰ کا +

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اے مسلمانو ڈرو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے + اور آیا ہے :

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْا اَھْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا

مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ

یعنی زیادتی نہ کرو اپنے دین میں سوائے حق کے اور پیروی نہ کرو اس قوم کی خواہشوں کی جو گمراہ ہو چکے پہلے سے اور گمراہ کیا انہوں نے بہتوں کو اور بھٹکے وہ سیدھی راہ سے ان دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ ضالین اور مضلین کو پہچانے اور صادقین کو ان دونوں سے امتیاز کر کے ان کا ساتھ طہارت اور صداقت میں نہ چھوڑے کہ یہ واجب ہے۔ اور اسی واسطے اہل فقہ نے فقیہہ کی روایت کو غیر فقیہہ کی روایت پر ترجیح دی۔ غیر فقیہہ کی روایت میں بہ نسبت اس کے خطا کا احتمال غالب ہے اور صدق کا اہل فقیہہ میں زیادہ تر مظنون ہے۔ اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہؒ کا تحقیقات دینی میں اصولاً اور فروعاً۔ اور جب کہ غلو فی الدین اصل ہے ضلالت کا تو چاہیئے کہ صادق ہونا فقیہہ کا یقین کرے اور جب تک یہ یقین نہ کرے تو وہ غالی ہے دین میں۔ اور غالی دین میں اُسے کہتے ہیں جو اعتدال شرعی سے بڑھ جاوے اور اپنی رائے سے جماعت کی نقل کے خلاف عمل میں لاوے پس جو فقیہہ کہ جماعت صادقین کی نقل کو صحیح کر کے اس پر عمل کا التزام کرے اور اُن کو اوروں سے اصدق پاوے از رُوے احکام شرع ظاہر کے تو اس نقل کو اوروں کی نقل سے اور ان کی عقل کو اوروں کی عقل سے اعلیٰ اور اولیٰ سمجھ کر اُن کے مذہب کو جو فی الحقیقت ان کے رسول کی تقلید ہے اصوب اور اقرب الی الحق جانے اور دوسرے اچھوں کے مذہب پر ترجیح دیوے اور مناظرہ کے وقت یوں ہی زبان پر لاوے تو بے شک ایسا شخص ہدایت اور حق پر ہے کہ شکر کرنا پچھلے بندوں کا خدا کا شکر کرنا ہے اور ذکر کرنا اُن کا اور ان کی سعیوں مشکور کا موجب نزول رحمت الٰہی ہے۔ اور ناشکری ان کی اور گمنام کر دینا ان کے نام کو جن کی ایسی سعی ہو حرام۔ حق جل و علیٰ قرآن شریف میں امام اول کی طرف سے نقل فرماتا ہے کہ اُس نے یوں دُعا کی وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ اور کر دے میرے واسطے زبان سچ پچھلوں میں یعنی میرے لئے شکر گذار پیدا کیجیو پچھلے زمانے میں معلوم رہے کہ امام اعظم اور ان کے شاگرد جماعت کثیر فقہائے بے نظیر اور مجتہدوں سے مقدم تھے اور صدق کی کمالیت کے اسباب بہ نسبت پچھلوں کے ان کی جماعت میں زیادہ حاصل تھے۔ اور ان کی جماعت بھی اور مذہب کے فقہا کی جماعت سے زیادہ ہوئی۔ اور کم کوئی فقیہہ ان کی جماعت کی تقلید سے پھرا۔ اور بعضے مجتہد فی المذہب جو اس جماعت کے خلاف چلے تو آج تک ان کی دلیل اس قوم پر قائم نہیں ہوئی اور کذب کا الزام

ان پر رد کچھ نہیں سکے + اور کوئی دلیل دلائل اربعہ سے ان کے مسئلوں کے رد میں پختہ
دلیل پیش نہیں کر سکے تاکہ معلوم ہووے ان کی صدق اور حقیقت + پس جو کوئی بے دلیل
قوی شرعی ابو حنیفہ کی جماعت کو غیر صادقین جانے اور اُن کا ساتھ چھوڑ کر اُن لوگوں سے
آپ کو اعلیٰ درجہ کا محمدی جانے وہ خطا کار ہے اور صواب سے دُور ہے اور جماعت حنفیہ
کا تابعدار غالباً صواب پر ہے احتمال ضعیف ہے کہ خطا ہو یہی مذہب ہے جس کو ہم نے دین
اسلام سمجھ کر پکڑا ہے + اللہ تعالے کرے اس پر ہمارا خاتمہ ہووے آمین یارب العالمین ::
اور جو کوئی ایسی سمجھ والے کو غالی کہے یا بدعتی بدعت سیئہ کا جانے وہ بیشک
گمراہ ہے اس کو نہ مذہب کا اتباع ہے نہ سنت کا نہ اجماع کا نہ قیاس کا وہ اہل سُنت سے
خارج ہے + اور اسی طرح شافعی اپنے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں + اور امام رازی شافعی نے
جا بجا تفسیر کبیر میں اور کئی کتابوں میں اپنے مذہب اور اپنے امام کو ترجیح دیا اور اسی طرح
مالکیوں اور حنبلیوں نے اس لئے ترجیح نہ دینے والا باجماع چار مذہب کے مذبذب ہے
اور جمہور کی راہ کے خلاف + اور اسی واسطے اجماع ہوا چار مذہب کا اس پر کہ حق دایر
ہے ان چار میں + یعنی حق مذہب ان چار سے باہر نہیں + جتنے مسائل متفق علیہ ہیں
ان کا انکار کفر ہے + اور جو مسئلے مختلف فیہ ہیں ان میں ہر ایک قوم کو اپنے مجتہدوں کی تقلید
واجب ہے کیونکہ وہ انکو اور صادقوں سے زیادہ صادق جان چکا ہے + اور جمع کرنا
مذہبوں کے درمیان یا چار مذہب کے تلفیق رخصتوں کی ہے یا تطبیق عزائم کی + سو اول
حرام ہے باجماع نزدیک جمہور کے اور دوسرا احلال وادنیٰ ہے باجماع نزدیک جمہور کے
مثلاً مصلیٰ کتے کی کھال پر نماز پڑھے جب کہ وضو کرے قلتین کے پانی سے جس میں چوہا
مرا ہو اونٹ کا گوشت کھا کر بدوں مکرر وضو کے اکتفا کرکے چوتھائی سر کے مسح پر نے
سو یہ نماز اس محمدی کی باجماع چار مذہب کے باطل ہے + اور جو تمام عمر اس کا الٹا کیا کرے
اور کبھی کتے کی کھال پر نماز نہ پڑھے اور آب قلتین کو استعمال نہ کرے اور تھوڑے سر
کے مسح پر اکتفا نہ کرے اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے وہ نزدیک محققین
کے بڑا محمدی خالص ہے اس کو چاہو حنفی کہو چاہو شافعی کہو چاہو مالکی کہو چاہو حنبلی کہو
چاہو چار مذہبی کہو چاہو بڑا محمدی + وہ سب کا پیارا ہے برخلاف پہلے کے کہ وہ سب سے دب
گیا گذرا + محمدیوں میں بھی ایسے نہ تھے بلکہ ایسے کو تتبع شبہات اور زیغ قلبی کا صاحب
کہتے ہیں + موافق قول الٰہی کے !

اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ

لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کریں گے اس کی جو شبہ کی چیز ہے فتنہ انگیزی چاہ کر اور الٹ پلٹ کرنے کی تلاش میں + اور رسول خدا کی سنّت مشہورہ جس سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے وہ کئی حدیثیں ہیں صحیح اور فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صدیق اکبر کو امام اُمت بنانے میں + یعنی اگر امت کی گمراہی ایک امام کی تقلید میں متصور فرماتے تو تمام اُمت کو مقلد ابوبکرؓ نہ کر دیتے جب ساری اُمت کو ابوبکرؓ کے حوالہ کیا اور ان کو بجائے اپنے نماز کا امام بنا کر کھڑا کر دیا تو اس سے صاف ظاہر ہوا کہ ایک امام کی تقلید ساری اُمت کو چاہیے اس لئے کہ مختلف راہوں میں اسباب گمراہی کے پیدا ہوتے ہیں + اور ایک حدیث میں صاف آیا ہے۔ اِذَا بُوْیِعَ خَلِیْفَتَانِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا یعنی جب دو امام کی تابعداری کی جاوے تو قتل کر دو پچھلے کو اُن میں سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کے مقدمے میں امت کا اختلاف پسند نہ تھا۔ یہاں تک کہ مخالف باغی کا خون مباح کر دیا اور پہلے امام کو مستحق فرمایا۔ پس اس طریق سے اگر دین کے اماموں کے اختلافات میں غور کیا جاوے تو پہلے امام کی تابعداری جس پر امت کا اجماع ہوا تھا واجب ہوگی اور پچھلے اماموں پر اجماع ہونا امت کا منع ہوگا سو اور مذہب کے لوگ اہل حدیث سوا امام اعظم کی جماعت کے خطا اجتہادی کے عذر کے سبب اپنی خطا میں اجر پا دیں تو مضائقہ نہیں اور جو پکڑے جاویں اس پر کہ کیوں تم ابو حنیفہ کی تابعداری سے اور اس کے حق تحقیق سے الگ رہے اور سرتابی کی اور سابق کے اجماع کا کیوں خلاف کیا اور روایات میں فقیہوں کی حدیثیں چھوڑ کر غیر فقیہوں کی حدیثیں کس لئے پسند کیں تو ہو سکتا ہے +

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْغَیْبِ

اس مقام کو دیکھ کر کوئی شیطان یا مفسد نادان تصور نہ کرے کہ اس تقدیر میں تقلید اور اماموں کی باطل ہوئی اس واسطے کہ یہ احتمال ہے واجب نہیں اور ہر عاقل کے پاس یہ ثابت ہے کہ جہاں احتمال خوف کا بھی ہو تو اس کو اختیار نہ کرے اور جس راہ میں اصلاً ڈر نہ ہو اس کو لازم کرے اور امّت کا اجماع ابو حنیفہ کے مذہب کی صحت پر یہ ہے کہ سارے علماء دین مالکی ہوں یا شافعی یا حنبلی یا سچے محدث جیسے داؤد ظاہری وغیرہ سب قائل ہیں اس بات کے کہ ابو حنیفہ کے تابعدار بھی اہل سُنّت و جماعت میں داخل ہیں نہ بد مذہب میں نہ اہل بدعت

سیئۃ اور نا العدار ی اس فرقہ کی بھی سنتی کو مباح ہے + اب جو کوئی ایسے مباح متفق علیہ کا منکر ہے اس کو تمام مسلمان مبتدع جانیں گے + یہی معنی ہیں امت کے اجماع کا ابو حنیفہؒ کے مذہب کی صحت پر + سو جو کوئی ان کے مذہب کے صحیح ہونے پر انکار کرے اور ان لوگوں کو اہل بدعت ضلالت میں گنے وہ اور خود گمراہ ہے اور اہل سنت وجماعت کا مخالف اور سچے متقی مسلمان کے گروہ سے باہر + اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے صحیح ہونے پر صحیح قیاس کی دلیل یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا روایت ہے حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا حضرت نے رَحْمَةُ اللهِ عَلٰى خُلَفَائِي قِيلَ وَمَنْ خُلَفَاءُكَ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِينَ يُحِبُّونَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُونَهَا النَّاسَ رَوَاهُ أَبُو نَصْرٍ السِّجْزِيُّ فِي الْإِبَانَةِ وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي التَّارِيخِ كَذَا فِي فَتْحِ سِرِّ الْمَنَّانِ فِي إِثْبَاتِ مَذْهَبِ النُّعْمَانِ سو علماء دین کے نزدیک محی السنۃ ہونا ابو حنیفہ کا ثابت ہے اور سنت کے احیا کے سبب خلیفہ ہے رسول اللہ کا اور اللہ کی رحمت کا مستحق موافق قیاس صحیح نظری کے + اور ایک دوسرا طریق ہے کہ چاروں دلیلوں سے امام ابو حنیفہ کے مذہب کو ثابت کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے سورۂ جمعہ میں فرمایا ہے +

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

تفسیروں میں آیا ہے کہ اصحابوں نے پوچھا کہ وہ پچھلے امی جو ابھی ہم امیوں تک نہیں ملے وہ کون ہیں حضرت نے سلمان فارسی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا کہ وہ اس کی قوم ہیں یعنی فارس کے لوگ + اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ ابنائے فارس ہیں اگر ثریا تک ایمان گیا ہوگا تو یہ بھی اتار لاویں گے + اور مسلم کی روایت رَجُلٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ ہے جلال الدین سیوطی کے نزدیک وہ ابو حنیفہ ہے بے شک وشبہ بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک یہ حدیث محمول ہیں ابو حنیفہؒ پر + اور قرآن کی آیت سورہ محمد میں :-

وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ

انہی فارسیوں پر صادق ہے حدیث صحیح کے موافق + اور سنت سے ثابت ہونا مذہب

ابو حنیفہ کا اس طرح پر ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو حنیفہ میری اُمت
کا چراغ ہے + اور ایک حدیث میں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ اپنا دین اور میری
سُنّت زندہ کرے گا + اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوفہ میں کہ اس بستی سے ابو حنیفہ
پیدا ہوگا + اللہ اس کے ہاتھ پر اپنا دین اور اپنے رسول کی سُنّت کو جلا دے گا آخری زمانے
میں ہلاک ہوں گے لوگ جن پر غالب ہوگا تنفر اس کے مقدمے میں جیسے ہلاک ہوئے رافضی
ابو بکرؓ اور عمرؓ کے مقدمے میں + اور ایسے ہی اور بھی حدیثیں منقول ہیں مسند خوارزمی میں
ابو ہریرہؓ اور انس بن مالک اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً اور محمد بن
سیرین سے مرسلاً اور حضرت علی رضہ سے موقوفاً + سو بعضے محدث طاعن ابو حنیفہؓ کے کہتے
ہیں کہ یہ حدیثیں موضوع ہیں جیسے کچھ نادان لوگوں نے کہا ہے لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ
أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ حدیث موضوع ہے اور لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ
لَكَانَ عُمَرُ بھی موضوع ہے سو اس کہنے سے کچھ ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ کا فرمانا یہ صحیح ہے
کہ جیسے ابو بکر اور عمر کے حق میں روافض ہلاک ہوئے اسی طرح اہل تنفر ابو حنیفہ کے حق
میں گمراہ ہوئے + اور عبداللہ بن مبارک امام المحدثین نے ابو حنیفہ کی ملاقات کے بعد
فرمایا لَوْلَا أَنِّي لَقِيتُ أَبَا حَنِيفَةَ لَكُنْتُ مِنَ الْمُبْتَدِعَةِ اگر میں نہ ملتا ابو حنیفہ سے
تو ہوتا بدعتیوں میں سے كَذَا فِي الْفُصُولِ السِّتَّةِ اور ابن مبارک کا صحیح کہنا زہری کی
حدیث کو جو رفع یدین کے مقدمے میں ترمذی نے لکھا ہے یہ قول اُن کا ابو حنیفہ کی ملاقات سے
پہلے کا ہے ہم نے خوب تحقیق کیا ہے اگر کوئی ثابت کیا چاہے تو پوچھے غرض کہ مدعی
کا کہنا مدعی علیہ کی فضائل کی حدیثوں میں کہ موضوع ہے کچھ کام نہیں آتا اعتبار نہیں
رکھتا + اور ثابت ہونا مذہب امام اعظم کا اجماع اُمت سے وہ یوں ہے کہ کسی امام مقتدی
صالح نے بعد فوت امام موصوف کے ان کو امام اعظم کہنے میں انکار نہیں کیا بلکہ امام
شافعیؒ نے خود فرمایا کہ ابو حنیفہؒ ورع اور تقویٰ میں اس درجہ کو پہنچے کہ کوئی نہیں
پہنچا رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالکؒ نے فقہ میں اس کی مدح کی اور تفقہ اخذ کیا اور مرسل
حدیث کی حجت پکڑنے میں ابو حنیفہ کے ساتھ ہوئے اور جن لوگوں نے چاہا کہ امام مالکؒ
کی مؤطا سے امام ابو حنیفہ کا مذہب سست کریں امام مالک نے منع فرمایا کہ علم کو
میں نے حصر نہیں کیا تم یہ کام مت کرو + جب ہارون الرشید بادشاہ نے جو امام
مالکؒ کا شاگرد تھا یہ حال ابو حنیفہ کے علم کا معلوم کیا تب امام ابو یوسف کو قاضی بنایا
اور تمام اُمت کو مقلد ابو یوسف اور ابو حنیفہ کا ہونے دیا + اور یہ جو مشہور ہو رہا ہے

کہ ہارون الرشید نے فصد کروا کر امامت کی اور ابو یوسف نے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی یہ روایت کسی کتاب معتبر فقہ میں نہیں اور نہ اس پر کوئی مسئلہ بنایا گیا ہے اور نہ اس روایت کا کچھ اعتبار نہیں اور صحیح ہونا ابو حنیفہ کے مذہب کا قیاس صحیح کی رُو سے یوں ہے کہ جب ہم قائل ہوئے کہ ابو حنیفہ سُنی ہیں نہیں اور سُنیوں کا امام نہیں + اور جب یہ ثابت ہوا کہ وہ باجماع امت مجتہد مطلق ہے اور امام اعظم دین محمد کا ہے تو لازم آیا کہ اس کی تابعداری حقیقت میں رسول کی اور اس کے دین کی تابعداری ہے + اور یہی سبب ہے کہ فتاویٰ عالمگیری میں دسو عالم کا اس پر فتوے ہوا کہ جو کوئی ابو حنیفہ کے قیاس کو حق نہ کہے وہ کافر ہے اور اُسی سبب سے علماء متقدمین فرما گئے ہیں کہ جب کسی صحابی سے نقل نہ پائی جاوے تو ابو حنیفہ کے قول کو بمنزلہ اثر صحابی کے سمجھنا چاہیے اور بعضے علماء نے کہا کہ جس نے ابو حنیفہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے بیچ لیا یعنی اس کے فتوے پر عمل کیا تو اس نے دین میں کچھ قصور نہیں کیا + اور بعضے علماء نے فرمایا کہ ابو حنیفہ ہمارے اور اہل بدعت کے درمیان فاصلہ ہے جس نے اس سے محبت رکھی وہ سُنی ہے اور جس نے اس سے عداوت کی وہ بدعتی ہے + یہ سب باتیں اور بہت سی اور باتیں اسی طرح کی تبع تابعین کے علماء سے کتاب المناقب میں ابو حنیفہ کی جو تصنیف ہے شیخ ابن حجر مکی شافعی المذہب کی منقول ہیں جس کو منظور ہو دیکھ لے +

دسواں باب

دسواں باب :- علماء دہلی نے جو لا مذہبوں کے حق میں فرمایا ہے اس کے بیان میں اگرچہ ان کی مہریں سائل نے اس فتوے پر نہیں کروائیں وہ یہ ہے کہ مولوی کریم اللہ دہلوی ساکن محلہ لال کوئیں نے کہا کہ یہ لوگ اسمٰعیلی ہیں مولوی اسماعیل کی تقلید کرنے میں وہ بھی ایسے ہی تھے + مگر صحیح یوں ہے کہ ان کا یہ گمان فاسد اور محض ظلم اور کذب ہے وہ ہرگز ایسے نہ تھے بلکہ انہوں نے نواح پشاور میں بعد مباحثہ علماء حنفیہ کے رفع یدین چھوڑ دیا تھا اور عالم محقق تھے ایسے لوگوں کو جو پاتے تو گور پرستوں سے زیادہ بد جانتے + اور جیسا گور پرستوں کو رد کیا ان کو بھی مردود کر چھوڑتے + یہ محض دغابازی اور فریب ہے لوگوں کا جو مولوی موصوف کو لا مذہبوں میں گنتے ہیں اصول کا رسالہ ان کا موجود ہے سراسر کرخی اور طحاوی کے طور پر + اور ایک رسالہ تنویر العینین کا جو بعضے آدمیوں نے اُن کی شہادت کے بعد ان کا کر کے مشہور کیا اگر وہ ان کا ہو تو بھی لسبب اس کے کہ انہوں نے رفع یدین آخر عمر میں ترک کیا اس بات میں معتبر نہ رہا موافق مذہب اہل حدیث کے + کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے العبرۃ بالخواتیم و انما الاعمال بالخواتیم
اور مولوی محمد مخصوص اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ان چار مذہبوں سے ایک مذہب کو نہ پکڑے
پھر اس میں سے کچھ اس میں سے لے کر اپنا مذہب بنا دے بے شک وہ گمراہ ہے + اور جو
کوئی ایسے نالائق عملوں کے رد کرنے میں کوئی فتوا لکھے ہم اس کو بھی بد جانتے ہیں + اور
قریب اسی تقریر کے مولوی موسیٰ اُن کے چھوٹے بھائی کہتے ہیں + اور مولوی اسماعیل جو
نابینا استاد ہیں صاحب زادہ محمد عمر ابن مولوی اسمٰعیل شہید کے انہوں نے علما کا فتوی
سُن کر کہا کہ ان لامذہب لوگوں کا رد سارے قرآن اور حدیثوں میں موجود ہے لیکن
اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا + اور مولوی حبیب اللہ ملتانی حنفی صوفی نے
ایک رسالہ جدا اس فرقہ جدید الضلالت کے حق میں لکھا ہے وہ بھی خوب واضح دلیلیں ہیں
ان کے بُطلان کی + اور حاجی قاسم بسبب اس کے کہ وہ خود راگ اور مزامیر کے مقلدے
ہیں چاروں مذہب سے باہر ہیں اس بات میں ہمارے شریک نہیں ہوئے مگر اُن لوگوں
کو سمجھایا کہ ہر بات میں مذہب کی ماننی بہت مشکل ہے اس کے ماننے سے اعتقاد معصومیت
کا لازم آتا ہے + اور ایک دن ایک لامذہب نے پوچھا مولانا محمد اسحاق صاحب سے
اختلافی مسئلے میں کہ عنداللہ کیا حق ہے + مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک مذہب انہیں
اختیار کرنا ضروری ہے یہ جواب سُن کر پوچھنے والا سر دھن کر چپ ہو رہا + مگر یہ لوگ اپنی
شرارت سے باز نہیں آتے پوچھتے ہیں کہ فرض نمازوں کے پیچھے جو امام ہاتھ اُٹھا کر
دُعا مانگتا ہے اور لوگ جب تک وہ دُعا کے لئے ہاتھ نہ اُٹھا دے منتظر بیٹھے رہتے ہیں
یہ عمل بہیئت مجموعی کسی حدیث میں آیا ہے یا بدعت ہے + اور تمسک کرتے ہیں اس اعتراض میں
بخاری کی حدیث کو کان لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ
کان یرفع یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ یعنی وہ نہ اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھوں
کو کسی چیز میں اپنی دعاؤں سے مگر پانی برسانے کے لئے جب دعا کرتے اٹھاتے ہاتھ
اپنے یہاں تک کہ دکھائی دیتی تھی ان کے بغلوں کی سفیدی + علماء دین نے جواب دیا ہے
کہ بہیئت مجموعی کئی حدیثوں سے ملا کر ثابت ہے اور قرآن شریف اس کو موید ہے +
اور یہ حدیث ماؤل ہے اس معنے میں کہ اور دُعاؤں میں اس طرح ہاتھوں کو اونچا نہیں کرتے
تھے جیسا پانی کی طلب میں + اور راوی اس روایت کے بخاری میں ایسے افقہ اور اثبت

نہیں ہیں جیسے دوسری روایت کے اسی باب میں ۔ وہ یہ ہے کہا بخاری نے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ قَالَا سَمِعْنَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

یعنی نقل کیا محمد ابن جعفر نے یحیٰی بن سعید اور شریک سے کہا انہوں نے کہ سنا ہم نے انس کو نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اٹھائے انہوں نے ہاتھ اپنے تو یہاں تک کہ دیکھی میں نے سفیدی آپ کے بغلوں کی ۔ اور پہلی روایت جس میں لا يرفع يديه في شيء من دعائه کی عبارت زیادہ ہے وہ قتادہ سے ہے سو موافق قتادہ کے نہ بھی روایت یحیٰی بن سعید قطان اور شریک قاضی کوفہ نے انس سے اثبات حدیث [illegible] تاویل کی نہیں ہے اور مطابق دوسری حدیثوں کے ہے ۔ اور قتادہ کی حدیث کو [illegible] عبارت کی زیادتی میں اور ثقات محدثین کو چھوڑ دینا اہل حق کا کام نہیں ۔ بلکہ اہل بدعت اہل ہوا کا یہی کام ہے کہ ایک دو راوی کی روایت پکڑ کر جماعت فقہاء مسلمین کی روایت کو ترک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی تقلید نہیں کرتے ہم خالص محمدی ہیں ۔ اور حال یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے مقلد ہیں اور معبود اپنا سوائے نفس کو ٹھیرایا ہے ۔ سو ایسوں کو غیر محمدیہ کہنا روا ہے جیسا کہ اصحاب محمد جونپوری کو غیر مہدویہ کہتے ہیں اور وہ آپکو مہدویہ فرقہ جانتے ہیں ۔ اور یہ بات حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جس کی بھلائی پر علماء امت شاہدی دیں وہ بھلا ہے اور جس کی برائی کی گواہی دیں وہ برا ہے کیونکہ وہ اللہ کے گواہ ہیں زمین میں ۔ سو ایسا ہی حال ہے ان لوگوں کا جن لوگوں کو فقہائے دین کی جماعت محمدی خالص جانیں وہ البتہ محمدی ہیں اور جن کو محمدی خالص نہ جانیں وہ ہرگز محمدی نہیں گو کہ وہ آپ کو محمدی کہا کریں ۔ ایک بے فہم نے ان میں سے اپنا نام عبد الحق محمدی رکھ کر کئی حدیثیں شافعی مذہب کی لوگوں کی روایت سے ترجمہ کی ہیں اس میں بے تامل لکھتا ہے کہ دو مثل سایہ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نماز منافقوں کی ہے مراد اس کی اس عبارت سے سارے فقہاء حنفی المذہب ہیں جنہوں نے تاکید کی ہے عصر کی تاخیر میں اور بد دل ہو چکے مسلمین کے نماز کو ادا نہیں کہتے [illegible] منافق نہیں سمجھا کہ وہ یہ کہا بکتا ہے اور کس سواد اعظم کو نفاق کی نسبت دیتا ہے اور [illegible]

صالحین میں سے خارج ہو کر شدذ کے باعث ناری ہوتا ہے حقتعالیٰ اسکو اور اُس کے بہکائے ہوؤں کو راہ مستقیم پر لاوے اور اپنے حبیب کی ساری اُمت پر رحمت کرے ۔

جس جس عالم دین نے اس ترجمہ کو دیکھا اس کو نفرین کیا اور جانا کہ وہ گمراہ ہوا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ سننے میں آتا تھا کہ بنارس اور عظیم آباد اور کلکتے میں بعضے لوگ گمراہ ہوئے ہیں اور حنفی مذہب سے خارج ہو کر ضلالت میں پڑے ہیں + سو اس ترجمے سے صاف معلوم ہوا کہ وہ سب سنت و جماعت کے مذہب سے نکل کر خوارج اور معتزلہ میں داخل ہو گئے + اگرچہ ان میں سے بعضے فریبی جب کوئی ان کو پکڑے اپنے تئیں حنفی ظاہر کرتے ہیں + خبردار رہو وہ حنفی ہرگز نہیں بڑے مکار تقیہ کرتے ہیں جہاں جیسا دیکھتے ہیں ویسا بن جاتے ہیں + اب اس رسالے کے خاتمہ میں ان فرقہ جدید الضلالۃ کے پتے اور نشان لکھ دینے ضرور ہوئے تو مسلمان سُنی لوگ اُنکو پہچان رکھیں اور ان کی گمراہی اور اغوا سے خوب بچے رہیں + بیان میں ان مسائلوں کے جو خاص خاص اس فرقہ بے اخلاص کے قیاسی ہیں + رد کیئے جاویں گے صحیح حدیثوں سے اور اجماع سے اور قرآن مجید کی آیتوں سے اور اس قیاس صحیح سے جس کا انکار کفر ہے

پہلا مسئلہ :۔ کہ قبر میں سوال خدا کی توحید اور محمدؐ کی تقلید اور اسلام کے دین سے ہوگا ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد حنبلؒ کو ہم کیوں مانیں

جواب :۔ اگر دین میں اتنا ہی فرض ہے کہ توحید اللہ تعالیٰ کی اور تقلید اسمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دین ہونا اسلام کا ہے تحقیقات لوازم ان تین مضمون کے آدمی جان لے تو اوّل یہ لازم آیا کہ ان کا پیشوا یزید بہت بڑا محمدی تھا کہ یہ لوگ اس کی پاپوش کے رتبہ کو نہیں پہنچے + اور امام حسین علیہ السلام کا باغی ہونا اُن کے مذہب ناصحیح کے باعث لازم ٹھہرا کہ انہوں نے ایسے بڑے محمدی خالص کے قتل کا ارادہ کیا تھا + اور جو کہیں کہ یزید حقتعالیٰ کی توحید کا ظاہراً انکار کرتا تھا تو جھوٹے ہیں کوئی مذہب والا اُن کو سچا نہ کہیگا + اور جو کہیں کہ وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقلید کا منکر تھا تو بھی جھوٹے ہیں + اور جو کہیں کہ وہ اسلام کو اپنا دین نہیں جانتا تھا تو بھی جھوٹے ہیں کوئی ان کو سچا نہ کہیگا بلکہ اُن کے مذہب سے صاف واضح ہوگا کہ امام حسین علیہ السلام کا ماننا یزید پلید پر سنت تھا اور دعوت کرنا اُن کا اس کو اور اس

کی قوم کو خالص دین محمدی کی طرف نہ تھا بلکہ اپنے نفس کی خواہش کی طرف تھا
پھر بعد اس کے یہ لازم آئیگا + کہ پیغمبر خدا نے جو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
کو سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فرمایا تھا وہ حدیث صحیح نہیں بلکہ موضوع ہے یا
پیغمبر علیہ السلام نے بھی اپنے نواسوں کی خاطر کچھ فرمادیا ہوگا اور خدا کے نزدیک وہ ایسے
نہ تھے + سو پہلی سمجھ سے تو یہ بتدع ہونگے اور دوسری سمجھ سے کافر مرتد + لیکن
ان بے دینوں کو کچھ پروا نہیں کہ یہاں اہل اسلام کی عملداری نہیں جو جی میں آتا ہے
بے دھڑک کہتے ہیں جاہلوں میں مولانا اور پیر صاحب کہلاتے ہیں معلوم رہے کہ پیغمبر کی
تابعداری کا بدوں خدا کی توحید کے کچھ اعتبار نہیں اور بغیر تابعداری پیغمبر کے خلفا
پیغمبر کی تابعداری ثابت نہیں ہوتی اور پیغمبر کے خلفاء وہی امام ہیں جو پیغمبر کی سنت
مشہورہ کو روشن کریں خواہ وہ بادشاہ ہوں یا وزیر یا امیر ہوں یا فقیر + پر دین کا علم
سچا ان کی ذات میں ہونا شرط ہے اور بے علمی اور کم علمی ایسے لوگوں کی جیسا یہ لا
مذہب لوگ ہیں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور ان کی خلافت کو راشدہ رہنے نہیں دیتے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی خُلَفَائِیْ
قِیْلَ وَمَنْ خُلَفَاءُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْنَ یُحْیُوْنَ سُنَّتِیْ
یُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ

یعنی رحمت اللہ کی ہو میرے خلیفوں پر پوچھا کون ہیں تمہارے
خلیفے یارسول اللہ فرمایا جو لوگ چلاتے ہیں میری سنت کو اور سکھاتے ہیں لوگوں کو

اور ایک روایت میں یُحِبُّوْنَ ہے یعنی دوست رکھتے ہیں میری سنت کو + اور یہ
مطابق ہے قرآن شریف کے سورہ نور میں دیکھ لے اور اس حدیث سے اور کئی
آیتوں اور حدیثوں سے امام حسین علیہ السلام کی لیاقت امام ہونے کی اور نالائقی یزید
کی ثابت ہے + اور یہ یقین ہوا کہ یزید پلید پر تابعداری امام علیہ السلام کی سنت تھی جب
وہ اُٹھے تھے دعویٰ کرکے امامت کا + پھر جب اس نابکار نے اور اس کے ہواخواہوں
نے یہ سنت ترک کی اور اُسے بُرا جانا غضب الٰہی سے وہ سب مردود ہوئے اور سارے
گمراہوں کے قیامت تک پیشوا بنے + اب جو کوئی کسی امام برحق کی تابعداری سے انکار
کرے گا + وہ یزید کا تابع ہے اور حشر اس کا اسی کے ساتھ ہوگا اگر بے توبہ مرے گا

حدیث میں آیا ہے

اَوَّلُ مَنْ یُبَدِّلُ سُنَّتِی مِنْ بَنِی اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ

یعنی پہلا وہ شخص جو بدلے گا میری سنت کو بنی اُمیہ سے کہینگے اس کو یزید یہ حدیث مسند رویانی میں ہے ابو الدرداؓ صحابی سے اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں ابی عبیدہ بن الجراح سے نقل کیا ہے +

اوران دونوں حدیثوں کو شیخ عبدالحق دہلوی مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ میں لائے ہیں + جان رکھو کہ پہلا رخنہ اسلام میں اور بدلنا دین اور سنت کا یہی ہے جو یزید نے کیا + یعنی امام برحق مجتہد کا نہ ماننا اور اس کو جھٹلانا اور مجتہد کی تقلید کا منکر ہونا اور آپ اپنی خواہش کا تابعدار ہو جانا اور اپنے ناقص علم پر مغرور ہو کر اس کا اور اس کی تابعدار جماعت کا اپنے تئیں محتاج نہ جاننا + اور یہ کہنا کہ جو معنے حدیثوں کے ہم سمجھیں گے اسی پر عمل کریں گے اماموں میں کیا بڑائی اور خصوصیت تھی کہ اُن کی سمجھ کے موافق ہم حدیثوں پر عمل کریں + سچ ہے کہ سوائے اس عیب کے یزید اور مروان میں کوئی دوسرا عیب ثابت نہیں کر سکتا کہ انہیں میں تھا اور ان کے غیر میں نہ تھا + غرض اصل یزیدیت اور مروانیت یہی ہے کہ فقہائے دین کی راہ چھوڑ کر اپنے نفس کی خواہش اور فہم کو پکڑے اور آیتوں اور حدیثوں کو اپنی طبیعت کے موافق عمل میں لادے + اور جو جو حدیثیں اماموں کی مدح اور تعریف میں آئی ہوں ان کو موضوع کہہ کر ان سے پیچھا چھڑا دے سو یہی طریق ہے ہر بدعتی کا رافضی کہتے ہیں کہ حدیث نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ موضوع ہے ابو بکر کی بنائی ہوئی + اور ناصبی کہتے ہیں کہ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا اِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا یَبْغَضُہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ علی کی اور علی کے شیعہ کی بنائی ہے + اور خارجی کہتے ہیں یہ بھی اور حدیث لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَرَفِیْقِیْ فِیْہَا عُثْمَانُ موضوع ہے + اور لا مذہب کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کی مدح میں کوئی حدیث ہو وہ موضوع ہے + اور نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے جواب میں فرمایا کہ میں ابو حنیفہ کو نہیں پہچانتا + اور بعضے لامذہبوں کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ جو بے شک حنفی المذہب تھے اپنا سا لا مذہب جانتے ہیں + اور پیچھے امام کے الحمد پڑھنے کا اور ایک مذہب پر التزام نہ کرنے کا فتوٰی ان سے بیان کرتے ہیں + مگر یہ بات محض غلط ہے کتاب تحفہ اثنا عشریہ

اور تفسیر فتح العزیز کی عبارت سے صاف ظاہر ہے + اور وہ اور سارے فقہاء دین ان لوگوں کی ایسی خرافات سے بیزار ہیں اور تھے + بلکہ مولانا عبد الحی نے قرآن شریف کا درس ان لا مذہبوں کے رد کرنے پر دلی میں شروع کیا تھا اور پہلے گور پرستی کا رد کیا آخر کو سارے لا مذہبوں پر ردّ قوی فرمایا کہ ان پر شدت سے گراں ہوا اور انہوں نے ایک بہتان باندھا + چنانچہ سب احوال اس ماجرے کا رسالہ اقامۃ السنۃ میں لکھا گیا ہے + اور اس وقت بھی پروردگار نے اپنے کرم سے اچھے اچھے علماء کو طرفین ملا سے حق پر جمع کر دیا تھا اور گور پرستی کو بالکل رد کر دیا تھا اور اب بھی اس مالک حقیقی نے اپنے فضل سے سارے فقہاء دین کو ان لا مذہبوں کے ردّ و قدح پر متفق کر دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ مَعَ سَیِّدِھِمْ اَجْمَعِیْنَ +

دُوسرا مسئلہ :- یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تعیین اور التزام ایک مذہب کا اپنے اوپر کر لینا حرام شدید اور بدعت سیئہ ہے اور شائبہ نصرانیت اور یہودیت کا ہے + اور اسی لئے حنفیوں کو جو آمین کے جہر کو مکروہ تحریمی جانتے اور اسرار آمین کو سنت کہتے ہیں اور اس مذہب کو عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن خطاب اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی طرف نسبت کرتے ہیں انہیں اہل کتاب سا جان کر لسنت بھیجتے ہیں + اور کہتے ہیں کہ یہودیوں کے جلانے کو ہم چیختے ہیں کہ کہیں اُن کے شرکی تقلید ٹوٹے اور لوگ عوام سن سنکر محمدی ہوتے جاویں جواب :- تعیین اور تشخیص سے مذہب کی کوئی وقت خالی نہیں رہا نہ پیغمبر خدا کی زندگی میں اور نہ بعد ان کے نہ صحابہ کے روبرو نہ بعد ان کے اس لئے کہ تابعداری وحی کی اصل دین ہے اور وحی کا معلوم ہونا بدوں پیغمبر کے فرمائے ہوتا نہیں اور پیغمبر کا فرمانا بغیر صحت روایت کے اور ثقہ اور صالح ہونے راوی کے ثابت ہونا محال ہے اور صالح ہونا راوی کا بہت مشکل سے تحقیق ہوتا ہے اور اس تحقیق میں بہت سے دقیقے ہیں + اور اسی جہت سے فقہا میں اختلاف پڑتا ہے + پھر آخر کو تقوی اور طہارت راوی کا ثابت کرنا ضرور ہوتا ہے اور جہالت اور عدم فقاہت راوی کی حدیث کو بے اعتبار کر دیتی ہے + سو اگر تعیین مذہب نہ ہووے تو اتباع وحی کا ہونا دنیا میں

محال ہو جاوے اور سارے لوگ مذبذب اور منافق ہیں + پس جب کہ شک اور ریب کو دین میں سے دور کرنا فرض ہے اور وہ بدول تحقیق قرار واقعی کے دور نہیں ہوتا تو فرض ہوا ہر شخص پر کہ اپنی تحقیق نہایت کو پہنچاوے اور طلب علم کی کرے + اور جب طلب علم کی نہایت کو پہنچے گی اسی دم تعیین مذہب کی ہو جاوے گی + اس لئے علم کہتے ہیں یقین کو اور ظن غالب کو سو جب یقین حاصل ہوگا یا ظن غالب ایک جانب کا تو وہیں ثابت ہوگا کہ یہ جانب حق ہے اور دوسری جانب مشکوک + امام اعمش نے ابراہیم تیمی سے نقل کیا اور اسنے اپنے باپ سے اس نے حضرت علی رضہ سے صحیفہ میں سے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا!

وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ كَذَا فِي الْبُخَارِيِّ
فِيْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ بِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ
عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

یعنی جو کوئی رفاقت اختیار کرے کسی قوم کی بے اجازت اپنے رفیقوں کے یعنی جماعت قدیمہ متولاۃ اپنی کو چھوڑ کر دوسری جماعت میں ملجاوے تو اس پر لعنت ہے خدا کی اور فرشتوں کی اور سارے آدمیوں کی قبول نہیں کیا جاتا اس سے کچھ کام نفل ہو وہ یا فرض ایسا ہی ہے بخاری میں باب حرم مدینہ میں محمد بن بشار کی روایت سے + اب اس روایت کی رُو سے صاف ظاہر ہوا کہ جب موالاۃ دنیائی میں یہ حال ہے تو موالات دینی میں سے جسے اتباع مذہب کہتے ہیں بدول اجازت ان کے نکل جانا بالضرور حرام شدید ہوگا۔ کہ حق سے طرف مشکوک کے جانا ہے + مگر یہ لازم نہیں کہ وہ جانب بے شک ناحق ہو کیونکہ مشکوک بھی بے شک ناحق نہیں ہے اور نہ بے شک حق ہے ۔ پس جو کوئی کہ دونوں جانب کو مشکوک جانے اور ایک جانب کو بھی یقین یا ظن غالب کیساتھ بے شک حق نہ سمجھے تو وہ ابھی تارک فرض کا ہے کیونکہ اس نے طلب علم کی جو اس پر فرض تھی ادا نہیں کی پھر جو کوئی اس فرض کا منکر ہو اس کے ایمان میں شک ہے اس لئے کہ طلب علم کے درمیان تمام اُمت مرحومہ کے بلکہ تمام اُمت اجابت کے فرض متفق علیہ ہے + اور حدیث طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بھی باتفاق فقہاء و محدثین

فرض ہونا علم کی طلب کا ہر ایماندار پر اس حدیث سے ثابت
کے صحیح ہے + اور
متیقن ہے بلکہ لا مذہبوں کے مذہب سے بھی ثابت ہے کہ علم کی طلب کو نہایت تک پہنچانے
اور کسی کی تقلید اور تحقیق کے بھروسے پر اکتفا نہ کیا جائے + سو اس میں بھی تعین ایک
راہ کی ہوئی دو راہوں میں سے + یعنے ایک راہ تعین مذہب کی اور دوسری راہ لاتعین
مذہب کی + سو جس نے تعین کو حرام کہا اس نے لاتعین کو فرض کہا + اور پھر اس سے
پوچھا جاوے گا کہ تو جب چار مذہب کے خلاف کو جائز اور مباح جانتا ہے اور اس کی حد
کچھ نہیں باندھتا تو بتلا کہ شیعہ کے مذہب کو جو اخباری ہیں اور تقلید اپنے مذہب کے
مجتہدوں کا روا نہیں رکھتے اور التزام کسی کے اجتہاد کا نہیں مانتے + اور کہتے ہیں کہ
جو خبر صحیح ہم کو پہنچی اس پر ہمارا عمل ہے کس دلیل سے رد کرتے ہو + اگر وہ کہے کہ ہم اپنے
راویوں کے کہنے سے ان کے راویوں کو برا جانتے ہیں اس لئے ان کی روایت پر اعتماد نہیں
رکھتے تو معلوم ہوگا کہ اس نے تعین تقلید کی اپنے راویوں کی مانی + اور اپنے مذہب کے
موافق حرام شدید اور بدعت سیئہ میں پڑا کہ غیر معصوم کی بات کو مثل معصوم کی بات
کے پکڑا اور آپ تحقیقات علمی بجا نہ لایا اور طلب علم کو جو فرض تھا ادا نہ کیا + اور ترک فرض
کو استحسان کر کے کافر بنا + پھر صادق آیا اس پر اور اس کی جماعت پر کہ وہی ہیں مصداق

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُہُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ
یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

کے معاذ اللہ من ذالک + غرض کہ تعین مذہب کی بالاتفاق فرض ہے اور
بدون اس فرض کے دین کی راہ نہیں چلتی + اور جو کوئی اسے فرض نہ جانے وہ علم
کو نہیں جانتا اور جہل اور علم میں اس کے نزدیک ابھی امتیاز حاصل نہیں + پس وہ
بمثل جانوروں کے ہے یا ان سے بھی زیادہ ضلالت میں پڑا ہے + کیونکہ ایسے لوگوں
پر اپنے فہم کے موافق تمام بہتر فرقوں کا رد کرنا بہت مشکل ہے + اور اسی جہت سے
ویسے مہمل لوگ سب مذہبوں اور ملتوں میں شک رکھ کر کہتے ہیں + کہ ہر ملا ہر کو
دیکھا رے بابا ہر کو ہر میں دیکھا + سو اب خوب یقین کر لو کہ یہ فرقہ جدید الملۃ جو آپ
کو محمدی کہتے ہیں اور ایک مذہب کی تعین کو بدعت سیئہ جانتے ہیں جامع ہیں بہتر فرقوں
کی نسبتوں کے درمیان اور پکے مخالف ہیں اہل سنت والجماعۃ کے + مگر جو کوئی ان میں

سے چاروں مذہب اور اہل حدیث کا متفق علیہ کام عمل میں لایا کرے اور مختلف فیہ کو چھوڑ دے وہ بڑا سُنی محمدی مسلمان ہے + اس کو کوئی بُرا نہ جانے گا اور حقیقت میں اہلحدیث قدیمی ایسے ہی تھے + مشہور ہے کہ دو دھ عورت کا پینے سے وُہ بچے آپس میں بہن بھائی ہوتے ہیں اور بکری وغیرہ کے دودھ سے نہیں + لیکن محمد ابن اسماعیل بخاری رح کو اسقدر احتیاط تھی کہ جو دو بچے بکری کے دودھ میں شریک تھے ان میں نکاح کا فتویٰ نہ دیا اور کہا کہ اور دل سے پوچھو پس اس میں کچھ فتوا نہیں دیتا + پس جو کوئی محدث اس درجے میں احتیاط کرے کہ کسی کے خلاف نہ کرے اور شبہ سے بھی دُور رہے اس کی بلا دور ہے اور وہ دونوں جہان میں مسرور رہے + اور جو لوگ شبہ کے سبب ریا کے واسطے عمل کریں یا مسئلہ مختلف فیہ میں فتوا جواز کا دیں جیسا بے لامذہب کرتے ہیں سو وہ کہاں اور طریق اہل حدیث کا کہاں + چہ نسبت خاک را با عالم پاک + خدا ہدایت کرے ہم سب مسلمانوں کو اور بچا دے ضلالت سے ہم کو + جان رکھو کہ آمین کو پکار کر کہنا امر مشکوک ہے اور جو کوئی اس کو حق جانتا ہے حنفی علماء اس کو خطا کار جانتے ہیں + پھر وہ اس درجے کو پہنچے کہ پکار کر آمین کے مشکوک جاننے والوں کو بدعتی اور اور گمراہ سمجھے تو وہ خطا کار نہیں بلکہ مبتدع ہے + اور پکار کر آمین کے مشکوک ہونے کا سبب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رض اور حضرت عمر رض فرماتے ہیں کہ آمین کا چپکے سے کہنا سنت میں سے ہے + اور حضرت علی المرتضیٰ اور بہت سے صحابہ رض آمین پکار کر نہیں کہتے تھے + اور فقیہوں کی روایت سے پیغمبر خدا صلعم کا پکار کے آمین کہنا ثابت نہیں ہوا اور جن حدیثوں سے بعضے محدّث پکارنا اس کا ثابت کرتے ہیں ان میں صریح لفظ جہر کا نہیں ہے اپنی اپنی عقلیں دوڑاتے ہیں کہتے ہیں کہ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا سے معلوم ہوا کہ جہر درست ہے حالانکہ یہ سمجھ ان کی بے جا ہے + اسی حدیث کے معنے پیغمبر خدا صلعم نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْن یعنے جب امام کہے + غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تو تم کہو آمین اس کے آمین کہنے کے منتظر نہ رہو کہ وُہ چپکے کہے + یعنی جب وُہ اس لفظ تک پہنچے تو تم آمین کہو اور اس لفظ سے یہ بھی نہیں نکلا کہ تم پکار کے آمین کہو + اور جس حدیث میں لفظ مد صوت کا ہے اور وہ حدیث ایک صحابی اعرابی

غیر فقیہہ سے روایت ہے + اس میں بھی اختلاف کیا ہے اس کے راویوں نے سفیان
نے سلمہ ابن کہیل سے نقل کیا ہے کہ مَدَّ صوتَ کی + اور شعبہ نے روایت کیا ہے مذہب
امام اعظم کے موافق کہ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ یعنی پست کی پیغمبر خدا صلعم نے اس کے ساتھ
اپنی آواز یعنی چپکے آمین کہا + اور یہ اختلاف ترمذی میں مذکور ہے + پر ترمذی نے اپنے
فہم سے ترجیح دی ہے جہر کو + سو ترمذی کی فہم ہم پر کچھ حجت نہیں حضرت امام
اعظم کے فہم کے سامنے + اور ایک دلیل اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کے موافق مذہب
محدثوں کے یہ ہے + کہ بخاری رح باوجود اطلاع کے اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح میں نہیں
لائے بلکہ دیدہ دانستہ چھوڑ دیا بلکہ بَابُ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ ہی کو نہ لائے + اور جو حدیث
ابوہریرہ رض کی اشارت کرتی ہے اس پر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اس
طرح کہ پاس والے آدمی نے صف اول میں سنا وہ بھی بخاری کی شرط کے موافق
صحیح نہیں + اور وہ جو بخاری نے فعل عبد اللہ رض بن زبیر کا اور ان کے مقتدیوں کا ذکر
کیا ہے بطور تعلیق کے بے سند کے کہ اس نے پکار کے آمین کہا اور اس کے مقتدیوں
نے بھی کہ مسجد یعنی مسجد الحرام گونج گئی + سو قصہ اس کا یہ ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رض
کو حجاج ثقفی مردود نے گھیرا تھا مکے میں اور ان ظالموں نے ان سے لڑائی کی اس وقت میں
بددعا کرنی اور آمین پکار کے کہنی ان پر درست تھی اور ایسے حال میں اب بھی سب کو
درست ہے + اور قطع نظر اس کے عبد اللہ بن زبیر رض پیغمبر خدا صلعم کی وفات کے وقت میں
دس برس کے تھے پھر فعل ان کا عبد اللہ بن مسعود رض کے فعل کے ساتھ کہ صحابہ کبیر تھے کیونکر
مقابل ہو سکتا ہے + اور حضرت عمر رض کے قول سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ چپکے کہنا آمین کا رسول
اللہ کی سنت میں سے ہے + سو ایسے شبہات کو علماء حنفیہ موجب شک کا سمجھ کر ترک
کر دیتے ہیں اور یقین اور ظن غالب پر عمل کر کے راہ امن کی اختیار کرتے ہیں + مگر جو کوئی مشکوک خبر
کو عمل میں لاتا ہے اور ان کے علماء کو بدعتی نہیں کہتا اس کو بھی سنیوں میں گنے جاتے
ہیں + اور جو کہے کہ اس مسئلے میں حنفی لوگ تارک سنت ہیں اور آمین پکار کر نہ کہنا بدعت
ہے + جیسا بعضے جاہل لامذہب اپنے پیروی کرنے والوں سے یہاں تک کہتے ہیں کہ
مدلول اس طور کے نماز درست نہیں سو ایسوں کو البتہ بدعتی جانتے ہیں اور گمراہ + اب
اس فرق کو خوب یاد رکھنا چاہیے اور نالائق بیہودہ جاہلوں سے بکواس اور تکرار نہ کیجیے

کیونکہ یہ لوگ ازلی اندھے اور بہرے ہیں ضد اور نفسانیت کے سبب ان کو کچھ نہیں سوجھتا

تیسرا مسئلہ :- یہ ہے کہ جہاں ان پر ثابت ہوا کہ یہ حدیث ترمذی یا ابو داؤد یا نسائی یا ابن ماجہ یا مسلم یا بخاری یا مشکوٰۃ المصابیح کی ہے + پس خاطر جمعی سے جان لیتے ہیں کہ یہی مسنون ہے + اور یہ نہیں جانتے کہ بہت سی حدیثیں ان کتابوں میں مختلف اور مضطرب اور منسوخ ہیں + اور ہرگز یہ ثابت نہیں کہ یہ کتاب والے کون کون سی حدیث پر عمل کرتے تھے اور کون کون حدیثوں کو فقط روایت کیا ہے - آیا یہ عقیدہ ان کا محدثوں کے نزدیک صحیح ہے یا بدعت +

جواب :- یہ عقیدہ اُن کا تقلید ہے صاحب مشکوٰۃ کی عفی اللہ عنہ کہ اس بزرگ کا بھی یہی عقیدہ خطبہ سے معلوم ہوتا ہے + مگر بخاری اور مسلم کے نزدیک یہ بات بیشک خلاف ہے ان کے نزدیک ایک کے بھروسے پر دین کا مان لینا صحیح نہیں + اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ بھی جائز نہیں رکھتے کہ کسی کے بھروسے پر تحقیق میں اکتفا کرے + پس جو کوئی ایسا ہے وہ صاحب مشکوٰۃ کا مقلد ہے اور جو کہتے کہ ہیں اس کا بھی مقلد نہیں تو لازم ہے اس کو کہ رفع یدین کی حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دے - کہ مسلم میں اثبت الروایت موجود ہے رفع یدین کے منع پر - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی ہے سرکش گھوڑوں کے دموں کے ہلانے سے + اور فرمایا ہے اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ یعنی سکوت اختیار کرو نماز میں + اب کسی نادان کے کہنے سے قیاسی بات نہ بنا دے کہ یہ رفع یدین تشہد میں تھا - یہاں ذرا خوب غور کرے دیدہ و دانستہ نادان نبنے کہ سرکش گھوڑے بیٹھ کر دم ہلاتے ہیں یا کھڑے ہو کر + اور طحاوی محدثؒ جو بخاریؒ اور مسلمؒ کا خوب جاننے والا تھا اس نے نقل کی ہے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے سوائے پہلی دفعہ کے رفع الیدین نہیں کی + پس روایت کرنا زہری کا سالم سے اور سالم کا ابن عمرؓ سے حدیث رفع الیدین کو رکوع سے ادھر اُدھر کچھ سنیت کو اس کی پیدا نہیں کرتا + اور یہی حال ہے ان لامذہبوں کا ساری مختلفوں میں کہ آج تک ایک عمل مختلف بھی دلیل قوی کے ساتھ صاف سچے نہیں ہوئے + اور کسی مسئلے میں حنفیوں کو حدیث صحیح کی رُو سے الزام نہ دے سکے + اب امید ہے کہ ایسے جاہل نفسانی کج فہم اللہ چاہے تو حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو بزور قائل ہوں گے + اور اپنی بیہودہ تقریروں سے اور ہٹ کی

باتوں سے تھکیں گے اور حنفی محمدی کہلاویں گے + اور ان کے بُرے عقائد کی کیفیتیں اور
اور رسالوں میں لکھی گئی ہیں + مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسوں کے مکر اور فریب سے اپنے تئیں
بچاویں اور ان کے مکاید کے جال میں نہ پڑیں + اس رسالے میں اس قدر بیان عقل
والوں کے لئے بس ہے + اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

یہ وہ فتویٰ ہے جس کو شیخ احمد اللہ بنارسی نے حرمین شریفین زادہما اللہ
شرفاً کے درمیان بڑی سعی اور محنت سے ۱۲۵۷ھ درست کروایا تھا + اس کا سبب
یوں ہوا تھا کہ کئی لا مذہب والے جہاز پر جاتے وقت ان کے ساتھ بیہودہ تقریر
کیا کرتے تھے اور اپنی شرارت سے باز نہ آتے تھے + آخر وہ جب حرمین شریف میں
پہنچے علماء اور مفتیوں سے وہاں کے یہ معاملہ ظاہر کیا + مفتیوں نے فرمایا کہ اگر یہ
بات ثابت ہوگی تو ان بیہودہ نالائقوں کو موافق حکم شریعت کے خوب سزا دی جائے
گی ان کو بتلا دو اور حاضر کرو + جب یہ خبر ان لوگوں کو اور اُن کے بعضے بزرگ
پیشواؤں کو جن کی اعانت پر بھروسہ رکھتے تھے پہنچی گھبرائے اور شیخ موصوف سے
بہ التجا و الحاح پیش آئے اور ان کے وہاں کے پیشواؤں نے مولوی صاحب
کے روبرو اپنے افعال و عقائد نابکار سے توبہ کی + اور اپنے اعتقاد کو موافق
طریق سنت و جماعت کے بمہر و دستخط اپنے لکھ دیا + اور اپنے تئیں حاکم شرع کے
پنجے سے بچایا + اور پہلا فتوا علمائے حرمین شریفین کا جس میں سے پانچ سوال و جواب اخذ
کئے جن کو بعینہ پہلے اس کتاب میں لکھا ہے اس کو منشی حسن علی بنارسی نے ۱۲۵۶ھ
میں بمہر و دستخط علمائے موصوفین کے وہاں حاصل کیا تھا +

مَا قَوْلُ عُلَمَاءِ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ فِیْمَا یَقُوْلُہٗ بَعْضُ عُلَمَاءِ
الْعَصْرِ مِنْ اَهْلِ الْهِنْدِ اَنَّهٗ لَا یَجِبُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ تَقْلِیْدُ
اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَاِنَّمَا یَجِبُ عَلٰی کُلِّ شَخْصٍ الْعَمَلُ بِالْحَدِیْثِ
لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَاْمُرْنَا بِاتِّبَاعِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَلَا غَیْرِهٖ بَلْ اَرْشَدَ
اِلٰی اتِّبَاعِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

وَالْعَمَلُ بِمَا رُوِیَ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُوْنَ
مَنْ قَلَّدَ اَحَدًا مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ فَقَدْ خَالَفَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی
بِلَا مِرْیَةٍ فَیَجِبُ عَلٰی کُلِّ عَاقِلٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِمَا فِی الْحَدِیْثِ وَمَا
لَمْ یُوْجَدْ فِی الْحَدِیْثِ فَیَسْتَنْبِطُهٗ بِعَقْلِهٖ وَفَهْمِهٖ فَتَرَکُوا الْعَمَلَ
بِکُتُبِ الْفِقْهِ بِالْکُلِّیَّةِ وَصَارُوْا یَعْمَلُوْنَ بِالْحَدِیْثِ وَالْاِسْتِنْبَاطِ
مَعَ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَا یُمَیِّزُوْنَ بَیْنَ صَحِیْحِ الْحَدِیْثِ وَضَعِیْفِهٖ وَلَا یَعْرِفُوْنَ
قَوَاعِدَ اُصُوْلِ الْحَدِیْثِ وَیُسَمُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بِالْفِرْقَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَ
یَطْعَنُوْنَ عَلٰی مُقَلِّدِیْ اَحَدِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَمَعَ ذٰلِكَ یَرْفَعُ
یَدَیْهِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَبَعْدَهٗ یَجْمَعُ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ
بِلَا عُذْرٍ وَیَتَعَوَّذُ وَیُبَسْمِلُ وَیُؤَمِّنُ جَهْرًا مَعَ اَنَّهٗ لَا یَتَوَضَّؤُ
مِنْ مَسِّ الذَّکَرِ وَالْمَرْاَةِ وَیَقُوْلُوْنَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَنَا بِهٰذِهِ
الْاَفْعَالِ الْاَحَادِیْثُ الصَّحِیْحَةُ وَلَمْ تَبْلُغْ اَبَا حَنِیْفَةَ اَصْلًا + فَمَا
قَوْلُکُمْ فِیْ مِثْلِ هٰؤُلَاءِ النَّاسِ هَلْ یُعْتَمَدُ عَلٰی قَوْلِهِمْ وَ
تَرْكِ التَّقْلِیْدِ رَاْسًا اَمْ قَوْلُهُمْ بَاطِلٌ عَاطِلٌ مُخَالِفٌ بِمَا اتَّفَقَ عَلَیْهِ اَئِمَّةُ الْمَذَاهِبِ
الْاَرْبَعَةِ فَنَحْنُ فِیْ حَیْرَةٍ تَامَّةٍ وَلَا یَکْشِفُ عَنَّا هٰذِهِ الشُّبْهَةَ
اِلَّا قَوْلُکُمْ وَکِتَابَتُکُمْ وَاَنْهَارُکُمْ وَلْیَکُنْ جَوَابُکُمْ عَلٰی وَجْهِ
التَّیَقُّظِ لِمَنْ یَکُنْ عَلٰی نَهْجِ الْحَقِّ فَیَکُوْنَ زَاجِرًا لَهٗ عَنْ غَیِّهٖ
وَضَلَالِهٖ اَفِیْدُوْنَا اَثَابَکُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ +

ترجمہ: کیا فرماتے ہیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علما اس بات میں کہ کہتا ہے بعضا اس زمانے کا عالم ہند کا کہ نہیں واجب ہے کسی مسلمان پر پیروی کرلی کسی امام کی ان چاروں اماموں میں سے + اور سوائے اس کے نہیں کہ واجب ہے ہر شخص پر عمل کرنا حدیث پر اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں حکم کیا ہم کو تابعداری اور پیروی کرنے میں امام ابوحنیفہ اور انکے سوائے کسی کی + بلکہ ارشاد فرمایا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی طرف اور عمل کرنے کو اس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے + اور کہتے ہیں وہ کہ جس نے تقلید کی کسی امام کی ان چاروں اماموں

پس تحقیق منی لعنت کی اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی بلا شبہ سو وہ جب بھی حدیث
پر عمل کرے اس چیز کے ساتھ جو حدیث میں ہے اور جو چیز بنائی جاوے حدیث میں ایسا ہے
اس کو اپنی عقل اور سمجھ سے پس چھوڑ دیا انہوں نے عمل کرنا فقہ کی کتابوں پر بالکل حالانکہ
لکھتے ہیں وہ حدیث پر اور نکالتے ہیں مسئلے اپنی عقل سے باوجود اس کے کہ ان کو علم نہیں ہے
کہ کون سی حدیث صحیح ہے اور کون سی ضعیف اور نہیں جانتے وہ اصول حدیث [illegible]
اور کہتے ہیں وہ فرقہ محمدیہ اور طعنہ مارتے ہیں وہ تقلید اور پیروی کرنے والے پر
کسی امام کے ان چاروں اماموں میں سے + اور ساتھ اس کے دعوت کرتے ہیں اور بلاتے
ہیں لوگوں کو اپنی رائے کی متابعت کرنے کے لئے اور تقلید کے چھوڑ دینے [illegible]
پھر گمراہ کیا بہتوں کو + اور بعضے ان میں سے کہلاتا ہے حنفی اور باوجود اس کے [illegible]
رفع یدین رکوع کرنے کے پہلے اور اس کے پیچھے اور جمع کرتا ہے دو قول نمازوں کو [illegible]
پڑھتے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین کہتے ہیں نماز میں زور سے چلا کر اور وضو [illegible]
ٹوٹنا چھونے سے آلت کے اور عورت کے + اور کہتے ہیں وہ کہ تحقیق ثابت ہوئی ہے [illegible]
نزدیک اور پہونچی ہیں ہم کو ان اعمال کے کرنے کو حدیثیں صحیح اور نہ پہونچیں ابو حنیفہؒ کو وہ
حدیثیں بھلا پس کیا ہے تمہارا حکم ان لوگوں کے حق میں کیا اعتماد کیا جاوے ان کے
قول پر اور چھوڑ دی جاوے تقلید یا قول ان کا باطل اور بیہودہ اور مخالف ہے اس
چیز کے کہ تصریح کی ہے ائمہ چاروں اماموں نے + پس ہم بڑی حیرت میں پڑے ہیں اور
نہیں دور ہوتا ہم سے یہ شبہ مگر کہنے اور لکھنے سے تمہارے اپنی اپنی مہروں کے
ساتھ [illegible] جواب تمہارا اس طور پر کہ ہوشیار ہووے غفلت سے وہ شخص جو نہیں
ہے طریق حق پر اور باز آوے اپنی گمراہی سے + فائدہ پہنچاؤ ہم کو جزا دیوے تم
کو اللہ بہشت +

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

الجواب :- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اِعْلَمْ اَیُّھَا السَّائِلُ اَرْشَدَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکَ لِلصَّوَابِ
وَوَفَّقَنَا لِاِتِّبَاعِ مَا جَاءَتْ بِہِ السُّنَّۃُ وَنَطَقَ بِہِ الْکِتَابُ
اِنَّ مَا خَنَعَ اِلَیْہِ مَنْ ذَکَرَ مِنْ سُلُوْکِ سُبُلِ الْغَوَایَۃِ وَحَمَلَھُمْ

غيرهم على ترك طريق الهداية ومنعا بعضهم على ترك
التقليد لاحد الائمة الذين هم هداة الامة من المنكر
الشنيع والباطل الفضيع لا يلتفت اليه فضلا عن ان يعمل عليه
واللازم على من ليس له اهلية الاجتهاد المطلق على قول جمهور
الفقهاء والمحدثين والاصوليين تقليد واحد من الائمة الاربعة
دون غيرهم لتواتر مذاهبهم والاصل في ذلك قوله
تعالى فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في
الدين الاية وقوله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول
واولي الامر منكم سواء حملوا على العلماء او الامراء والواجب
على ولاة الامور وفقهم الله وضاعف لهم الاجور اذا رفع
اليهم ما هم منطوون عليه من الاضلال منعهم عنه وردهم
الى سنن الاحوال وتاديبهم بما يليق بامثالهم لينزجروا
هم وسواهم عن قبيح قولهم وفعلهم رجاء الثواب الجزيل
من الملك الجليل والله سبحانه الهادي الى سواء السبيل
وهو حسبنا ونعم الوكيل كتبه المفتقر عبد الله بن محمد
الميرغني الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله تعالى لهما
مستغفرا عبد الله حامدا مصليا مسلما الحمد لله وحده اللهم هداية
للصواب نعم ما ذكر في الجواب موافق لمذهب اهل السنة
والجماعة ومن يقول بخلاف ذلك فهو ضال مضل جاهل
معاند فعلى الحاكم تعزيره بما يليق بامثاله وهو ماجور على
ذلك والله اعلم كتبه الفقير لربه محمد عمر بن ابي
بكر الرئيس الشافعي مفتي مكة المكرمة كان الله عليه

محمد عمر بن ابو بكر الرئيس

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد

سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بَيَانُ جَوَابِ هٰذَا السَّوَالِ اِنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ مِنَ الْمُكَلَّفِيْنَ اَنْ يُقَلِّدَ وَاحِدًا مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ مَعَ اِعْتِقَادِ اَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلَى الْحَقِّ وَالصَّوَابِ فَلَا يَجُوْزُ تَقْلِيْدُ غَيْرِهِمْ وَلَوْ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ لِاَنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تُدَوَّنْ وَلَمْ تَنْضَبِطْ وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّسْتَقِلَّ بِنَفْسِهٖ وَرَائِهٖ وَاجْتِهَادِهٖ وَاِرَادَّعَائِهٖ اِتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لِاَنَّ الْاِجْمَاعَ اِنْعَقَدَ عَلٰى اِتِّبَاعِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ ـــــــــ اَلْاِمَامُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْاِمَامُ مَالِكٌ وَالْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ فَلَا يَجُوْزُ تَقْلِيْدُ غَيْرِهِمْ بَعْدَ عَقْدِ الْاِجْمَاعِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ مَذَاهِبَ الْغَيْرِ لَمْ تُدَوَّنْ وَلَمْ تَنْضَبِطْ بِخِلَافِ هٰؤُلَاءِ فَاِنَّهُمْ اَحَاطُوْا عِلْمًا بِاَقْوَالِ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ اَوْ غَالِبِهَا وَعُرِّفَتْ قَوَاعِدُ مَذَاهِبِهِمْ وَدُوِّنَتْ وَخَدَمَهَا تَابِعُوْهُمْ وَحَرَّرُوْهَا وَصَارَتْ مُتَوَاتِرَةً لِيَخْرُجَ فِي الْاَحْكَامِ الْفَرْعِيَّةِ مِنْ عُهْدَةِ التَّكْلِيْفِ بِهٰذَا التَّقْلِيْدِ لِاَنَّ لِمَذَاهِبَ لَا تَمُوْتُ بِمَوْتِ اَصْحَابِهَا وَالْاَصْلُ فِيْ هٰذَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَلَّدَ عَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ سَالِمًا فَقَدْ عُلِمَ مِنْ هٰذَا اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّخْرُجَ عَنْ اِتِّبَاعِ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ لِاَنَّهٗ خَرْقٌ لِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ الْمُعْتَدِّ بِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا اَنْ يَّدَّعِيْ اَنَّهٗ يَقْتَدِيْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَصِلْ اِلٰى مَا وَصَلَ اِلَيْهِ الْاَئِمَّةُ الْاَرْبَعَةُ مِنْ مَعْرِفَةِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اُصُوْلِ اَحْكَامِ الْكِتَابِ السُّنَّةِ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى حُسْنَ التَّوْفِيْقِ لِاِتِّبَاعِ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ وَالتَّحْقِيْقِ اٰمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَجِبُ اُوْلِي الْاَمْرِ ضَاعَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مَزِيْدَ الْاَجْرِ اَنْ يَّمْنَعَ ذٰلِكَ الْمُبْتَدِعَ الْخَارِجَ عَنِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ

بسوء ابتداعهم أن يتردد عند ذلك إلى تقليد واحد من
الأئمة الأربعة فإن لم تمتثل أدبه الأدب اللائق بحاله و
الله تعالى أعلم + كتبه الفقير إلى الله تعالى محمد المرزوقي
مفتي المالكية بمكة المشرفة

محمد المرزوقي

الحمد لله الذي جعل الحق في اتباع الأئمة الأربعة المهتدين
الذين دلت الأحاديث الصحيحة على فضلهم تلويحا وإشارة
من سيد المرسلين ومن خالفهم كان من المبتدعين ما أتى
به الأفاضل المفاتي الثلاثة هو الصواب لأن المقلد لأحد
للأئمة المذكورين في جميع فروعاته الفقهية لم يخرج عن
السنة الكتاب ومن خرج عن تقليدهم أو خلط فروع مذهب
غيره مع فروع المذهب المنسوب إليه بلا ضرورة فذلك
جاهل عن الأحاديث الصحيحة والفرقان لأن في بعض الصور
المذكورة في السؤال يكون العمل باطلا في بعضها مكروه وكذا
حكم سائر فروعاته ولا شك أن هذا من إغواء الشيطان
ومن اتبع هؤلاء المضلين كان في الخسران فواجب على الحكام
أيّد الله بهم أمور الإسلام تأديب الزاعمين على مضمون
السؤال بما يقتضيه رأيه السليم على قدر مراتبهم مع
ملاحظة الأمر القبيح والإضلال الشنيع الذي صدر منهم
في إغواء المسلمين عن الصراط المستقيم وصلى الله على سيدنا
محمد وآله وصحبه وسلم. أمر بتحرير هذه العبارة محمد
ابن الشيخ يحيى مفتي الحنابلة بمكة المشرفة

محمد ابن يحيى مفتي الحنابلة

جواب :- ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ وعلماءھا عن السؤال المذکور حق وانا متقلد ابی حنیفۃ رح محمد مراد ابن لطف علی

یہ مفتی ہیں شہر کلکتہ کی بڑی عدالت کے

ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ وعلماؤھا حق فی ھذہ الفتوی وانا علی مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی کتبہ عبد اللہ اللاھوری الحنفی +

ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ وعلماءھا حق فی ھذہ الفتوی وانا علی مذھب الامام الجلیل الاعظم ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی کتبہ فقیر عبد الحلیم ابن مولوی انس مرحوم عفی اللہ عنہ

یہ بمبئی میں رہتے ہیں

ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ وعلماءھا حق فی ھذہ الفتوی وانا علی مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی کتبہ محمد افضل بن محمد فضل

این مسئلہ مثبتہ مواہیر مفتیان ائمہ اربع علماء مکہ معظمہ در سنہ ۱۲۵۶ ہجری قدسی صلعم جہت اسکات بسیاری از مردم کم علم وکج فہم جویندگان وسیلہ نجات کہ باغوای بعضے از مردمان کم علم ونفسانی ترک تقلید در ورطہ ہلاک افتادہ بودند مرتب ومکمل شد چنانچہ اکثری ازاہل ہند کہ خود را محمدی نام نہادہ بودند بدریافت آنکہ فی الحقیقت حنفی وشافعی تبعہ دیگر ائمہ مذکورین محمدی ہستند رجوع از قول وفعل خود کردند فقط

محمد صاحب علی

حررہ آثم محمد صاحب علی اعظم گڈھی عفا عنہ الکریم

الحمد للہ ما تقررہ العلماء الجہابذۃ وحررہ الفضلاء الاماثل من وجوب تقلید احد الائمۃ الاربعۃ فی ھذا الزمان بل من بعد اربع مائۃ من سنین ھو الصواب الذی لا مریۃ فیہ والحق الذی لا عدول عنہ حیث لم یکن الآراء متفقۃ بشہادۃ قولہ تعالی ولا یزالون مختلفین وقد اخبر الشارع

بِمَا يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ اِعْجَابِ كُلِّ ذِيْ رَايٍ بِرَائِهِ
وَاَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ السَّوَادِ الْاَعْظَمِ وَاَخْبَرَنَا بِاَنَّ الذِّئْبَ اِنَّمَا
يَاْكُلُ الْقَاصِيَةَ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ عِلْمِهِ
الْاَزَلِيِّ الْقَدِيْمِ قَدْ عَلِمَ مِنَّا ذٰلِكَ وَاَرْشَدَنَا بِقَوْلِهِ فَاسْئَلُوْا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلَمْ يَقُلْ كُلُّ ذِيْ ذِكْرٍ بَلْ
اَمَرَنَا بِاَهْلِ الذِّكْرِ وَلَا شَكَّ اَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى
رَايٍ وَاحِدٍ مُصِيْبٍ مُزِيْلٌ بِكُلِّ شُبْهَةٍ وَضَلَالَةٍ وَرَافِعٌ بِكُلِّ
جِهَالَةٍ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَ اَرْبَعِ مِائَةٍ
فِي الْاَزْمِنَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَاخِّرَةِ دَعْوَى الْاِجْتِهَادِ فَهِيَ مَرْدُوْدَةٌ
عِنْدَ النُّقَّادِ مُوْجِبَةٌ بِكُلِّ فَسَادٍ وَدَاعِيَةٌ اِلٰى كُلِّ اِفْسَادٍ مَعَ
اَنَّ فِيْهِ اِعْجَابُ كُلِّ ذِيْ رَايٍ بِرَايِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ تَعَالٰى
الْاِسْتِنْبَاطَ اِلَّا لِاَهْلِ الْقُرُوْنِ الْاَوَّلِ فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ
وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ بَعْدَ قَرْنِ
الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ اِلَّا الْاَئِمَّةَ الْاَرْبَعَةَ بِدَلِيْلِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَئِمَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ ثُمَّ
يُسَلَّمُ لِكُلِّ شَخْصٍ اِسْتِنْبَاطُهُ بَلْ يُرَدُّ مَا خَالَفَ الْحَقَّ
وَالصَّوَابَ وَلَمْ يَتَّفِقِ الْاُمَّةُ عَلٰى قَبُوْلِهِ وَقَدْ اَخْبَرَنَا
مَوْلَانَا جَلَّ جَلَالُهُ فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ بِاَنَّهُ شَرَعَ لَكُمْ
مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهِ نُوْحًا اَلْاٰيَةَ ذَكَرَ فِيْهِ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا
فِيْهِ وَقَدْ تَتَبَّعْنَا وَاسْتَقْرَيْنَا بِكُلِّيَّةِ اَفْكَارِنَا وَنِهَايَةِ اَبْصَارِنَا
وَتَوْجِيْهِ بَصَائِرِنَا اَنَّ الْاَمْرَ لَمْ يَتَّفِقْ عَلٰى قَبُوْلِ قَوْلِ اَحَدٍ
مِنَ الْاَئِمَّةِ السَّابِقِيْنَ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَالصَّحَابَةِ الْكِرَامِ
اِلَّا مَا كَانَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ فَاِنَّ اَقْوَالَهُمْ مُتَّبَعَةٌ
وَلَمْ يَقُلْ بِبُطْلَانِ مَا قَالُوْا اَصْلًا وَلَمْ يَخْتَلِفْ اِثْنَانِ فِيْ فَضْلِهِمْ

ونهاية جهدهم وورعهم وصدق لهجتهم ومزيد
مهجتهم في ايثار محبته لله تعالى على من سواه ولم
يغترهم الدنيا ولم تغترّ بهم الوساوس الشيطانية
المضلة بل اتفقوا على جلالتهم وعظيم شانهم فما اتفقوا
عليه هو الحق وما بعد الحق الا الضلال ومما يدل على وجوب
التقليد والمنع عن النظر في الاجتهاد ولو ما اخرج الرزين
العبدري عن ابن مسعود قال من   فليستن بمن قد
مات فان الحي لا تؤمن عليه الفتنة وهذا ابن مسعود يقوله
في ايام خلافة سيدنا عمر لانه توفي في خلافة عثمان رضي
الله عنه وينفر الناس من اجتهاده ويامر بتقليد من تقدمه
فما ظنك بهذه الاعصار المتاخرة التي استولى علينا فيها
حب الدنيا والشهوات والحمق والرعونة واعجاب كل ذي راي برايه
فمن منع من التقليد فهو حمار بليد وعن الصراط المستقيم بعيد
وعلى مطي الضلالة قعيد اعاذنا الله من الموبقات وتفضل علينا
باتباع الشريعة سيد سادات وافخر الموجودات وتقليد من لم
يختلف في فضلهم اثنان ولم ينسخ مذاهبهم ما تكرر
الجديدان بل ينسب الى الحماقة والضلالة والجهالة
والسفاهة والخذلان من شق عصاهم وخالف امرهم في
كل عصر وان ونسأل الله التوفيق والسداد والهداية والرشاد
واتباع سنة خير العباد صلى الله تعالى عليه واله وصحبه
وسلم قاله بفمه وامر برقمه شيخنا العالم العلامة الحبر
الفهامة الشيخ محمد عابد السندي مولدا الانصاري اصلا
والحنفي مذهبا المدني موطنا ومسكنا ابقاه الله تعالى ونفعنا
الله تعالى به

وفق لجميع الحامد عبده محمد عابد

سب تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے جو تقریر کی ہے دانا عالموں نے
اور استاد فاضلوں نے چاروں اماموں میں سے ایک امام کی تقلید واجب ہونے پر اس زمانے میں
بلکہ چار سو برس ہجری کے بعد وہی صواب ہے جس میں شک نہیں اور حق ہے کہ سر پھرانا
اس سے بہتر نہیں اس واسطے کہ لوگوں کی عقل متفق نہیں ہے ایک بات پر شاہد ہے اس پر
قول اللہ تعالیٰ کا وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِيْنَ یعنی ہمیشہ یہ لوگ اختلاف کرتے رہیں گے
اور بیشک خبر دی شارع نے اس سے جو ہوگا آخری زمانے میں کہ خوش ہوگا ہر ایک سمجھ
والا اپنی اپنی سمجھ سے + اور حکم کیا ہم کو کہ متابعت کریں بڑے گروہ کی اور خبر دی اس نے ہم
کہ اَلذِّئْبُ يَاكُلُ الْقَاصِيَةَ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنی بھیڑیا نہیں کھاتا مگر اس کو
جو دور ہوا اپنی جماعت سے اور جو الگ ہوا جماعت سے وہ گر پڑا آگ میں + اور اللہ تعالیٰ نے
اپنے علم ازلی قدیم سے جانا ہم میں اس کو اور ہدایت کی ہم کو اپنے کلام سے فَاسْئَلُوْا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہیں جانتے + اور نہ فرمایا
كُلَّ ذِي ذِكْرٍ یعنی ہر علم والے سے بلکہ فرمایا پوچھو اہل ذکر سے + اور بیشک وہ لوگ
ہیں جو متفق ہیں ایک رائے صواب پر کہ دور کرنے والی ہے وہ ہر طرح کے شبہ اور گمراہی کو اور
اٹھانے والی ہے ہر قسم کی جہالت کو اور وہ سیدھی راہ ہے ایسی جس کی طرف اشارہ ہے
اللہ تعالیٰ کے قول کا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور کسی کے اجتہاد کا دعوا درست نہیں
بعد چار سو برس کے پہلے اور پچھلے زمانے میں + پس یہ دعوا مردود ہے داناؤں کے نزدیک اور
فساد کا موجب ہے اور بلانے والا ہے فساد ڈالنے کی طرف ساتھ اس بات کے کہ اس
زمانے میں خوش ہوتا ہے ہر ایک سمجھ والا اپنی سمجھ سے + اور ذکر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی
کے مسائل نکالنے کو مگر پہلے اہل قرون کو اپنی کتاب عزیز میں اور رجوع کرنے کو رسول
کی طرف اور اولوالامر کی جو اہل قرون سے ہیں اس واسطے کہ وہ جانتا تھا ان کو جو ان میں
سے مسئلے نکالیں گے + پس خبردار رہو مسئلے نکالنے سے مگر وہ شخص کہ پہنچا رتبہ کو اولوالامر
کے اور مراد ہیں اولوالامر سے بعد قرن صحابہ کرام کے یہی چار امام + اور اس قول کی دلیل حدیث
ہے اَلدِّيْنُ اَلنَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی دین نصیحت ہے اللہ
کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے امام کی + اور تفسیر کی ہے بعض علماء نے آئمہ مسلمین
کی چار امام سے + پس قبول کیا نہ جائے گا ہر ایک شخص سے استنباط اس کا بلکہ رد کیا جائیگا

جو مخالف ہوگا حق اور صواب کے + اور اتفاق نہیں کیا اُمت نے
جس کے قبول کر لینے پر + اور تحقیق خبر دی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ہم کو اپنی کتاب عزیز
میں یوں کہ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا الآیہ یعنی ظاہر کیا تمہارے لئے
وہ دین جس کا حکم کیا نوح علیہ السلام کو اور بیان فرمایا اس قرآن میں لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ
یعنی پھوٹ نہ ڈالو تم دین میں + اور تحقیق ڈھونڈا میں نے اپنی فکر اور بصارت سے یہ کہ اتفاق
نہ ہوا کسی امر میں قبول کرنے پر کسی آئمہ سابقین اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرامؓ کے قول پر مگر جو
تھا انہیں چار امام سے کیونکہ ان کے قول کی تابعداری کی سب نے اور کوئی قائل نہ ہوا اس کے
بطلان پر جو انہوں نے کہا + اور نہ اختلاف کیا کسی دو شخص نے ان کی فضیلت اور سعی اور
پرہیزگاری میں اور ان کی سچی بات میں اور صرف کرنے میں اُن کے دل کو کسی کی محبت کے اختیار
کرنے میں سوا اللہ کے + اور نہ متغیر کر دیا ان کو دنیا نے اور نہ وساوس شیطانی نے کہ
کہ گمراہ کرنے والی ہے بلکہ اتفاق کیا ان کی بزرگی اور برتری شان پر لوگوں نے + پس جو
امر کہ اتفاق کیا اس پر لوگوں نے حق ہے اور نہیں ہے بعد حق کے مگر گمراہی + اور اس
چیز میں سے جو دلالت کرتی ہے تقلید کے واجب ہونے پر اور منع کرتی ہے اجتہاد دبا،
میں نظر کرنے پر وہ ہے جو نکالا اس کو رزین عبدری نے عبداللہ بن مسعود سے کہ انہوں
نے فرمایا مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ
اور یہ ابن مسعودؓ کہتے تھے اس کو عمرؓ کی خلافت میں کیونکہ وفات پائی انہوں نے عثمان رضی اللہ
عنہ کی خلافت میں اور کنارہ پکڑواتے تھے لوگوں کو ان کے اجتہاد سے اور امر
کرتے تھے اس کی تقلید کو جو مقدم ہوا اُن پر + پس کیا گمان ہے تیرا اس آخری زمانے میں
ایسا زمانہ کہ غالب ہوئی ہم پر اس میں محبت دنیا کی اور خواہش اپنی کی اور نادانی اور تکبر
اور خوش ہونا ہر سمجھ والے کا اپنی سمجھ پر + سو جس شخص نے منع کیا تقلید سے وہ گدھا اور
بڑا نادان ہے اور سیدھی راہ سے کہ صراط مستقیم ہے دُور پڑا اور گمراہی کی اونٹنی پر سوار
ہوا + پناہ دے ہم کو ہلاک کرنے کی چیزوں سے اور عطا کرے ہم کو سید السماوات اور افخر
موجودات کی شریعت کی تابعداری اور تقلید اس کی کہ مختلف نہ ہووے اس کی بزرگی پر کوئی دو
شخص اور نہ منسوخ ہو مذہب ان کا جب تک ہوا کرے دن اور رات بلکہ نسبت ہوگی نادانی
اور گمراہی اور بیوقوفی اور حماقت اور شرمندگی کی اس کی طرف جس نے پھوٹ ڈالی اُن کے کام

اور مخالفت کی ان کے حکم کی ہر زمانے اور وقت میں + اور چاہتے ہیں ہم اللہ سے راستی اور ہدایت اور درستی اور خیر العباد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی سو فرمایا اس کو اپنے منہ سے اور حکم کیا اس کے لکھنے کا ہمارے شیخ عالم دانا اور فہامہ تھے یعنی شیخ محمد عابد سندی مولدا انصاری اصلا حنفی مذہبا مدنی موطنا نے باقی رکھے ان کو اللہ اور نفع پہنچا دے انکے سبب سے ہم کو

تمام ہوا یہ رسالہ

بقلم شکستہ رقم عنایت علی دہلوی کے

سنہ ۱۲۶۲ھ میں

مکے مدینے کے علماء

عبداللہ	**سید عبداللہ**	**سید عثمان**
شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن سراج مکے کے بڑے مدرس	مکے کے مفتی	مکے کے مدرس
شیخ مصطفےٰ ابن عبداللہ	**شیخ عبدالقادر**	**محمد عابد سندی**
حنفی اماموں کے سردار	+ ابراہیم پاشا ابن محمد علی پاشا کے پیر	مدینے کے بڑے مدرس

سید محمد
مدینے کے مدرس

محی الدین نقشبندی
مدینے کے مدرس

عبداللہ بن نصراللہ
مدینے کے مدرس

سید علی
مدینے کے مدرس

صالح ابن احمد
مدینے کے مدرس

محمد ابوالسعادات
مسجد نبوی کے امام

شاہجہان آباد یعنی دلی کے عالموں کی اور حضرت سید احمد قدس سرہ العزیز کے خلفاء کی مہریں

محمد اسحاق
جانشین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کے ہیں

محمد صدر الدین
مفتی ہیں دلی میں

اکرام الدین
مفتی ہیں دلی میں

عبدالخالق
مولوی ہیں دلی میں

محمد حیات لاہوری
مولوی ہیں دلی میں

حسین علی
مولوی ہیں دلی میں

سید رحمت علی خان
مفتی بادشاہی

بشیر محمد
مولوی ہیں دلی میں

مملوک علی
مولوی ہیں دلی میں

سید محمد
مولوی ہیں دلی میں

احمد سعید مجددی
پوتے حضرت مجدد الف ثانی کے

محمد علی
خلیفہ حضرت سید احمد قدس سرہ

زین العابدین کری

نبیرہ حضرت ممدوح تھے

محبوب علی

معلم خلیفہ حضرت کے

کریم اللہ

مولوی ہیں دلی میں

مخصوص اللہ

مولوی ہیں دلی میں

موسیٰ

مولوی ہیں دلی میں

اسمٰعیل

مولوی ہیں دلی میں

حبیب اللہ

مولوی ہیں دلی میں

حاجی قاسم

مولوی ہیں دلی میں

پیر جی سیّد مُشتاق علی شاہ کی مُرتّب کردہ کتب

قیمت	نام کتاب
۳۶/-	مجموعہ رسائل، مولانا رشید احمد گنگوہی
-/	مجموعہ رسائل جلد اوّل، مولانا محمد امین اوکاڑوی
-/	مجموعہ رسائل جلد دوم ، " " " "
-/	مجموعہ رسائل جلد سوم ، " " " "
۱۰۰/-	تعارف فقہ کامل چھ حصّے
۸۱/-	فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات
۸۱/-	ترجمانِ احناف
۳۰/-	تعارف علماء اہلِ حدیث
۳۰/-	اکٹھی تین طلاق کا شرعی حکم
۱۵۰/-	میزان الحق

ناشر؛ مکتبہ فاروقیہ ۸ ، گوبند گڑھ گوجرانوالہ

اتحاد اہلسنت والجماعت
خانپور ہزارہ

انتظام المساجد

باخراج

اہل الفتن والمفاسد

از

حضرت مولانا محمدؒ ولد مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ

ابوالحسن معاویہ سلفی الناشر

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ وادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل وضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی
مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

اتحاد اہلسنت والجماعت
خانپور ہزارہ

انتظام المساجد

باخراج

اہل الفتن والمفاسد

از

حضرت مولانا محمدؒ ولد مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ

ابوالحسن معاویہ سلفی الناشر
دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل وضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی
مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص کسی مذہب کا مذاہب اربعہ سے مقلد ہو کر تقلید کو شرک و حرام جان کر ترک کرے اور ائمہ دین خصوصًا امام اعظمؒ کو موردان آیات کا قرار دے جو کفار کے حق میں وارد ہیں جیسا کہ نظام الملت میں غیر مقلد جالیسری نے لکھا ہے اور سیّدنا امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کو بسبب بیس تراویح کے بدعتی کہے اور استقرار خدا جلالہٗ کا عرش پر ثابت کرے جیسا کہ مولوی صدیق حسن بھوپالی نے رسالہ احتوا علی العرش میں لکھا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کو بدوں حلالہ کرنے کے واسطے شوہر اوّل کے جواز نکاح کا فتویٰ دے جیسا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے رواج دیا ہے اور ساس سے نکاح درست کہے اور شرائط جمعہ کو معتزلوں شیطانوں کی قرار دے جیسا محمود شاہ نے بیعرۃ الجمعہ میں لکھا ہے اور نظام الملت مذکور میں لکھا ہے کہ جو احادیث اور آثار صحیحین اور مؤطا امام مالک میں موجود ہیں ان پر بلا تحقیق عمل کرنا درست ہے حالانکہ کتب مذکورہ میں احادیث منسوخہ اور مؤوّلہ بھی موجود ہیں جیسا کہ حدیث متعہ اور اثر عبداللہ بن عمرؓ کی جس سے جائز ہونا وطی فی الدبر کا ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے اور واسطے جواز مواکلت اور مشاربت اہل سنت کے بہ سند افترائی گذارے کہ جو فروط با آمیزش چربی خنزیر تیار کیے ہوئے اہل کتاب کے یمن سے

آیا کرتے تھے۔ معاذاللہ آنحضرتؐ ان کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ مولوی عطا محمد ہوشیارپوری نے رسالہ اظہارالحق میں لکھا ہے اور اس رسالہ پر مواہیر مولوی نذیر حسین اور مولوی محمد حسین لاہوری وغیرہ کی ثبت ہو کر لاہور میں چھپ کر پادریوں لدھیانہ کے پاس آیا اور اخبار نورافشاں میں دیر تک چھپتا رہا۔ آیا ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے یا نہیں اور ایسے شخص کو بایں نیّت کر اس کے آنے سے عوام اہل اسلام کے عقائد بگڑ جاتے ہیں۔ مساجد سے اخراج کرنے والا وعید آیت ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعىٰ في خرابها میں داخل ہے یا نہیں بينوا توجروا

الجواب

اللهم أرنا الحق حقاً والباطل باطلاً ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے کیونکہ تقلید ائمہ دین کی جمیع ممالک اہل اسلام خصوصاً حرمین شریفین و اولیاء کرام و سلاطین عظام میں قدیم الزماں سے جاری ہے اور منکرین پر تعزیر لگائی جاتی ہے اور ان لوگوں کے حق ہونے پر آیات اور احادیث ناطق ہیں یعنی وراثت زمین بطور غلبہ اور امن اور اقامت جہاد وغیرہ جو امت محمدیہ کے حق میں شارع سے منصوص ہیں۔ سب اُن میں موجود ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۔ (ترجمہ) فرمایا اللہ جل شانہ نے البتہ تحقیق لکھا ہے ہم نے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے کہ تحقیق مالک ہونگے زمین کے بندے میرے نیک

قال اللہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًاه فرمایا اللہ جلالہ نے وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا انکو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے اور البتہ ثابت کرے گا واسطے ان کے دین انکا جو پسند ہے واسطے ان کے اور البتہ بدل دے گا ان کو پیچھے ڈر ان کے امن کو۔

شاہ عبدالعزیز نے واسطے حقیقت سنّت جماعت و ابطال مذہب رفض انہیں آیات کو تحفہ اثنا عشریہ میں دلیل پکڑا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجهاد ماض مذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر ھذہ الامۃ الدجال (یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد ہمیشہ قائم رہے گا۔ جب سے پیغمبری عطا ہوئی ہے مجھ کو یہاں تک کہ مار ڈالے گا آخر اس امت کا دجال کو۔

فائدہ :۔ پس اگر تقلید اماماں دین کی مرضیات حق سے نہ ہوتی تو ہرگز ممالک اہل اسلام میں بموجب قولہ تعالیٰ ولیمکنن لھم دینھم جو دوسری آیت مذکورہ بالا میں مرقوم ہے۔ خدا جل شانہٗ بطور دین جاری نہ ہونے دیتا اس طرح مردود ہے۔ اماماں دین خصوصاً حضرۃ عمرؓ کو بدعتی کہنے والا جن کی شان میں آیات و احادیث وارد ہیں۔ بلکہ چودہ آیات حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں اور حضرتؐ نے ان کے حق میں فرمایا ۔ وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی

لسان عمر وقلبہ۔ یعنی مقرر اللہ نے پیدا کیا حق بات کو عمرؓ کی زبان اور دل پر۔ اور غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۲۴ میں غوث الثقلین نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار لی اصحابی فجعلہم انصاری وجعلہم اصہاری وانہ سیجئ فی آخر الزمان قوم ینقصونہم الا فلا تناکلوھم الا فلا تشاربوھم الا فلا تناکحوھم الا فلا تصلو معہم الا فلا تصلو علیہم حلت اللعنت

حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے سب خلائق سے مجھ کو منتخب کیا اور منتخب کیے واسطے میرے یار میرے اور کیا ان کو مددگار میرے اور کیا ان کو سسرال میرے (یعنی ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ) اخیر زمانہ میں بعض لوگ نسبت نقصان کے کرنے کے طرف انکی آگاہ ہو کہ معاملہ کھانے اور پینے اور رشتہ داری کا نہ رکھنا ساتھ ان کے اور ان کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بھی پرہیز کرنا اور نہ پڑھنا جنازہ ان کا اور وہ لوگ مورد لعنت ہیں) اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یقولون (الآیۃ) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ استاد اور پیر و مرشد پر طعن کرنا سخت ترین ایذا لسانی سے ہے۔

اور صاحب اشباہ نے لکھا ہے کہ زبان سے ایذا دینے والے کو مسجد سے نکالنا چاہیے۔ حیث قال وکذا کل موذٍ فی المسجد ولو بلسانہ یمنع من المسجد انتہی۔ اور وہ شخص مردود ہے جو خدا تعالیٰ کو عرش پر مستقر قرار دے جیسا کہ امام رازی فرماتے ہیں۔ ان القول بانہ تعالیٰ مستقر علی العرش او جالس علیہ مردود بوجوہ عقلیۃ ونقلیۃ (انتہی) اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ آیات متشابہ پر عمل کرنے والے کو ظاہر

معانی آیات کے لے کر لوگوں کو بہکاتے ہیں حیث قال تحت هذه الایة فاما الذین فی قلوبهم زیغ ای عدول عن الحق کالمبتدعة فیتبعون لظاهر ابتغاء الفتنة طلب ان یفتنوا الناس عن دینهم بالتشکیک انتهیٰ ملخصاً اور شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید میں لکھا ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے عالم کو روسیاہ کرکے نکال دینا لازم ہے۔ وهذه عبارته فقیه یفتی مذهب سعید ویزوج الاول یسود وجهه ویبعد انتهیٰ ملخصاً۔ ابن ہمامؒ نے لکھا ہے کہ ایسے عالم کو شرعاً کافر قرار دینا بعید نہیں۔ حیث قال لایحل لمسلم ان ینقله لکونه مخالفاً للکتاب والسنة والاجماع والامر فیه من ضروریات الدین لابیعد اکفار مخالفه انتهیٰ ملخصاً اور ساس سے نکاح کرنا ہرگز درست نہیں قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّهَاتُ نِسَاءِکُمْ یعنی حرام ہیں تمہارے پر ساسیں تمہاری۔ تفسیر کبیر میں یہ حدیث نقل کی ہے اذا نکح الرجل المراة فلا یحل له ان یتزوج امها دخلت بها اولم یدخل۔ یعنی جب نکاح کرے کوئی شخص کسی عورت سے اس پر ساس اس کی حرام ہے اگرچہ اس عورت سے دخول نہ کیا ہو اور جو شرائط جمعہ اور ظہر اور احتیاط کو افعال شیطانی قرار دے مثل محمود شاہ کے وہ سخت بے دین ہے کیونکہ کتب احادیث اور فقہ میں یہ شرائط موجود ہیں گویا اس نے ائمہ دین کو معاذ اللہ شیطان قرار دیا باوجود اس غلو کے جو لوگ اس کو حنفی گمان کرتے ہیں وہ کاٹھ کے الّو ہیں۔ اگر کوئی ان کو ماں بیٹے کی گالی دے اس کے تو یہ جانی دشمن فوراً بن جاویں اور جو ہمارے اماموں کو تبصرۃ العجموں میں شیطان لکھ رہا ہے اس پر ذرہ بھی خیال نہیں۔ اور اسی طرح احادیث منسوخہ اور مؤوّلہ

پر بلا تاویل عمل کرنے والے کا مردود ہونا ظاہر ہے۔ چونکہ تقلید شخصی کے وجوب اور عدم وجوب میں اگرچہ بعض متقدمین کو کلام ہے لیکن مستحسن ہونے اس کے میں کسی اہل حق کو کلام نہیں۔ کیف وقد قال اللہ تعالیٰ واتبع سبیل من اناب الیّ ولا شک ان الائمۃ الاربعۃ من المنیبین الی اللہ پس تقلید کو حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا لان تحریم ما احل اللہ واکفار المسلم کفر والکفر بعد الاسلام ارتداد ولذا قال فی التفسیر النیشاپوری اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحہا التقرب الی غیر اللہ صار مرتداً اور افتراء مندرجہ استفتاء درباب اکل قروط مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر صریح اور ارتداد قبیح ہے۔ وذکر صاحب تحفۃ الاخلاء فی عصمۃ الانبیاء بما حاصلہ ان کل من قال قول یدل علی اہانۃ نبی من الانبیاء مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرہ سواء کان قاصد السب اولم یقصد لکن صدر عنہ ابا الجہالۃ او اثر غم او قلۃ مراقبۃ و قلۃ مبالاۃ فی بیانہ وتہور فی کلامہ فہو ساب لہ وحکمہ القتل بالکتاب والاجماع قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا فکل من اذی النبی فہو ملعون وقال اللہ تعالیٰ ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا فعلم ان الملعون واجب القتل عن علی ابن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سب نبیاً فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاضربوہ ولہذا اجمع العلماء من المفسرین والمحدثین وائمۃ الفتویٰ من المجتہدین

من لدن الصحابة رضی الله عنهم اجمعین الی یوسا علی ماذکرنا و لایقبل عذره بالجهل اذ لایعذر احد فی الکفر بالجهالة لان معرفة ذات الله وصفاته ومایتعلق بانبیائه فرض عین مجملا فی مقام الاجمال ومفصلاً فی مقام التفصیل ولهذا افتی فقهاء الاندلس تقتل ابن حاتم بما شهد علیه من استخفافه بحق نبی صلی الله علیه وسلم وتسمیة ایاه اثناء مناظره بالیتیم وزعم ان زهده صلی الله علیه وسلم لم یکن قصداً ولو قدر علی طیبات اکلها وهذا اجهل من ذالک الملعون بما جاء انه علیه السلام خیر من ان یکون نبیا ملکا وبین ان یکون نبیا عبداً فاختار الفقر وقال اجوع یوماً فاصبر واشبع یوماً فاشکر فالملعون المذکور اراد الطعن فی زهده والقدح فی فقره مع انه محل فخره تواضعاً لربه وانکسار فی امره فان کان القائل ممن تصدی لان یوخذ منه العلم او الروایه او یجزم بحکمه لکونه اسیرا او قاضیا او یجزم شهادة لعدالة او یفتی فی الحقوق یجب علی سامع قوله الافشاء والاشاعه بما سمع منه والتنفیر للناس عنه ویجب الشهادة علیه بما قاله لیجتنب علی من بلغه ذالک الذی صدر عنه من ایمة المسلمین انکاره وبیان کفر وفساد قوله صیانته للانبیاء عن الطعن والنقص لایجوز التهاون عنها فی حق مومن الا اذا اقام بهذا من علا به الحق وافصلت به الحکومة وظهر به الصدق سقط عن الباقین لکن مع ذلک یستحب لهم الدعوی والشهادة للتقویة والتشهیر للقضیة والمبالغة فی

الاجتناب والاحتراز وقد صرح علماؤنا الحنفية بتكفير من اعتقدان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لان الانبیا علیہم السلام لایعلمون الغیب لان الانبیاء علیہم السلام لایعلمون الغیب فمن اعتقد خلافہ فقد افتری علیہم وحکم الافتریٰ قد مر من القتل والمشہور من مذھب مالک واصحابہ واقوال السلف وجمہور العلما قتل الساب والمفتری حدا لا کفران ظہر التوبۃ سنہ قال محمد بن سحنون اجمع علما الاعصاء انہ کافر من شک فی کفرہ فقد کفر و لحق بہ واذا سمعت ھذا فلا اظنک شاکا فی ان اخراجھم من المساجد من الواجبات المہتمۃ للعامۃ لا سیما للعلماء والمشتہرین بالفتویٰ

خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر افترا کرنے والا مرتد ہے اور حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس کو قتل کریں اور عذر داری اس کی بہ ایں وجہ کہ مجھ کو اس کا علم نہیں تھا شرعاً قابل پذیرائی نہیں بلکہ بعد توبہ کے بھی اس کو مارنا لازم ہے یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہو جاتا ہے لیکن ایسے شخص کے واسطے شرعاً یہی سزا ہے کہ اس کو حکام اہل اسلام قتل کر ڈالیں یعنی جیسے حدزنا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اسطرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دور نہیں ہوتی اور علماء اور مفتیان وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اس کے کفر اور ارتداد کے فتوے دینے میں تردّد نہ کریں ورنہ زمرہ مرتدین میں یہ بھی داخل ہوںنگے کیونکہ صیانت انبیاء کے طعن اور نقص سے ہر فرد مکلف پر ہر لحظہ ضروریات دین سے ہے اسی واسطے علماء اور شہر اندلس نے ابن حاتم کو جو ذی علم اور ہم جلیس مفتی وقت کا تھا ۔

بمجرد اطلاق کرنے لفظ یتیم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حکام وقت سے قتل کروا ڈالا اور عوام اہل اسلام پر لازم ہے کہ بمجرد وقوع ایسے مفسدہ کے مدعی اور گواہ ہو کر حکام سے سزایابی اس کے بیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور اس کے نزدیک جانے سے لوگوں کو باز رکھیں یعنی ملاقات اور صحبت اس کے کو زہر قاتل سے بدتر تصور کریں ورنہ بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور آیت تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ . زمرہ مرتدین میں داخل ہوگا اور یہی حکم اس شخص کا ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر علم غیب کا افترا لگائے جیسے بعض اہل بدعت برائے نام مقلد کہلا کر کلمات کفریہ کو مذہب حنفی قرار دیتے ہیں دراصل یہ لوگ بھی مثل غیر مقلدین کے اہلسنت جماعت سے خارج ہیں ۔

سوال : اہل قبلہ کو کافر کہنا ہرگز شرعاً درست نہیں پس تم ان لوگوں کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہو۔

جواب : البتہ اہل قبلہ کی تکفیر بلا صدور کلمہ کفر منع ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ ان المراد بعدم تکفیر اہل القبلۃ انہ لا یکفر ما لم یوجد شیئ من امارات الکفر انتہی صاحب مواقف بعد نقل اقوال فرقہائے ضالہ کی تکفیر ان کی اہلسنت والجماعت سے صاف صاف نقل کرتا ہے حیث قال ناقلا عن بعض المعتزلۃ الناس قادرون علی مثل القرآن ولا دلالۃ فی القرآن علی حلال وحرام وللعالم الهان قدیم و محدث ھو المسیح والیھود والنصاری وباقی الکفرۃ یسیرون

ترابا لا یدخلون نارا وعن بعض الشیعة الله تعالیٰ جسم فی صورة
انسان ورجل من نور والایة وابو طالب نبی ولا جنة ولا نارا
وعن بعض الخوارج کفر علی بالتحکیم وابن ملجم محق فی قتله
انتهی ملخصا - یعنی بعضے معتزلہ کہتے ہیں کہ قرآن کی مانند اور کلام لوگ
بنا سکتے ہیں اور قرآن میں کسی چیز کی حلال حرام ہونے کا ذکر نہیں اور خدا دو
ہیں اور کوئی کافر دوزخ میں نہیں جائے گا خاک ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا
جسم ہے مثل آدمی کی اور جتنے امام اہل بیت کے گزرے ہیں سب پیغمبر ہیں
اور ابو طالب بھی پیغمبر ہے اور خارجی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ معاذ اللہ کافر ہیں
اور ابن ملجم قاتل انکا حق پر تھا - خیال کرنے کا مقام ہے کوئی اہل اسلام کہہ
سکتا ہے کہ فرقہائے مذکورہ جو اہل قبلہ کہلاتے ہیں کہ یہ مرتد و کافر
نہیں اسی واسطے صاحب مواقف نے اخیر میں لکھا لا یکفر احد من
اہل القبلة الا بما فیه نفی الصانع او شرک او انکار النبوة او انکار
ما علم مجیئه صلی الله علیه وسلم به ضرورة او انکار المجمع علیه
انتهی ملخصا - باقی تحقیق بطور بسط اس مسئلہ کے بیچ رسالہ اس عاجز کے
جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے جواب میں لکھا ہے موجود ہے -
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کافر ہونے میں شک نہ
کرنا چاہیے - قال اللہ تعالیٰ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ
بعهدهم اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ

الْبَاسِ اُوْلٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ جیسا کہ

شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے زید بن رفیع سے نقل کیا ہے کہ ایشانرا کسے از

حال خوارج پرسید کہ در تکفیر ایشان چہ میگوئید ایشان از اصحاب قبلہ اند و نماز

و روزہ بطریق اسلام بعمل مے آرند زید بن رفیع گفت کہ براستقبال قبلہ و نماز

روزہ فریفتہ نشوید نشنیدہ اید کہ خدائے تعالیٰ چہ فرمودہ است لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ

تُوَلُّوْا تا آخر آیت پس ہر کہ ایمان خود را باین چیزہا درست کرد مومن است و

ہر کہ یکے ازینہا منکر شد کافر است۔ انتہیٰ۔

سوال: اگر غیر مقلدین کہیں کہ ہمارا عمل درآمد بموجب اسی آیت کے ہے۔

جواب: اگرچہ تم لوگ اپنے زعم میں مثل خوارج وغیرہ فرقہائے باطلہ کے اپنے آپ کو عامل قرآن سمجھتے ہو لیکن جب تم بموجب تحقیق

اہل سنت جماعت کی مثل خوارج در پردہ منکر قرآن ہوئے پس مسلمان جاننا ہمارا

تم کو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے۔ پس بنابر تحقیقات صدر اخراج کرنا

ان کا مساجد سے لازم ہے لقولہ تعالیٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا

مَسَاجِدَ اللّٰهِ الْاٰيَة۔ قال الرازی ناقلا عن الواحدی دلت

هذه الاية على ان الكفار ممنوعون من عمارة مسجد من

مساجد الله وفي البيضاوی عمارة المسجد العبادة والذكر

ودرس العلم۔ یعنی کفار کو واسطے عبادت کے بھی مسجد میں داخل ہونا

درست نہیں اور نیز بر تقدیر ارتداد حق تولیت مساجد کا بعد ارتداد کے باقی نہیں

رہتا ہے قال فی الوقاية ويزول ملك المرتد عن ماله موقوفا فان

اسلم عاد انتهى

سوال: بعض غیر مقلد امور مذکورہ استفتا سے اپنی بریت ظاہر کرتے ہیں۔

جواب: اگرچہ بعض غیر مقلد بظاہر کلمات مذکورہ سے بریت اپنی بیان کرتے ہیں لیکن چونکہ موالات اور معاونت انکی مدنظر رکھتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی مقدمہ غیر مقلدین کا ساتھ اہلسنت کے ہندوستان، بنگالہ یا پنجاب وغیرہ ہو چندہ جمع ہوکر روانہ ہوتا ہے اور بذریعہ خطوط تحریری مدد پہنچتی ہے پس یہ لوگ بھی بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اسی فریق میں داخل ہوئے (اگرچہ ایسے اشخاص کی نسبت ہم فتویٰ صراحۃً کفر اور ارتداد کا نہیں دے سکتے لیکن اخراج ان کا بھی مساجد سے ضروری ہے کیونکہ غلط ملط ہونے انکے سے عقائد عوام کے بگڑ کر اہلسنت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اور اخراج ان کا داخل ظلم نہیں یہ عین عدل ہے پس نکالنے والا داخل آیت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا میں داخل نہیں کیونکہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جو شخص اہل حق کو مسجد میں عبادت نہ کرنے دے اور مسجد کے ویران کرنے میں ساعی ہو جیسا کہ مشرکین مکہ نے حضرتؐ کو مکہ سے روکا اور نصاریٰ نے بیت المقدس کو فتح کر کے ویران کیا۔ و فی البیضاوی عام لکل من خرب مسجدا او سعیٰ فی تعطیل مکان للصلوٰۃ و ان نزل فی الروم لما غزوہ بیت المقدس وخربوہ وقتلوا اھله والمشرکین لما منعوا رسول اللہ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیۃ انتھیٰ اور یہ مراد نہیں کہ کسی کو مسجد سے نکالنا درست نہیں۔ اگرچہ اس کے آنے سے ایذا و فتنہ متوقع ہو ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم لسن پیاز کھانے والے کو مسجد سے اور سیدنا امیر المومنین عمرؓ مجذوم کو طواف مکہ سے مانع نہ آتے اور سیدنا امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اعظم بے علم کو مسجد سے نہ نکالتے عن ابن عمران النبیؐ قال فی خیبر اکل من ھذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یقربن مسجدنا رواہ البخاری وعن ابی ملیکۃ ان عمر بن الخطاب مر علی امرأۃ مجذومۃ تطوف بالبیت قال یا امۃ اللہ اقعد فی بیتک ولا توذی الناس الحدیث رواہ محمد فی موطا ۵

شاہ عبدالعزیز صاحب در تفسیر عزیزی نوشتہ اند کہ مفسر و مجتہد را می باید کہ علم ناسخ و منسوخ داشتہ باشد و بدوں ایں علم او را حکم شرح از غیر آں ممتاز معلوم نمے تواند شد لبا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتویٰ خواہد داد و در غلط خواہد افتاد و لہٰذا ابوجعفر نحاس از حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ روایت نمودہ کہ ایشان روزے در مسجد کوفہ داخل شدند دیدند کہ شخصے وعظ میگوید پرسیدند کہ ایں کیست مردم عرض کردند کہ ایں واعظ است کہ مردم را از خدا مے ترساند واز گناہاں منع میکند فرمودند کہ او را از مسجد آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم ساز دازو پرسیدند کہ ناسخ را از منسوخ جدا میدانند و گفت کہ ایں علم خود ندارم فرمودند کہ غرضا ایں شخص برارید انتہیٰ بلفظہ پس جب کہ روکنا مسجد سے بسبب بوئے لہسن اور طواف سے بسبب علت جذام اور نکالنا واعظ کا بسبب عدم امتیاز ناسخ و منسوخ شرعاً درست ہوا تو غیر مقلدوں کو جو جامع امور مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست ہوا اور بسبب لحوق اس مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد میں انکے آنے سے فتنہ اور فساد

نہیں رکھتا حیث قَالَ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمفسدین واللہ اعلم وعلمہ اتم
آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین الراقم محمد ولد مولوی عبد القادر
صاحب مرحوم لدھیانوی حال وارد عظیم آباد) چونکہ ایں مردم بموجب حدیث
اتبعوا السواد الاعظم فمن شذّ شُذّ فی النار خارج انداز فرقہ ناجیہ پس ایں خارجیان
را از مساجد ہم خارج باید کرد واللہ اعلم۔

کتبہ العبد الضعیف المسمی بسید اکبر مدرس مدرسہ کوٹل متعلقہ عبد الشکور خاں
متوطن پشاور حال وارد عظیم آباد الراقم محمد حنیف ساکن جلال آباد

من احباب قد صاب المجیب مطیب د للّٰہ در المجید

سیّد شمس الدّین ابراھیم عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ علماءِ دہلی

مع

۲۶ مواہیرو بعض نشانی

ابوالحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

ناشر

نعمان اکیڈمی بخاری روڈ گوجرانوالہ

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین کے اس مسئلہ میں کہ مذہب خاص کی پیروی کرنے کو بدعت اور ضلالت کہتے ہیں خصوصًا حنفیوں کو خلاف محمدیت کے جانتے ہیں اور مشرک کہتے ہیں اور وضو اور نماز میں وہ عمل بجالاتے ہیں کہ جس سے وضو اور نماز فاسد ہوتی ہے۔ حنفیوں کے نزدیک بالاتفاق بلکہ بعض اُن کے خلط مختلفات مذاہب اربعہ ہیں کہ جن سے کسی کے نزدیک بھی وضو یا نماز صحیح نہ ہو جواز کے قائل ہیں اور جس کنویں میں یا مٹکے میں نجاست پڑ جاتی ہے یا جانور گر کر مر جاتا ہے تو بغیر پاک کیے کنویں اور مٹکے کے ایسے پانی کو کھانے اور پینے اور وضو وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم چاروں مذاہب کو حق جانتے ہیں بس جس مسئلہ کو جہاں پاتے ہیں کسی کے موافق ہو عمل کرتے ہیں پس سوال ہے ہم حنفیوں کا کہ یہ لوگ کیسے ہیں اور ان کا اقتداء کرنا نماز میں ہم حنفیوں کو موافق مذہب حنفی کے جائز ہے یا نہیں اور اس وقت میں مذہب معین کی پیروی اور تقلید کرنی چاہیئے یا غیر معین کی اور جو پایۂ اجتہاد نہ پہنچا ہو اور جو کہ شرائط مجتہد ہیں اس میں نہ پائی جائیں تو اس کو اس زمانہ میں فقط قرآن حدیث پر عمل کرنا اور پیروی کسی مذہب کو مذاہب اربعہ میں سے ترک کرنا چاہیئے یا نہیں؟ فقط بیّنوا و توجروا۔

جواب : مذہبِ خاص کی پیروی کرنے کو بدعت اور ضلالت کہنا ضلالت ہے کیونکہ بہت سے علمائے نے اتباعِ مذہب خاص کو واجب کہا ہے : قال الامام جلال الدین المحلی فی شرح جمع الجوامع یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد والتزام مذهب معین من مذاهب المجتهدین انتہٰی وکذا فی فیض القدیر شرح جامع الصغیر للمناوی اور استحسان میں کسی کے اہلِ حق وتحقیق سے کلام نہیں ہے اور امر واجب یا مستحسن کو بدعت اور ضلالت کہنا بڑی ضلالت ہے پس یہ شخص ضال اور گمراہ ہے ۔ ایسے کو اپنا امام بنانا نہ چاہیئے اور یہ صورت کہ عمل میں ان چیزوں کو لایا ہو کہ جن سے وضو اور نماز فاسد ہوتے ہیں ۔ مذہبِ حنفی میں تو ہرگز اقتدار اسکی حنفی کو جائز نہیں ہے، جب حنفیہ فی صلوٰۃ خلف الشافعیہ میں اس صورت میں عدم جواز لکھا ہو تو ایسے شخص کے پیچھے تو بدرجہ اولیٰ ایسی صورت میں نماز ناجائز ہو گی ۔ واما الصّلوٰۃ خلف الشافعیۃ فحاصل ما فی المجتبی انہ اذا کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء بہ صحیح علی الاصح ویکرہ الا فلا صح اصلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوٰۃ خلف کل مخالف المذاهب کذٰلک کذا فی بحر الرائق الالفاء مشیر الیٰ انہ لا یکرہ امامۃ الشافعی لکن فی الزاهدی انها مکروهۃ وفی وتر النهایۃ انها غیر جائزۃ کما قال صدر الاسلام فالاحوط ان لا یصلی خلفہ کما فی الجواهر وهٰذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف ولو شک فی الاحتراز لم یخبر الاقتداء مطلقاً کما فی النظم کذا فی جامع الرموز اور جو شخص کہ پایۂ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو اس کو استدلال بقرآن وحدیث کرکے عمل

کرنا نہ چاہیئے کیونکہ اس کو تقلید کسی مجتہد کی مجتہدین میں سے چاہیئے اور
استدلال قرآن وحدیث سے منافی تقلید ہے فی شرح التحریر غیر
المجتهد المطلق يلزمه تقليد ما من المجتهدين المطلقين
وايضاً فيه التقليد العمل بقول من ليس قوله باحدى
الحجج الاربع بالاعتماد وعلى قائله بلا استدلال من حجة
من احدى الحجج فليس الرجوع الى الحجة والله اعلم و
علمه اتم -



پس جاننا چاہیئے کہ فرقہ گمراہ کہ جو منکر تقلید ائمہ اربعہ کے ہیں اور نیا طریقہ
انھوں نے اختیار کیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں حالانکہ ان کو کچھ تمیز
مسائل ضروریہ میں نہیں ہے بالکل محض اُمّی ہیں معاذ اللہ منہا کہ طعن کرتے
ہیں امام اعظم رحمہ اللہ اور امام شافعیؒ وغیرہ پر باوجودیکہ کچھ ان کو مس کتب دینیہ
سے نہیں ہے۔ تقلید ائمہ اربعہ کی ماننا سب پر واجب ہے۔ انکار ان کا تقلید سے
باطل ہے قابل حجت کے نہیں ہے۔ چنانچہ روایات کتب سے صاف
مبین ہے اور بطلان ان کے کی دلیل یہ ہے بشرطیکہ نظر انصاف سے غور کریں
التقليد اتباع الانسان انسانا فيما يدعيه من غير ان يقف على
دليل ما يدعيه والتقليد انواع ثلاثة تقليد وجب وتقليد

جائز وتقليد مذموم ۔ اما الواجب فتقليد الانبياء وليس هذا بتقليد فى الحقيقة بل عمل بالدليل لان قولهم حجة وكذا تقليد الائمة الماضيين فيما اجتمعوا عليه واجب ايضاً وهو ليس بتقليد فى الحقيقة لان اجماعهم حجة فيكون عملا بالدليل وكذا تقليد العلماء فى فروع الدين واجب عند الفقهاء وهو ليس بتقليد فى الحقيقة لانهم لا يقولون الا بدليل هذا ميزان الاصول للامام علاء الدين كشف الغطا انه لا يرجع المقلد فيما جاء فيه من الاحكام احد من المجتهدين اى عمل به اتفاقا على ما نقله الآمدى وابن الحاجب فلو التزام مذهبا كابى حنيفة والشافعى رضى الله عنهما فيلزم الاستمرار عليه فلا يقلد غيره فى مسئلة من المسائل هذا ملا على قارى شرح محين العلم وان الرجوع عن التقليد بعد العمل باطل اتفاقا در مختار ليس للعامى ان يتحول من مذهب الى مذهب ويستوى فيه الحنفى والشافعى وقيل بمن انتقل الى مذهب الشافعى رحمه الله ليزوج له اخاف ان يموت مسلوب الايمان لاهانة بالدين لحنفية قدرة دركتاب قينه از باب فى الانتقال من مذهب الى مذهب وكذا فى التاتارخانيه وكذا فى العالمگيرية حرره ۔

هذا هو الحق لا مرية فيه
كتبه

جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کو بدعت اور ضلالت کہتا ہے وہ مردود و گمراہ ہے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین۔ رب زدنی علما قال القہستانی فی النقایۃ شرح مختصر الوقایۃ قبیل کتاب الاشربۃ وعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار من کل مذہب ما یہواہ ومن جعل واحدا کعلمائنا الزم العامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی للفقیہ سعید بن مسعود فیجب فی المذہب الصلابۃ ای اعتقاد کونہ حقا صوابا کما فی الجواہر ومشائخنا قالوا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطاء ومذہب غیرنا خطاء یحتمل الصواب کما فی المصفی انتہی۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واسلم۔



تمام ہوا فتوی

تحریر مولانا عبد الحکیم صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد التحمید لرب ارباب الخطیب
والتسلیم علی صاحب القصیب اقول قولی حق صحیح قریب
المجیبون لها یتابون عند اللہ المجیب وکذا قال امام ائمۃ
المحدّثین والمفسرین قاضی ثناء اللہ پانی پتی فی تفسیرہ
المظہری تحت قولہ تعالیٰ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ
ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ۔ وقال عکرمۃ ہے فارس والروم
وقال بعد التوضیح التام بالتصریح العام عن جلال الدین
السیوطی الشافعی رفع المراد بہٰذا الحدیث ابوحنیفۃ واصحابہ
رحمہم اللہ لا شک فیہ لانہ لم یبلغ من انہا فارس فی
العلم مبلغہ ولا مبلغ اصحابہ وکان جد الامام ابوحنیفۃ
منہم وقد بلغ من اولاد ابی حنیفۃ من الدین رجال مبلغا رفیعا
منہم ابوعلی شرف الدین القلندر الپانی پتی والقطب جمال
والقطب عبد القدوس الکنکوھی رحمہم اللہ اجمعین
وقد نقل کاتب ھذہ العبارۃ من النسخۃ المسودۃ المکتوبۃ
القاضی المسطور المرحوم نقلا مختصرا النقطا لخوف
التطویل من یرتاب ینظر فیہ وانا اضعف عباد اللہ الکریم
محمد عبد الحکیم ۔

اس کتاب میں غیر مقلدیت، لامذہبیت، وہابیت، منکرین فقہ، نام نہاد اہلحدیث فرقے کی نقاب کشائی

بڑے مثبت انداز میں کی گئی ہے۔

جامع الشواہد

فی

اخراج الوہابیین عن المساجد

تالیف

حضرۃ مولانا وصی احمد محدث سورتی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ابوالحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم [illegible] یہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

نام کتاب : [illegible]

تالیف : حضرۃ مولانا وصی احمد محدث سورتی

تاریخ طباعت: نومبر ۱۹۹۱ء

تعداد : (۵۰۰) پانچ سو

قیمت :

ناشر : تحریک خدام الاحناف کراچی

[illegible]

ملنے کے پتے:

۱- اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲- مکتبہ اصلاح وتبلیغ حیدر آباد

۳- کتب خانہ مجیدیہ ملتان

۴- مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

۵- مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور

۶- مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

۷- مکتبہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ

مکتبہ حنفیہ مکی مسجد بخاری روڈ [illegible]

مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

اسلامی کتب خانہ [illegible]

[illegible] خانہ رشیدیہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اما بعد: ناظرین کرام ہم ان صفحات میں مختصر طور پر مولانا سید میاں نذیر حسین غیر مقلد کا ذکر کریں گے۔ میاں صاحب ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۵ء میں صوبہ بہار کے ایک گاؤں سورج گڑھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۲ء دہلی میں وفات پائی۔[1] طویل عمر پائی۔ تلامذہ کی بڑی تعداد یادگار چھوڑی۔ اہلحدیث میں شیخ الکل کے لقب سے مشہور ہوئے اور برٹش گورنمنٹ کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب ملا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں میاں نذیر حسین نے کمپنی کی حکومت کا ساتھ دیا اور معاصر علماء کے موقف کی جو انگریزوں کے خلاف جہاد کر رہے تھے تائید نہیں کی۔ مولانا فضل حسین بہاری غیر مقلد لکھتے ہیں کہ میاں صاحب حکومت انگلشیہ کے بڑے وفادار تھے زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں جبکہ دہلی کے چند مقتدر اور بیشتر معمولی مولویوں نے انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے نہ اس پر دستخط کیے اور نہ مہر لگائی۔[2]

میاں نذیر حسین نے جنگ آزادی کے دوران جبکہ فرنگی سپاہی دہلی میں ہر گلی اور کوچہ کو پھانسی گھاٹ میں تبدیل کر چکے تھے۔ مجاہدوں کی یورشوں سے انگریزوں کو بچانے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا نہ صرف یہ بلکہ انھوں نے مجاہدین کو جہاد سے باز رکھنے اور ان میں مایوسی پھیلانے کی بھی ہر ممکن کوشش کی جیسا کہ "الحیٰوۃ بعد المماۃ" کے بعض واقعات سے ظاہر ہے۔ حتّٰی کہ میاں نذیر حسین کو کمپنی کی حکومت کا تحفظ اس قدر حاصل تھا کہ جس زمانے میں پورا شہر دہلی محصور اور قلعہ بند تھا۔ تو وہ آزادانہ طور پر دہلی کے گلی کوچوں میں گشت کرتے رہتے تھے۔ "حیٰوۃ بعد المماۃ" میں درج ہے کہ "عین حالت غدر میں کہ جب ایک ایک بچہ انگریزوں کا دشمن ہو رہا تھا۔ میاں صاحب ایک زخمی میم مسز لیسنس کو رات کے وقت اٹھوا کر اپنے گھر لے آئے پناہ دی۔ علاج کیا کھانا دیتے رہے اُس وقت اگر ظالم باغیوں کو ذرا خبر بھی ہو جاتی تو آپ کے قتل اور خانماں بربادی میں مطلق دیر نہ لگتی بڑا خطرہ اس پر یہ تھا کہ پنجابی کٹرہ والی مسجد کو تغلباً باغی دخل کیے ہوئے تھے اور اسی سے ملا ہوا میاں صاحب کا زنانہ مکان تھا۔ اس میں اس میم کو چھپائے رہے اور ساڑھے

---

[1] نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۴۹۶-۵۰۱

[2] الحیٰوۃ بعد المماۃ سوانح عمری میاں صاحب ص ۱۲۵

تین ماہ تک کسی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ حویلی کے مکان میں کتنے آدمی ہیں۔ تین مہینوں کے بعد جب پوری طرح امن ہوگیا تب اُس میم کو جواب تندرست ہو چکی تھی انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس کے صلہ میں میاں صاحب اور اُن کے اہل خانہ کو مبلغ ایک ہزار تین سو روپیہ اور انگریزی سرکار سے وفاداری کے سرٹیفکیٹس ملے۔[1]

ان تمام واقعات کی روشنی میں میاں نذیر حسین اور اُن کی جماعت کو انگریزوں کا مخالف کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۳ء میں میاں نذیر حسین نے سفر حج کا ارادہ کیا تو اُن کو خیال پیدا ہوا کہ شاید مخالفین مکہ میں کوئی رکاوٹ پیدا کریں چنانچہ انہوں نے اس ارادہ کا اظہار فرنگی حکمرانوں سے کیا۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد "مولانا نذیر حسین نے چونکہ غدر میں مسز لیسنس کی جان بچائی تھی۔ اس لئے حکام سے اُن کے تعلقات اچھے تھے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر دہلی کے ذریعہ سے فارن آفس (دفتر خارجہ) میں سلسلہ جنبانی کی اور جدہ میں برٹش کونسل کے نام ایک سفارشی چٹھی بھرائی جس میں لکھا تھا کہ اُن کی حفاظت کی جائے اور جو ضرورت انہیں پیش آئے حتی الامکان اس میں پوری طرح مدد دی جائے"۔[2]

میاں نذیر حسین نے ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء بمطابق ۶ ذی تعدہ ۱۳۰۰ھ کو کمشنر دہلی مسٹر جے ڈی ٹریملیٹ اور مسز لیسنس کے شوہر سے بھی سفارشی خطوط حاصل کئے جن میں لکھا تھا کہ "مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے مقتدر عالم ہیں جنھوں نے نازک وقتوں میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے وہ اپنے فرض زیارت کعبہ کے ادا کرنے کو مکہ جاتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس کسی برٹش گورنمنٹ افسر کی وہ چاہیں گے وہ اُن کو مدد دے گا کیونکہ وہ کامل طور پر اس مدد کے مستحق ہیں۔[3]

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان ہے کہ "ہندوستان میں اُس وقت چونکہ تقلید اور عدم تقلید کا فتنہ زوروں پر تھا اور مولانا نذیر حسین غیر مقلدین کے سب سے بڑے شیخ سمجھے جاتے تھے۔

---

[1] حیاۃ بعد المماۃ ص ۱۲۷ (مذکورہ سرٹیفکیٹس کی نقول بھی اسی کتاب میں شامل ہیں۔)
[2] ابوالکلام کی کہانی۔ ص ۱۱۹
[3] حیاۃ بعد المماۃ۔ ص ۱۴۰

اس لئے فوراً مکہ اطلاع دی گئی کہ جماعت وہابیہ کا سب سے بڑا سرغنہ آ رہا ہے۔ اگر یہاں کوئی کارروائی نہ کی گئی تو اس بات کو وہابی حجاز میں اپنی فتح سے تعبیر کریں گے۔ اور عوام میں اس سے بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ مولانا نذیر حسین کی کتابوں اور فتاویٰ کے بعض مطالب کا عربی میں ترجمہ کر کے پیش کیا گیا۔ [1]

جامع الشواہد کی اشاعت۔

میاں نذیر حسین کی سفر حجاز پر روانگی سے قبل یعنی ذیقعدہ ۱۲۷۸ھ میں غیر مقلدوں اور مقلدوں کے درمیان شہر دہلی میں جو میاں نذیر حسین کا ہیڈ کوارٹر تھا شدید تنازعہ پیدا ہو گیا۔ نزاع کی یہاں تک نوبت پہنچی تھی کہ دیوانی اور فوجداری عدالت میں مقدمات دائر ہوگئے میاں نذیر حسین نے اس سلسلہ میں کمشنر دہلی سے مدد چاہی اور کمشنر نے فریقین کے بعض افراد کو اپنی کوٹھی پر طلب کر کے باہم ملاپ اور دفع فساد کرانا چاہا۔ چنانچہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ کو ایک معاہدہ مابین فریقین ہوا جس کی رو سے ایک دوسرے پر اعتراضات کا حق ختم کر دیا گیا۔ اس معاہدہ پر فریقین میں موجود علماء، طلباء اور شہریوں کے دستخط موجود تھے۔ دہلی کے عوام اہلسنت نے اس معاہدہ کا مکمل احترام کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی۔ لیکن غیر مقلدوں نے اس معاہدے کو بڑی تعداد میں شائع کرا کے پورے ہندوستان میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہ معاہدہ نہیں فتویٰ ہے۔ جو فریقین کے علماء نے مشترکہ دستخطوں سے جاری کیا ہے۔ [2]

غیر مقلدوں کی یہ حرکت سواد اعظم کے لئے بہت تکلیف کا باعث ہوئی۔ خصوصاً دہلی کے علماء اہلسنت نے اس کا سختی کے ساتھ نوٹس لیتے ہوئے ہندوستان کے علماء سے اپیل کی کہ وہ غیر مقلدوں کے اس پروپیگنڈہ کا جواب دیں اور غیر مقلدوں کی مذہبی حیثیت مسلمانان

[1] ابوالکلام کی کہانی۔ ص ۱۳۰
[2] جامع الشواہد مرتبہ مولانا وصی احمد محدث سورتی مطبوعہ مطبع فیض نوری لکھنؤ۔

ہند پر واضح کریں۔ علماء کی اس اپیل کا پورے ہندوستان میں خیر مقدم کیا گیا اور متعدد کتابیں اور رسالے ردِ وہابیہ میں شائع ہوئے۔

تنازعہ دہلی سے پیدا ہونے والی کشیدگی ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئی تھی کہ میاں نذیر حسین کے ارادۂ حج نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ ایک مرتبہ پھر علماء اہلسنت کمربستہ ہوگئے۔ ادھر مکہ مکرمہ سے مولانا خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے علماء ہند کے نام مکتوب ارسال کئے۔ کہ وہ میاں نذیر حسین کے عقائد کے سلسلے میں فتویٰ ارسال کریں تاکہ یہاں اُن کی مضبوط گرفت کی جا سکے۔ اس موقع پر مولانا وصی احمد محدث سورتی نے میاں نذیر حسین اور اُن کے تلامذہ کی عبارتوں سے ایک فتویٰ "جامع الشواھد فی اخراج الوھابیین عن المساجد" ترتیب دیا جس پر علماء دہلی، دیوبند، لدھیانہ، کانپور، فرنگی محل اور بمبئی کے دستخط و مواہیر ثبت تھے۔ یہ فتویٰ مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کے دارالافتاء سے جاری ہوکر مطبع فیض محمدی لکھنؤ سے شائع ہوا اور پورے ہندوستان میں تقسیم کیا گیا۔ مولانا وصی احمد محدث سورتی نے اس فتویٰ کی کچھ کاپیاں ہندوستان کے عازمین حج کے ساتھ حجاز بھی روانہ کیں۔ مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ خلف مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سال حج بیت اللہ کی زیارت کو جا رہے تھے چنانچہ مولانا وصی احمد نے ان کے ہاتھ جامع الشواہد مولانا خیر الدین، مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو ارسال کی جو حجاز میں ردِ وہابیت کی تحریک میں پیش پیش تھے۔

غرض جب میاں نذیر حسین جب اپنی جماعت کے ہمراہ مکہ معظمہ پہنچے تو وہاں صورتحال ہی مختلف تھی۔ مولانا خیر الدین حجاز کے حکام کو تمام حقائق سے آگاہ کر چکے تھے اس لئے مکہ میں میاں نذیر حسین اور اُن کی جماعت کی نگرانی شروع ہوگئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے میاں نذیر حسین کے ورودِ مکہ اور قیامِ حجاز کی بڑی جامع تفصیلات بیان کی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

"اس زمانہ میں ہندوستان میں ایک فتویٰ "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" کے نام سے مرتب ہوا تھا۔ والد مرحوم (مولانا خیر الدین) نے مولانا نذیر حسین مرحوم کے عقائد

کی فہرست زیادہ تر اسی جامع الشواہد سے اخذ کی تھی۔ البتہ معیار الحق (میاں صاحب کی کتاب) سے تقلید شخصی کے عدم وجوب اور التزام و تعین تقلید شخصی کے مفاسد اور امام صاحب کی تابعیت سے تاریخی طور پر انکار اور تحدید رد وردہ کی عدم صحت اور تحدید ظل مثلین کی عدم صحت اور بعض دیگر مسائل مختلف فیہ میں مذہب محدثین کی توثیق وغیرہ کا ترجمہ کیا گیا تھا اور یہ استدلال کیا گیا تھا کہ ان سے امام صاحب کی تحقیر و توہین مقصود ہے بہرحال نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا نذیر حسین اور مولانا تلطف حسین عظیم آبادی معہ ایک اور رفیق کے گرفتار کر لئے گئے اور ایک نہایت ہی تنگ و تاریک محبس میں قید کر دیئے گئے۔ چند دن بعد شریف مکہ نے بلایا اور جب انہوں نے اپنی گرفتاری کی وجہ دریافت کی تو بتایا گیا کہ تمہیں وہابی عقائد رکھنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ مکہ معظمہ اسلام کا اصل مرکز ہے اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ فاسد عقاید رکھنے والوں کا احتساب کریں تاکہ وہ گمراہ نہ کر سکیں۔ دوسرے دن شریف کے یہاں ایک مجلس منعقد ہوئی اور اس میں والد مرحوم (مولانا خیرالدین) سے کہا گیا کہ ان کے عقائد کی فہرست پیش کریں۔ فہرست میں سب سے پہلا الزام امام صاحب (امام ابوحنیفہ) کی توہین کا تھا اور باقی مذکورہ الزامات تھے۔ مولوی نذیر حسین کی طرف سے مولوی تلطف حسین تقریر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہم پر یہ جو الزام ہے کہ ہم وہابی ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جماعت سے ہیں بالکل غلط ہے۔ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں اور اسی پر عمل کرتے ہیں۔[1]

مختصراً مولانا خیرالدین نے شریف مکہ کی مجلس میں میاں نذیر حسین کے عقائد وہابیہ کی کھل کر تفصیلات پیش کیں اور میاں نذیر حسین اپنی اور اپنے شاگردوں کی تحریر کردہ باتوں سے کھلے بندوں سے منکر ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنی کتاب "معیار الحق" کے بعض مندرجات سے بھی برأت چاہی۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد اس پر ثبوت میں جامع الشواہد پیش کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مخالفین کی چیز ہے اور ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔

[1] ابوالکلام کی کہانی ص ۱۲۱ تا ۱۲۲

اس پر کتنی پشاوری کا ایک رسالہ پیش کیا گیا جو مولانا نذیر حسین کا شاگرد تھا۔ مگر انہوں نے اس سے بھی بے تعلقی کا اظہار کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نذیر حسین مرحوم مجمل و مختصر بیان دے کر معاملے کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ آخر انہوں نے اس بیان پر اکتفا کیا کہ ہمارا عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ آئمہ اربعہ کو ہم مانتے ہیں۔ چاروں کو حق پر سمجھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کو اپنا بڑا جانتے ہیں۔ اُن سے بغض کو خلاف شیوہ ایمان سمجھتے ہیں۔ اور کتب فقہ پر عمل کرنا جب تک قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو خود ہمارا شیوہ ہے۔ [۲]

مکہ معظمہ میں میاں نذیر حسین کی اس پر جان بخشی نہ ہوئی۔ بلکہ شریف مکہ کے یہاں تحریر پیش ہونے پر انہوں نے اور اُن کے رفیق مولوی سلیمان ابن الحاج اسحٰق جوناگڑھی نے اپنے عقائد کے انکشاف پر شریف مکہ کے روبرو ایک توبہ نامہ تحریر کیا اور تحریراً حنفی العقیدہ ہونے کا اعلان کیا جب یہ اطلاعات ہندوستان پہنچیں تو ہر طرف اس فتنہ عظیم کے استیصال پر خوشیاں منائی گئیں مگر مکر کے بندوں کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ ان افراد نے مکہ سے ہندوستان واپسی پر اپنی اس شکست کو مصلحت پر تعبیر کیا۔ اور از سر نو وہابیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں والیٔ حجاز نے اپنی توہین محسوس کی اور ان افراد کے توبہ نامے بڑی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کروا دیئے تاکہ عوام اہلسنت پر صحیح صورتحال واضح ہو سکے۔

۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہندوستان خصوصاً پنجاب میں آئمہ اربعہ کی تکفیر کرنے اور فتنہ انگیزی میں تمام غیر مقلدوں کو پس پشت

---

[۱] مذکورہ پشاوری صاحب کا پورا نام اخون صدیق پشاوری تھا۔ یہ میاں نذیر حسین کے شاگرد تھے اور انہوں نے ایک رسالہ "نصر المومنین" میاں صاحب کے حسب حکم تحریر کیا تھا جس میں ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ "خاتم النبیین" الف لام عہد خارجی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض کے خاتم ہیں۔ استغفراللہ۔ میاں نذیر حسین نے پشاوری سے مکہ میں لاتعلقی ظاہر کی جب حقیقت یہ ہے کہ یہ میاں صاحب کا عزیز شاگرد تھا اور ۱۸۵۷ء کے غدر میں جب میاں صاحب انگریز میم کو اٹھا کر گھر لائے تھے تو یہ شخص اُن کے ساتھ تھا جیسا کہ الحیاۃ بعد المماۃ کے صفحہ ۱۲۸ پر میاں صاحب کے بیان سے ظاہر ہے۔ عالم دین ہونے کا دعویٰ کرنے والے شخص کی گفتگو میں یہ تضاد باعث تعجب ہے خود میاں صاحب کے کردار اور مسلک کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ (مرتب)

[۲] ابوالکلام کی کہانی ص ۱۲۲۔

ڈال دیا چنانچہ امرتسر کے ہفت روزہ اخبار "الفقیہ" نے اپنی ۵ر جولائی ۱۹۱۹ء کی اشاعت میں یہ توبہ نامہ من وعن شائع کر دیئے۔ اخبار لکھتا ہے کہ "ناظرین با تمکین۔ یہ وہ توبہ نامہ ہے کہ مذہب وہابیہ کے امام مولوی نذیر حسین سورج گڑھی ثم الدہلوی مع جماعت وہابیہ ۱۳۰۰ھ میں جب حج کے واسطے مکہ معظمہ گئے اور والی حجاز کو ان کی لامذہبیت کی اطلاع ہوئی تو ان کو گرفتار کرا کے محکمہ علیہ میں طلب کیا تب مولوی نذیر حسین نے وہابیت سے توبہ کی اور بقلم خاص تحریر کیا کہ اب میں وہابیت سے تائب ہوا اور مذہب حنفی اختیار کیا۔ چنانچہ وہ توبہ نامہ حسب الحکم والی حجاز کے (مطبع میریہ واقع مکہ معظمہ) ۲۶ر ذی الحجہ میں ۱۳۰۰ھ میں طبع ہو کر اطراف عالم میں پہنچا ہر ملک کے لوگ اس توبہ نامہ سے واقف ہیں۔ اصل توبہ نامہ مطبوعہ مکہ معظمہ حافظ عبد اللہ مرحوم (امام مسجد جامع بہار) کے مکان میں موجود ہے اور اس کی نقل عالم اہل اسلام کی یاد دہانی کے واسطے شائع کی جاتی ہے۔

نقل توبہ نامہ:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ
الکریم - امابعد فان السید المولوی محمد
نذیر حسین الدھلوی والحاج المولوی سلیمان
ابن الحاج اسحاق الجوناگڈھی من غیر المقلدین
وصلا الی مکۃ المکرمۃ فلما ظھر حالھما احضرا
فی المحکمۃ العلیۃ واستامانا باعن
العقیدۃ الضالۃ الجدیدۃ والطریقۃ
الخبیثۃ الوھابیۃ بین یدی حضرۃ
المشیر المفتخم والدستور المکرم
والوزیر المعظم والی ولایۃ الحجاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
امابعد، مولوی سید نذیر حسین دہلوی اور مولوی
الحاج سلیمان ابن الحاج اسحاق جوناگڑھی جو کہ
سردار ہیں ایک گمراہ فرقہ غیر مقلدین وہابیہ
کے۔ یہ دونوں اشخاص مکہ مکرمہ میں آئے
جب انکی حقیقت کھلی تو ان دونوں کو محکمہ
عالیہ میں طلب کیا گیا باز پرس ہوئی پس
دونوں نے توبہ کی اس نے گندے عقیدے
اور طریقہ خبیثہ وہابیہ سے حجاز مقدس کے
فرمانروا و والی سید عثمان نوری (ان کے اقبال

ودولة السيد عثمان نوري لازالت شمس
اجلاله من افق الاقبال بازغة وكتبا
بتهما ماترجمته هذا وكذلك تاب كل
من كان عقيدته كعقيدتهما من رفقائهما و
ممن اقام بمكة المكرمة وذالك في السادس
والعشرين من ذي الحجة من عام سنة ١٣٠٠ھ

کا سورج ہمیشہ ضوفگن رہے) کے دربار میں
دونوں اشخاص نے اپنے قلم سے ایک توبہ نامہ
لکھا جو درج ذیل ہے اور اس طرح تمام حاضرین
میں سے جو لوگ اس عقیدہ کے حامل تھے اور
جو ان کے ہم عقیدہ رفیق تھے اور مکہ میں مقیم
تھے سب نے توبہ کی۔ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ

بسم الله الرحمن الرحيم حامداً ومصلياً امابعد
فان العاجز السيد محمد نذير حسين متبع
السنة والجماعة عقيدةً وعملاً وانا اعلم ان
خلافهما من المذاهب كلها سوء سواء
كان من الرافضية والخارجية والوهابية
واني افتي موافقا للمذهب الحنفي وانا
حنفي المذهب وتبت مما اخطاءت و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله
واصحابه اجمعين۔

الراقم السيد محمد نذير حسين بقلمه

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً مصلیاً امابعد،
ناچیز سید محمد نذیر حسین متبع ہے سنت و
جماعت کا ازروئے عقیدہ وعمل کے مجھے معلوم
ہے کہ مسلک اہلسنت کے علاوہ ہر مذہب
برا ہے۔ خواہ رافضیہ کا ہو خواہ خارجیہ کا
یا وہابیہ کا اور میں مذہب حنفی پر فتویٰ
دیتا ہوں اور حنفی ہوں اور جو مجھ سے لغزشیں
ہوئی ہیں ان سے توبہ کرتا ہوں صلوٰۃ وسلام
نازل ہوں ہمارے آقا و سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور آپ کی آل پر صحابہ پر اور سب پر۔

الراقم السید محمد نذیر حسین بقلم خود

بنیادی طور پر جامع الشواہد کی ترتیب و اشاعت کا مقصد سرزمین حجاز پر میاں نذیر حسین کے عقائد کی گرفت تھا لیکن بعد میں یہ فتویٰ غیر مقلدوں کے رد میں ایک جامع دستاویز کی شکل اختیار کر گیا۔ اور تقریباً نصف صدی تک اس فتویٰ کی گونج ہندوستان میں سنائی دیتی رہی

غیر مقلدوں کے رد میں لکھی جانے والی بیشتر کتابوں میں علمار نے اس فتویٰ کو اپنا ماخذ بنایا اور بیشتر کتابوں میں بطور ضمیمہ بھی اسے شامل کیا گیا۔ ہر چند اس فتویٰ پر مختلف بلاد و امصار کے علمار کی مواہیر ثبت ہیں اور اس فتویٰ کی عبارتوں کی تصدیق موجود ہے لیکن اس کے باوجود غیر مقلد ہمیشہ اس کی صحت سے انکار کرتے رہے۔ چنانچہ غیر مقلد مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے اپنے پرچے اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ششم بابت ماہ رجب ۱۳۰۰ھ میں ایک اشتہار دیا جس کی عبارت یہ تھی کہ جو شخص اُن اعتقادات اور عملیات کو جو کہ فرقۂ غیر مقلدین کی طرف ایک پرچۂ جامع الشواہد مطبوعہ فیض محمدی لکھنؤ میں منسوب کر دیئے گئے ہیں اُن کی کتب معتبرہ سے ثابت کر دے تو ہزار روپے نقد پائے۔[۱] مولانا عبدالعلی آسی مدراسی نے اپنے رسالہ تنبیہ الوہابیین میں اس اشتہار پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ غیر مقلدوں نے عوام مقلدین حنفیہ کو بہکانے اور شک میں ڈالنے کے واسطے یہ ایک نیا طریقہ نکالا تاکہ وہ عوام پر یہ تاثر دے سکیں کہ جو کچھ ہمارے بارے میں تحریر کیا جا رہا ہے وہ سب غلط اور بے بنیاد ہے جبکہ فتویٰ جامع الشواہد میں مفتی لبیب نے پہلے ہی سے بایں خیال کہ کسی منکر کو ان عقائد و اعمال کے مان لینے میں گنجائش انکار کی نہ ہو ہر ایک عبارت کو بحوالہ جلد و صفحۂ کتاب مع تصریح نام مطبع و مصنف کتاب کے صاف صاف لکھ دیا اور اُن ہی غیر مقلدین کی چھپی ہوئی تحریر سے اُن کے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ کو بخوبی ثابت کر دیا ہے پھر اب اُن مسائل کے طلب ثبوت میں اشتہار دینا کس قدر تجاہل اور فریب دہیٔ عوام ہے۔ اور کتنی بڑی دھوکے بازی کا یہ کام ہے۔[۲]

اسی زمانہ میں مولوی رشید احمد گنگوہیؒ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ زید اپنے آپ کو حنفی بتاتا ہے اور وہ مولوی نذیر حسین کا مداح ہے اور یوں کہتا ہے کہ جامع الشواہد میں جو عقائد غیر مقلدین کے درج ہیں وہ غلط ہیں۔ صاحب جامع الشواہد نے غیر مقلدوں پر تہمت کی ہے؟

مولوی رشید احمد گنگوہی نے جواب دیا کہ "غیب کی بات کو اللہ جانتا ہے مگر اصل حال

[۱] مولانا عبدالعلی آسی مدراسی ص ۲۲۳۔ تنبیہ الوہابیین ضمیمہ فتح المبین مطبوعہ آسی لکھنؤ ۱۳۰۸ھ

[۲] مولانا عبدالعلی آسی مدراسی ص ۲۲۳ تنبیہ الوہابیین ضمیمہ فتح المبین مطبوعہ آسی لکھنؤ ۱۳۰۸ھ

ہے کہ اس زمانہ میں غیر مقلد تقیہ کر کے اپنے آپ کو حنفی کہدیتے ہیں اور واقعہ میں حنفیہ کو مشرک بتلاتے ہیں۔ خود مولوی نذیر حسین نے مکہ معظمہ میں غیر مقلد ہونے سے تبری اور حلف کیا اور حنفی اپنے آپ کو بتلایا اور ہندوستان میں وہ ہر روز سخت غیر مقلد تھے اور اب بھی وہ ایسے ہی ہیں۔ سو امام کا جب یہ حال تو ان کے مقتدی کیسے کچھ ہوں گے۔ اور مولوی نذیر حسین کا حنفیوں کو بدتر از ہنود کہنا معتبر لوگوں سے سنا گیا ہے اور خود مخلص ان کے شاگرد اُن کے تقلید شخصی کو شرک بتلاتے ہیں۔ تو یہ شخص مدلس اُن کا کس طرح حنفی ہو سکتا ہے۔ یہ دعویٰ اُس کا قابل قبول نہیں بظاہر حال اور جامع الشواہد سے لاریب دوسرے غیر مقلدین بھی تبری کہتے ہیں مگر جس جس رسائل سے صاحب جامع الشواہد نے عبارتیں نقل کی ہیں اُن میں ہرگز تحریف نہیں چند موقعے سے بندہ نے بھی اس کا مطالعہ کر دیکھا ہے اور یہ عقائد بعض غیر مقلدین کے بعض معتبروں کی زبانی دریافت ہوئے۔ اور وہ اس کا اقرار کرتے ہیں۔ [۱]

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان سے بھی ۱۰ ارشوال ۱۳۰۵ھ میں مولانا محمد فضل الرحمن امام جامع مسجد صدر بازار فیروزپور پنجاب نے غیر مقلدوں کے سلسلہ میں ایک مسئلہ دریافت کیا جس کا جواب فاضل بریلوی نے "النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید" کے تاریخی نام کے ساتھ ایک رسالہ کی شکل میں دیا۔ اس جواب کی دلیل سوئم میں فاضل بریلوی نے جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد کو ماخذ بنایا ہے اور لکھا ہے کہ مجنا مولوی وصی احمد صاحب سورتی سلمہ اللہ تعالیٰ نے عقائد غیر مقلدین نقل کر کے اُن کے بعض عملیات بھی جامع الشواہد میں تلخیص کئے ہیں یہاں اُس کے چند کلمات بطور التقاط لکھنا کافی سمجھتا ہوں۔ [۲]

جامع الشواہد مختلف بلاد و امصار سے مختلف اوقات میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ بعد تحقیق اس کی اشاعت کے سلسلہ میں جو معلومات فراہم ہوئی ہیں اُن کی ترتیب یہ ہے۔

۱۔ مطبع فیض محمدی لکھنؤ سنہ ۱۲۹۸ھ تعداد اشاعت دس ہزار

۲۔ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۳۰۰ھ تعداد اشاعت دو ہزار

---

[۱] محمد عاشق الٰہی میرٹھی ص ۱۷۸۔ تذکرۃ الرشید حصہ اول مطبوعہ مکتبہ اشاعت قیصر گنج روڈ میرٹھ

[۲] فتاویٰ رضویہ ص ۳۰ جلد سوئم مرتبہ فاضل بریلوی مطبوعہ سنی دار الاشاعت مبارک پور اعظم گڑھ سنہ ۱۹۶۱ء

۳۔ مطبع گلزار محمدی لاہور سنہ ۱۳۰۳ھ تعداد اشاعت پانچ ہزار

۴۔ فیض بخش ورفاع پریس لاہور سنہ ۱۳۰۸ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۵۔ مطبع کریمی لاہور سنہ ۱۳۵۲ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۶۔ مکتبہ نبویہ لاہور سنہ ۱۹۵۸ء تعداد اشاعت ایک ہزار

۷۔ مکتبہ اہلسنت بیلی بھیت سنہ ۱۳۹۲ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۸۔ مطبع ریاض آگرہ (سنِ اشاعت و تعداد نامعلوم)

اس کے علاوہ جن کتابوں میں جامع الشواہد کو بطور ضمیمہ پیش کیا گیا اُن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ فتح المبین مؤلفہ مولانا منصور علی خان مطبع دار العلم والعمل فرنگی محل لکھنؤ سنہ ۱۳۰۱ھ

۲۔ تنبیہ الوہابیین مؤلفہ مولانا عبدالعلی آسی مدراسی مطبوعہ مطبع آسی لکھنؤ سنہ ۱۳۰۸ھ

۳۔ نصر المقلدین مؤلفہ حافظ احمد علی بٹالوی مطبوعہ مطبع آسی مدراسی لکھنؤ سنہ ۱۳۲۰ھ

۴۔ اخراج المنافقین مؤلفہ مولانا نبی بخش حلوائی مطبع کریمی لاہور سنہ ۱۳۵۲ھ

جامع الشواہد کو اکثر علماء نے ماخذ کے طور پر استعمال کیا ہے ایسی کتب کی فہرست طویل ہے چنانچہ تفصیل سے گریز کرتے ہوئے یہاں جامع الشواہد کا اصل متن شائع کیا جا رہا ہے جو مولانا عبدالعلی مدراسی کے رسالہ تنبیہ الوہابیین کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوا تھا۔ اور اس میں تمام بلاد و امصار کے علماء کرام کی مواہیر تصدیقات و تقریظات بھی شامل ہیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس طرح ابو الکلام آزاد نے میر غلمت اللہ بے خبر بلگرامی کے رسالہ "غبار خاطر" کا نام اپنے مجموعہ مکاتیب کے لئے مستعار لیا ہے اسی طرح انہوں نے حضرت محدث سورتی کے رسالہ "جامع الشواہد" کا نام بھی سوامی شردھانند کو جامع مسجد دہلی میں لے جانے اور منبر رسول پر بٹھا کر تقریر کروانے کی حمایت ۔۔۔ نے تصنیف کردہ ایک رسالہ کیلئے مستعار لیا اور اُس کا نام جامع الشواہد لدخول غیر المسلم فی المساجد رکھا ــــــ (خواجہ رضی حیدر)

جامع الشواہد کا عکس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

(۱) علماے اہل سنت وجماعت اس مسئلے مین کیا فرماتے ہین کہ یہ گروہ وہابیین یعنی فرقہ غیر مقلدین بیانات کذائی داخل ہے اہل سنت وجماعت مین یا خارج ہے اسنے مثل دیگر فرق ضالہ کے (۲) اور ہم مقلدون کو اُنکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور اُنکو اپنے مساجد مین باوجود خوف فتنہ وفساد کے آنے دینا درست ہے یا نہین (۳) اور اُنکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے بَیِّنُوْا بِالتَّفْصِيْلِ تُوْجَرُوْا بِالْاَجْرِ الْجَزِيْلِ

جوابِ سوالِ اول

وہابیہ غیر مقلدین (کہ قطع نظر عقائد کے جنکی علامات ظاہری اس ملک مین بحیثیت مجموعی ترک اعتبار افرادی ایمہ اربعہ مین سے کسی کی تقلید نکرنا اور فقہ کو مخالف حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکھنا اور اپنے تئین موحد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑھنا اور نفس انعقاد مجلس میلاد خیر العباد اور فاتحہ خوانی وعرس اولیاء اللہ کو شرک وبدعت کہنا اور بغیر کسی امام کی تقلید کے نماز مین آمین پکار کے کہنا اور وقت کہے اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور نماز مین ناف سے اوپر بلکہ سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا اور جو ایسا نکرے اُسکو برا کہنا) مثل دیگر فرق ضالہ رافضی وخارجی وغیرہما کے اہل سنت وجماعت سے خارج ہین کیونکہ اُنکے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت وجماعت کے ہین چنانچہ بموجب تحریر اُنھین کی کتابون کے چند عقائد اور مسائل بقید نام کتاب وہندسہ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کیے جاتے ہین تاکہ کسی منکر کو اُنکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہے کی باقی نہ رہے

پہلے اُنکے عقائد سنیے

اول یہ کہ خدای پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہین چنانچہ صفحہ ۹ کتاب معیار ۃ الایمان مطبوعہ مراد آباد تصنیف مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر حسین مین مندرج ہے دوم انبیا علیہم السلام سے احکام دینی مین بھول چوک کے قائل ہین جیسا کہ مولوی حسین خان صفحہ ۱۲ کتاب رد تقلید بکتاب المجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی مین اس مضمون کا اقرار کرتے ہین اور طرہ یہ کہ اُسکی صحت پر مولوی نذیر حسین شریف حسین وغیرہما اکابر غیر مقلدین کی مہرین بھی ثبت ہین حال آنکہ انبیا علیہم السلام تبلیغ احکام مین بالاتفاق معصوم ہین سوم یہ کہ آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہین چنانچہ یہ مضمون صفحہ ۲۷۲ نصر المؤمنین مصنفہ اخوند صدیق پشاوری شاگرد

رشید مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہو کہ انھون نے خاتم النبیین کے الف لام کو عہد خارجی کا لکھا ہے جسکے معنی یہ ہین کہ بعض کے خاتم ہین نہ سب کے حالانکہ آپ کل انبیا کے خاتم اور نبی آخر الزمان ہین کہ بعد آپ کے کوئی نبی نہوگا چہارم کہتے ہین کہ حدیث آحاد سے یعنی سوائے حدیث متواتر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ثابت نہین ہوتا جسکا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت سے سوای ایک دو معجزون کے نیا دہ معجزے نہوتے کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات حدیث متواتر سے ثابت نہین ہوتے چنانچہ یہ مضمون کتاب دلیل محکم مطبوعہ دہلی تصنیف مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہی ہفتم اجماع کل امت کا جسکی سند ہمکو معلوم نہو حجت شرعی نہین ہے جیسا کہ صفحہ ۱۴۴ کتاب معیار الحق مطبوعہ لاہور مصنفہ مولوی نذیر حسین مین و صفحہ ۴۴ کتاب اعتصام السنہ مطبوعہ کانپور تصنیف مولوی حبیب اللہ محمدی معروف بجاؤ ساکن مؤ مین موجود ہے ہشتم مجتہد کا قیاس شریعت مین قابل اعتبار کے نہین ہے چنانچہ اسی کتاب معیار الحق کے صفحہ ۹۰ مین اور اعتصام السنہ کے صفحہ ۲۶ مین مرقوم ہی نہم کتاب دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور مصنفہ ملا معین سندی کے صفحہ ۲۱۹ مین لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی کے زمانے مین رجعت ہوگی یعنی جو لوگ اُنکی محبت مین بدون ملاقات کے مر گئے ہین اور نہ پایا انھون نے ان امام کو تو بحکم خدای تعالی قبرون سے قبل قیامت کے زندہ ہو کر اُنسے مستفید ہونگے چنانچہ اصل عبارت عربی اُس کتاب کی یہ ہے مَنْ مَاتَ عَلَى الْحُبِّ الصَّادِقِ لِإِمَامِ الْعَصْرِ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ يُدْرِكْ دَوْلَتَهُ لَعَلَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ أَنْ يُحْيِيَهُ فَيَفُوزُ فَوْزًا عَظِيمًا فِي حُضُورِهِ وَهٰذِهِ رَجْعَتُهُ فِي حَقِّهِ حالانکہ مسئلہ رجعت کا نزدیک اہل سنت جماعت کے مردود ہے چنانچہ امام نووی شارح مسلم لکھتے ہین کہ رجعت باطل ہے اور معتقد اسکے رافضی ہین پس معلوم ہوا کہ یہ طریقہ روافض کا ہے نہ اہل سنت کا دہم کہتے ہین کہ بارہ امام اور حضرت فاطمہ زہرا معصوم ہین یعنی اُنسے خطا کا ہونا محال ہے اور حضرت ابو بکر صدیق اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم کہ مخالف ہوے حضرت علی کی بیعت خلافت مین اور حضرت فاطمہ کے ارث دینے مین وہ سب کے سب خطا وار ہین اور نیز یہ کہتے ہین کہ عصمت آنحضرت کی عقلی ہے اور عصمت امام معصوم کی نقلی چنانچہ یہ مضمون اُسی کتاب دراسات کے صفحہ ۲۱۲ مین مرقوم ہے حالانکہ یہ عقیدہ بھی خاص رافضیون کا ہی کہ بارہ امام اور چودہ معصوم اُنکے یہان مقرر ہین اور ہمارے یہان تو سوای پیغمبرون کے کوئی دوسرا معصوم نہین جیسا کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تحفہ اثنا عشریہ کے باب دہم مین لکھتے ہین مذہب اہل سنت نیست کہ کسی را بغیر نبی معصوم دانند یازدہم اُسی کتاب دراسات مین حدیث أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ کو بمقابلہ عصمت اہل بیت کے موضوع قرار دیا ہے اور حدیث اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ سے جو اقتدای شیخین کا

قائل تھا اور وجوب و استحباب کو بالکل اڑا دیا چنانچہ عبارت عربی اسکی یہ ہے لکن الاولیٰ موضوعٌ
والثانی مثلہ جوازُ ولا لکان قولہ ... بمخالفتہ مما یدل علی عدم صحتہم
الاقتداء بہما وھو لا یقتضی عدم خطائہما باوجودیکہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے
اپنی کتاب سیف المسلول میں حدیث اقتداء کی نسبت لکھا ہے کہ یہ مشہور وقد رواہ البیہقی
بلسانیدۃ متنوعۃ یرتقی بہا الی درجۃ الحسن دوسری حدیث اس طرح ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے میں نہیں جانتا
کہ زندگی میری کتنی ہے پس اقتدا کرو تم ابوبکر اور عمرؓ کی چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۳۵ میں نقل ہے ملا شیخ محمد اسمٰعیل صاحب جنہی
اس حدیث کی پوری تخریج اسناد لکھی اور ترتیب سات کر دی وہ تم حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ سے [illegible]
عداوت اور کینہ رکھتے تھے چنانچہ صفحہ ۶۴ کتاب اعتصام السنۃ مذکور میں مسطور ہے یا تو دہم چاروں
اماموں کے مقلد اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و
مجددیہ وغیرہ سب لوگ مشرک اور کافر ہیں چنانچہ اسی کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۷۰ میں لکھا ہے اور مولوی
محمد یسین نے رسالہ اشاعۃ الحق جواب رسالہ تنویر الحق میں سب مقلدین کو اخوان زبر یا اور رافضی ملعونہ شیطان
کا ذکر لکھا ہے اور اسی طرح مولوی محی الدین نو مسلم کتب فروش لاہوری نے اپنی کتاب ظفر المبین مطبوعہ لاہور
مورخہ رمضان ۱۲۹۸ ہجری کے صفحہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۲۲ میں تقلید کو شرک اور حرام اور مقلدین حنفیہ کو مشرک
اور بدعتی لکھا ہے اور چاروں اماموں کے مذہبوں کو ضلالت اور بدعت قرار دیا ہے جس کا بھی جا بجا [illegible] اسی طرح
نواب صدیق حسن خان نے فقہ کو جعلسازی و مکاری اور فقہا و مقلدین کو مشرک و بدعتی و دغاباز لکھا ہے چنانچہ صفحہ ۲
۲۹۴ بیان ... مطبوعہ مفید عام آگرہ میں یہ عبارت موجود ہے کہ سرچشمہ سارے جھوٹے حیلوں اور مکروں کا علم
کا ان نام فریبیوں اور دغابازوں کی علم فقہ دراصل ہے اور رہا جال ان سب خرابیوں کا فقہا اور مقلدین کی
بول چال ہے اور ساری خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤں کی ہے جو دام تقلید میں گرفتار ہیں اور نشۂ شرک و بدعت
میں سرشار اور تمام عالم کا فساد اور ساری خرابیوں کی بنیاد گروہ مقلدین سے ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱
میں لکھا ہے کہ کثرت نوافل نماز و وظائف اور صدقات طعام وغیرہ واسطے ثواب رسانی اموات کے موافق
طریقہ ہنود کے ہے انتہی اور نیز نواب صاحب نے حصول الذریعہ الی تعدید علوم الشریعہ مطبوع مفید عام آگرہ
سنہ ۱۳۰۲ کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ علم شرعی عبارت ہے تفسیر و حدیث و فقہ سنت و فرائض سے رہی فقہ مصطلح
سو یہ علوم دنیا سے ہے نہ علوم آخرت سے انتہی بلفظہ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ فقہا و فقہا سے اس شخص کو
تعصب ہے کہ فقہ مصطلح کو جو کہ عبارت ہے حرام و حلال کے مسائل کو کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے استنباط
کرنا اور کتب فقہ سے بلحاظ ما لہ و ما علیہ کے فتویٰ دینا علوم دنیاوی سے شمار کیا نہایت مقام حیرت ہے الخ

کتنی بڑی جرأت ہی کہ جب انھون نے علماے متقدین اور اولیای کاملین کو بے دھڑک مشرک اور کافر لکھدیا تو
اب انکے کفر والحاد مین کیا شک باقی رہگیا افسوس صد افسوس ان ناعاقبت اندیشون اور بیخبرون کو اتنی
بھی خبر نہین کہ ہماری اس بیہودہ تقریر اور ناشایستہ تحریر سے خود ہمارے امام المحدثین اور مقتداے عالمین
حضرت امام بخاری علیہ رحمۃ الباری بھی معاذ اللہ کافر و مشرک ہوے جاتے ہین بدین وجہ کہ وہ بھی مقلد
ہین امام شافعی رحمہ اللہ کے اور داخل ہین زمرۂ مقلدین شافعیہ مین جیساکہ زبدۃ المحدثین عمدۃ المفسرین عارف
باللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مین لکھا ہی ومن
هٰذا القَبِيلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ البُخَارِيُّ فَاِنَّهُ مَعْدُوْدٌ فِي طَبَقَاتِ الشَّافِعِيَّةِ وَمِمَّنْ ذَكَرَهُ فِي طَبَقَاتِ
الشَّافِعِيَّةِ الشَّيْخُ تَاجُ الدِّيْنِ السُّبْكِيُّ وَقَالَ اِنَّهُ تَفَقَّهَ بِالحُمَيْدِيِّ وَالحُمَيْدِيُّ تَفَقَّهَ بِالشَّافِعِيِّ
وَاسْتَدَلَّ شَيْخُنَا العَلَّامَةُ عَلَى اِدْخَالِ البُخَارِيِّ فِي الشَّافِعِيَّةِ بِذِكْرِهِ فِي طَبَقَاتِهِمْ
وَكَلَامُ النَّوَوِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ شَاهِدٌ لَهُ انتهىٰ یعنی جس طرح ابوجعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین
اسی طرح امام محمد بن اسمعیل بخاری بھی مقلدین شافعیہ مین شمار کیے گئے ہین اور جس شخص نے انکو طبقات شافعیہ
مین ذکر کیا ہی وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور انھون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکھا ہی امام حمیدی
سے اور حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لائے ہین ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ
مین ساتھ مذکور ہونے انکے کے طبقات شافعیہ مین اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہمنے اسکو گواہی دیتا ہی
اس بات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی پس جب ایسے بڑے امام المحدثین نے بدون تقلید کے
دین مین چارہ نہ دیکھا ناچار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب ان لامذہبون کو تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے
ضرور چاہیے کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار نفرین اور پھٹکار کرین (دوازدہم جو شخص
ایمان باللہ والیوم الآخر وتصدیق بما جاء بہ النبی رکھے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اس شخص کو
غیر مقلدین مسلمان متقی اور مصداق اس آیت کا جانتے ہین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ المُتَّقُوْنَ
چنانچہ یہ مضمون رسالہ ثبوت الحق الحقیق تصنیف مولوی نذیر حسین مطبوعہ چشمۂ فیض دہلی محلہ بلیماران کے صفحہ
اول مین مندرج ہی حالانکہ صرف موصوف بالایمان ہونے اور تصدیق بما جاء بہ النبی کرنے سے مسلمان متقی کذائی
نہین ہوسکتا ورنہ باوجود مرتکب ہونے محرمات قطعیہ کے اور تارک ہونے واجبات حتمیہ کے متقی اور مصداق
ہونا اس آیت کا لازم آتا ہی اور یہ بالاتفاق تمام علماے اہل سنت کے نزدیک باطل ہی بلکہ متقی کذائی ہونے مین
اتصاف بالحسنات اور احتراز عن السیآت بھی ضرور ہی اور مصداق آیۂ مذکورہ کے وہی لوگ ہین جو باوجود موصوف
بالایمان ہونے کے موصوف بالفضائل العملیہ بھی ہون جیسے بذل اموال وایتای زکوۃ واقامت صلوۃ و
اداے صوم و حج وایفای عہود ومواثیق وصبر واستقلال بوقت مصیبت وملال غرض کہ جملہ ضروریات دین

سیزدہم اسی کتاب ثبوت الحق الحقیق کے صفحہ ۲۰۴ و ۲۰۵ میں زیر عنوان تنزیہ حسین سے اور سنت اسلام پر عمل ہو تقلید کو بدعت مذمومہ اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہے اور ائمہ مجتہدین کو مثل احبار و رہبان یعنی علماء یہود و نصاریٰ کے بنایا ہے اور حضرات مقلدین کو مصداق ان آیات کا ٹھیرایا ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا حالانکہ یہ آیتیں یہود و نصاریٰ و کفار مشرکین کی شان میں وارد ہیں افسوس کہ مصداق اُسکے مومنین ائمہ مجتہدین اسلام ٹھیرائے جاتے ہیں اس سے بڑھکر تعصب اور گمراہی کیا ہوگی سے از پرون طعنہ زنی بر بایزید از درون ننگ میدارد یزید۔ خیال کرنا چاہیے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے جو تحریم ما احل اللہ اور تحلیل ما حرم اللہ میں اپنے احبار و رہبان کا اتباع کیا تو کافر و مشرک ہو گئے ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تحلیل اور تحریم محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ جنکی حرمت و اباحت میں احتمال اور ضرورت اجتہاد کی ہے بر تقدیر صورت اول مولوی صاحب کو ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل یا تحریم محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی ثابت کرنا چاہیے حتیٰ کہ انکے مقلدین بسبب اتباع کرنے کے ایسی تحلیل و تحریم میں مشرک و کافر قرار دیے جائیں اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین ائمہ کو مشرک قرار دینا قیاس نادرست اور اجتہاد بیجا ہے اور در صورت ثانی معاذ اللہ صحابہ کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہے کیونکہ انھوں نے لفظ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا سے طلقات ثلاثہ واقع ہونے میں حضرت عمرؓ کا اتباع کیا ہے بلکہ ہونا خود بدولت اور انکے اکابر کا مثل قاضی شوکانی و ابن القیم وغیرہم کے لازم آتا ہے اسواسطے کہ انھوں نے لفظ مذکور سے طلقات ثلاثہ نہ واقع ہونے میں ابن تیمیہ و داؤد ظاہری و ابن حزم کی تقلید کی ہے پس شق اول تو بدیہی البطلان ہے کیونکہ صحابہ سے تحریم ما احل اللہ ہرگز نہیں ہوسکتی اور شق ثانی بزعم مولوی صاحب کے متعین ہو گئی اب اسکا کیا جواب ہے کیوں ایسی بات کہیے کہ الزام اُسکا اپنے اوپر لیجیے چہاردہم رسالۂ الاحتوا علیٰ مسئلۃ الاستوا تصنیف نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال مطبوعہ گلشن اودھ لکھنؤ میں لکھا ہے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے اور عرش اسکا مکان ہے اور دونوں قدم اپنے کرسی پر رکھے ہیں اور کرسی اُسکے قدم رکھنے کی جگہ ہے اور ذات خدا کی جہت فوق اور طرف علو میں ہے اور اُسکو فوقیت جہت کی ہے نہ فوقیت رتبے کی اور وہ عرش پر رہتا ہے اور اترتا ہے ہر شب کو طرف آسمان دنیا کے اور اُسکے لیے دہنا بایاں ہاتھ اور قدم اور ہتھیلی اور انگلیاں اور دو آنکھیں اور منہ اور پنڈلی وغیرہ سب چیزیں بلا کیف ثابت ہیں اور جو آیتیں اس بارے میں ہیں سب محکمات ہیں آیات متشابہات نہیں اور اُن آیات و احادیث میں تاویل نہ کرنا چاہیے سب آیتیں اور حدیثیں اپنے

[illegible]

ظاہر معنی پر محمول ہونگی اور اسی ظاہر معنی پر عمل اور اعتقاد رکھنا چاہیے انتہی حال آنکہ یہ مذہب فرقۂ مجسمہ و مشبہہ و جہلاء حنابلہ کا ہو اور مخالف ہو اہل توحید و ارباب تنزیہ سنت جماعت کے چنانچہ اس رسالے کے رد میں رسالۂ استیلاء علی الاستوا مطبع مصطفائی لاہور میں چھپ چکا ہو اور دوسرا رسالہ بھی اسکے جواب میں مسمی بضوء الایمان فی تنزیہ الرحمن مطبع رحیمی لودھیانہ میں مطبوع ہوا ہو ان دونوں رسالون میں مذہب اہل حق کو خوب تفصیل سے لکھا ہو اور وہابیہ کے عقائد کا رد بخوبی کیا ہو کہ وہ حق تعالی کے صفات ارادہ فی الشرع پر ہرگز ایمان نہین لائے ہین بلکہ ظواہر معنی متشابہات پر اپنی رائے سے اور تاویل اور تفسیر کے موافق ایمان لائے ہین اور اس سے مصداق زائغین او متعقین فی الدین کے بنگئے ہین جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہو فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جن لوگون کے دلون مین کجی اور گمراہی ہو سو وہ پیروی کرتے ہین ظواہر معنی آیات متشابہ کی بغرض فتنہ انگیزی اور واسطے جاننے اسکی حقیقت کے حال آنکہ حقیقت اسکی اللہ ہی جانتا ہو پس اس بارے مین مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہو کہ آیات و احادیث صفات باری تعالی باعتبار الفاظ اور کلمات کے محکم ہین یعنی صاف اور واضح الدلالۃ ہین اور باعتبار مفاہیم اور معانی کے متشابہ ہین یعنی انکے کئی کئی معنی ہین اور اجمالاً اسکے ظاہر الفاظ پر ایمان لانا کافی ہو اور بالضرور اسکی تفسیر اور تاویل نکرین اور حق تعالی کو ان صفتون کے حقائق سے پاک اور منزہ جانین اور اسکے مرادی معنون کو علم الٰہی کے سپرد کوین اور اسکی کیفیت سے ساکت اور خاموش رہین اور اسکے کسی معنی کو معین نکرین مثلاً یہ نکہین کہ استوا بمعنی استقرار یا جلوس کے ہو یا ید بمعنی قدرت یا جارحہ کے ہو یا وجہ بمعنی ذات یا مونہہ کے ہو بلکہ اتنا کہنا کافی ہو کہ اللہ تعالی عرش پر مستوی ہو اور صاحب ید اور صاحب وجہ ہو کیونکہ ظاہر معنی متشابہات کے لینے سے اللہ تعالی کے واسطے جسم اور صورت اور جہت تحتانی و فوقانی اور مکان و زمان و جوارح و دیگر لوازم جسمیت من صفات الحوادث والممکنات ثابت ہوتے ہین حال آنکہ اللہ تعالی قدیم ہو اور ان چیزون سے منزہ اور پاک ہو اور اسکا نہ مونہہ ہو نہ ہاتھ ہو اور نہ وہ چڑھتا ہو اور نہ اترتا ہو اگرچہ بے کیف سہی فَاَفْهَمْ وَخُذْ هٰذَا مِنْ عُمْدَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِیْنَ وَلَا تَكُنْ مِنَ الظَّاهِرِیَّةِ وَالْغَیْرِ الْمُقَلِّدِیْنَ

آیات متشابہات صفات باری تعالی میں فرقۂ وہابیہ کا رد اور تحقیق مذہب اہل سنت کی

یازدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت اور ضلالت جانتے ہین اور اس بارے مین حضرت عمرؓ کو صریح خاطی اور مخترع بدعت ضلالہ کا ٹھیراتے ہین چنانچہ نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال نے کتاب الانتقاد الرجیح مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ ۶۲ و ۶۳ مین حضرت عمرؓ کو نہایت بیباکی سے صاف خاطی اور بدعت ضلالہ کا مخترع لکھا ہو چنانچہ عبارت اسکی یہ ہو اما قوله نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فَلَیْسَ فِی الْبِدْعَةِ مَا یُمْدَحُ بَلْ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَلَیْسَ الْمُرَادُ بِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اِلَّا طَرِیْقَتُهُمُ الْمُوَافِقَةُ بِطَرِیْقَتِهٖ مِنْ جِهَادِ الْاَعْدَاءِ وَتَقْوِیَةِ شَعَائِرِ الدِّیْنِ وَنَحْوِهَا وَمَعْلُوْمٌ مِنْ قَوَاعِدِ الشَّرِیْعَةِ اَنَّهٗ لَیْسَ لِخَلِیْفَةٍ رَاشِدٍ اَنْ یُشَرِّعَ طَرِیْقَةً غَیْرَ مَا كَانَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ

نواب بھوپال کا ۲۰ بارہ تراویح بیس رکعت کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صریح خاطی اور مخترع بدعت ضلالہ کا ٹھیرانا

ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ نِعْمَتِ الْخَلِيْفَةُ الرَّاشِدُ حَتّٰى سَمَّاهُ مِنْ تَجْمِيْعِ صَلَاتِهِ لَيْلَ رَمَضَانَ بِدْعَةً
ذٰلِکَ بِقَوْلِ اِنَّهَا سُنَّةٌ نواب صاحب بھوپال نے جماعت تراویح کو مخالف حکم آنحضرت
کے سمجھکر اُسپر اطلاق سنت کا ناجائز خیال کیا ہے حال آنکہ قول و فعل صحابہ کرام بھی سنت ہے جیسا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اور سوائے
اسکے اس بیس رکعت تراویح کو بدعت عمری کہنا رافضیوں کا قول ہے کما ذکرہ السیوطی فی جوامعہ اور آٹھ رکعت
تراویح کو سنت کے بہانے سے راحت نفس کی سمجھکر پڑھنا اور بیس رکعت کو بدعت عمری کہکے مشقت کے سبب سے
چھوڑ دینا تو صریح اسمیں تقلید خواہش نفسانی ہے نہ اتباع سنت رسول رحمانی بلکہ آنحضرت کی سنت فعلی کو
بنظر تخفیف محنت کے لینا ہے اور سنت قولی کو تو باعث مشقت کے چھوڑ دینا ہے سبحان اللہ دعوی یہ کہ ہم پوری
سنت پر عمل کرتے ہیں اور عمل یہ کہ آدھی سنت پر چلتے ہیں اور وہ آدھی بھی پوری نہیں اسواسطے کہ آن حضرت نے
نماز تراویح ایک مرتبہ ثلث شب تک پڑھی اور دوسری مرتبہ نصف شب تک پڑھی اور تیسری مرتبہ یہان تک پڑھی
کہ وقت صبح کا قریب ہوگیا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے پس غیر مقلدین اس طرح طول قیام کے ساتھ کہان
پڑھتے ہیں تاکہ پوری پوری سنت قولی کی تعمیل ہو اور اسپر طرہ یہ کہ جو تمام امت محمدیہ شرق سے غرب تک بیس
رکعت تراویح کی پڑھتے ہیں اور سنت قولی و فعلی دونون پر عمل کرتے ہیں (یعنی بیس رکعت تو موافق سنت
قولی کے ادا کرتے ہیں اور آٹھ رکعتیں سنت فعلی کی تو بیس کے اندر آگئیں) بدعتی اور تارک سنت نبوی
ہو جائیں اور خود جو نیم سنت پر چلتے ہیں عامل بالسنہ کہلائیں یہ بھی عجیب دھوکے کی بات ہے جو پیرو سنت
کہلاتے ہیں وہ راہ سنت پر نہیں آتے ہیں اور جو سنت کو بجا لاتے ہیں وہ بدعتی کا خطاب پاتے ہیں کیا اندھیر ہے
اور کیا الٹی سمجھ ہے کہ غیر مقلد نے صرف آٹھ رکعت پڑھکے فرصت پائی تخفیف عبادت کی راحت اٹھائی اور مقلد نے
ہر چند کہ بیس رکعت ادا کرنے میں بار مشقت اٹھایا لیکن پیرو سنت کے میدان تکمیل پیروی سے قدم نہ ہٹایا

سنا تھا رشتی میں تیر نیم کش کو کمینہ	بازی یا گرچہ پا نہ سکا سر نہ کھو سکا	اس شہر سے چیر تو آپ کو کہتا ہے عشقباز	اے رو سیاہ تجھسے تو یہ بھی نہو سکا

ستارھویم کتاب تحفۃ المومنین مطبوعہ مطبع محمدی لاہور تصنیف قاضی
محمد حسین ساکن اچرا ضلع ملتان کے صفحہ ۹۶ تا ۱۰۰ مین لکھا ہے کہ یا شیخ عبد القادر الجیلانی شیئاً للہ کہنے والا کافر اور
مشرک ہے کہ اسنے یہ تینون شرک کیے اشتراک فی العلم اور اشتراک فی التصرف اور اشتراک فی العبادۃ اور اسی طرح
سے یا رسول اللہ کہنے والا بھی کافر اور مشرک ہے حال آنکہ یہ کہنا بالکل تعصب اور نفسانیت سے بھرا ہے اور خود
معترض علم معرفت سے بے بہرہ ہے ہشتم مفتم ہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۹ مین لکھا ہے جو کوئی اذان مین وقت سنے
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے انگوٹھون کو چومکے آنکھون پر رکھے وہ بدعتی ہے اور جسقدر رسمیں ہے من

حدیثین ہین وہ سب موضوع اور بناوٹی ہین اور عمل کرنا انپر موجب ضلالت ہی حال آنکہ یہ کہنا بھی بالکل حماقت اور جہالت ہی ہفتم جلد ہشتم اُسی کتاب کے صفحہ ۱۰ سے تا ۱۲ مین مرقوم ہی کہ آنحضرت صلعم کا عالم برزخ مین احوال اور اعمال امت پر واقف ہونا بدیہی البطلان ہی اور اعتقاد اسپر موجب شرک جلی اور مستلزم اثبات علم غیب کہ یہ خاصہ علام الغیوب کا ہی اور جو بواسطہ ملائکہ کے احوال امت پر آپ مطلع کیے جاتے ہین سو یہ بھی غیر متفق اور غیر مثبت ہی اور قابل اعتبار کے نہین ہی کہ سوے ارباب سیر کے کسی نے معتبرین اہل حدیث سے اسکو نقل نہین کیا بلکہ حدیثین اسکے خلاف پر وارد ہین حال آنکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہی کہ قبر شریف مین آنحضرت پر احوال و اعمال امت پیش کیے جاتے ہین جن لوگون کے اعمال صالحہ ہوتے ہین تو آپ خوش ہوتے ہین اور جنکے اعمال بد ہوتے ہین تو آپ اُنکے حق مین دعا و استغفار فرماتے ہین نوزدہم جلد اُسی کتاب مین صفحہ ۱۳۰ سے تا ۱۳۴ لکھا ہی کہ میت کو ادراک اور سماع ثابت نہین ہی ارواح مفارقہ کو تعلق اور حیات صرف بقدر رد سلام و تسلیم کے حاصل ہی اور جو حدیثین کہ شرح الصدور مین دربارۂ اثبات سماع موتیٰ کے وارد ہین وہ قابل تمسک نہین ہین کیونکہ وہ حدیثین کہ جس کو رسائل جلال الدین سیوطی کی طبقۂ رابعہ سے لکھی ہین اور احادیث طبقۂ رابعہ اس قابل نہین ہین کہ کسی عقیدے یا عمل کے اثبات مین قابل سند و تمسک ہون حال آنکہ عقیدہ اہل سنت اسمین یہ ہی کہ ادراک اور سماع اموات کو حاصل ہی اور یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہی بستم اُسی کتاب کے صفحہ ۱۴۴ مین مرقوم ہی کہ ارواح انبیاے کرام و اولیاے عظام سے خلق اللہ پر کسی طرح کا فیض نہین ہی اور افعال اختیاریہ و غیر اختیاریہ مین استفاضہ انسے شرعاً و عقلاً ناجائز بلکہ بدیہی البطلان ہی ورنہ بعثت انبیا کی مرۃ بعد اخریٰ بیکار اور بیفائدہ ہوجاتی ہی اور ایک ہی وجود شریف حضرت آدم علیہ السلام کا قیامت تک کافی ہوجاتا اور وہ آثار افادہ و استفادہ و تعلیم و تعلم کے جو آنحضرت سے بعد انتقال کے زمانۂ صحابہ مین پائے گئے وہ سب بے اصل معلوم ہوتے ہین ورنہ اگر قبر شریف سے تعلیم و افادہ ہوتا تو آپ سے تعیین کفن و کیفیت دفن و غسل و دیگر مسائل عبادات و معاملات مین فیما بین صحابہ اختلاف نہ ہوتا اور نوبت محاربات و منازعات و مشاجرات صحابہ کی نہ آتی اور اسی طرح اختلاف تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و مفسرین و محدثین کا ہرگز نرہتا بلکہ کارخانہ قیاس و اجتہاد و استنباط مسائل و تتبع روایات احادیث و فقہ کا درہم برہم ہوجاتا انتہی خدا بچائے ایسی سوء عقیدت اور بدگمانی سے کہ صریح اس سے معجزات انبیا اور کرامات اولیا کا انکار پایا جاتا ہی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ بست و یکم اُسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ مین مرقوم ہی کہ استمداد اہل قبور سے باین طور کرنا کہ یا حضرت واسطے حصول مطالب کے دعا فرمایئے یہ خلاف شرع بلکہ موجب شرک ہی کہ یا حضرت کہنا سماع کو چاہتا ہی اور ادراک و سماع اہل قبور سے بالکل منتفی ہی اور نیز واسطے دعای اہل قبور کے کوئی اثر مترتب نہین ہی پس دعا کرانا انسے لغو ہی انتہی پس یہ عقیدہ بھی خلاف اہل سنت کے ہی بست و دوم

(ف) معتقدین فیض روحانی انبیا و اولیا علیہم السلام کے قائل ہین

اور اسی صفحہ ۱۲۵ مین لکھا ہی کہ سفر کرنا بقصد تحصیل برکت کے امکنۂ ثلاثہ یعنی مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد بیت المقدس کی طرف بحکم حدیث لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الخ منصوص ہی اور بجز ان مقامات کے اور کسی قبر نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا ناجائز ہی کہ خود حدیث صحاح کی موجود ہی کہ فرمایا آنحضرت نے لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي وَثَنًا اور دعا مانگی آپ نے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا یعنی ای اللہ نہ بنا میری قبر کو بت کہ لوگ اسکی پرستش کرین اور بیان سے معلوم ہوا کہ وثن صنم سے عام ہی کہ صورت و غیر صورت دونون پر بولا جاتا ہی اور بھی بیہقی اور مصنف ابوبکر بن شیبہ مین مروی ہی کہ ایک شخص آنحضرت کی قبر شریف کے پاس کھڑا ہو کے کچھ عرض حال کر رہا تھا پس زین العابدین علی ابن حسین نے اسکو منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي وَثَنًا پس بیان سے یہ بات نکل آئی کہ جس طرح بت پرست بتون کے آگے عرض حال کرتے ہین اسطرح کسی قبر کے آگے نہ کیا جائے ورنہ وہ قبر بھی داخل اوثان مین داخل ہو جائیگی اور اجتناب اس سے واجب ہوگا اسی واسطے خواجہ بہاء الدین نقشبند نے فرمایا ہے تو تا کی گور مردان را پرستی + بکرد کار مردان کن درستی + اِنْتَهَتْ خُلَاصَةُ مَا فِي مِنْحَةِ الْمُؤْمِنِينَ بَلْ هٰذَا كُلُّهُ مِنَ الْاِضْلَالِ لِلْعَوَامِّ

ف: غیر مقلدین بیعت حضرات صوفیہ کو شرک فی الالوہیت و شرک فی الربوبیت و شرک فی العلم جانتے ہین

الْمُقَلِّدِينَ اب ان غیر مقلدون کا کیا کہنا کہ جسطرح محمد بن عبد الوہاب نجدی نے آنحضرت کے مزار شریف کو اسی کے فہمی کے سبب صنم اکبر قرار دیکر انہدام کا حکم لگا دیا تھا یہ بھی ویسا ہی کیا چاہتے ہین اور یہ خبر نہین کہ خود حق تعالی المنعیین قبر نبوی پر لعنت فرماتا ہی اسواسطے کہ جب یہ حدیث صحیح در بارہ وعید غیر محورین زیارت نبوی کے وارد ہو گئی مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْ قَبْرِي فَقَدْ جَفَانِي یعنی جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی میری قبر کی سو اسنے بے شک مجھپر ظلم کیا جب اللہ تعالی مطلق ظالمین کے حق مین ارشاد فرماتا ہی کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ پس جو لوگ کہ آنحضرت پر ظلم کرنا جائز رکھینگے وہ تو اللہ کے نزدیک بہت بڑے پکے ملعون ہونگے **بست و سوم** ختم پنج آیت دہم بیت و مصافحہ جمعہ سالفہ عیدین و مجلس میلاد خیر العباد و عمل اسقاط میت وغیرہ یہ سب امور بدعت اور ضلالت ہین چنانچہ یہ مضمون کتاب تحقیق الکلام فی مسئلۃ لبیعۃ والالہام تصنیف ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر مورخہ ۱۲۹۰ھ کے صفحہ ۱۵ مین مرقوم ہی **بست و چہارم** اسی کتاب کے صفحہ ۲ و ۱۲ مین لکھا ہی کہ تاثیر توجہات و اعمال سلب امراض و افاضہ توبہ عاصی و تصرف خیال و آگاہی نسبت اہل اللہ و اطلاع خطرات قلبیہ و کشف وقائع آیندہ و دیگر تصرفات اولیاء اللہ و کشف قبور و کشف ارواح و تعویذات و طریق دفع بلیات وغیرہ من اعمال المشائخ الصوفیۃ سب شرک اور بدعت ہین اور خلاف حدیث و سنت اور صفحہ ۴۴ مین بعد انکار ورد بیعت صوفیہ کے لکھا ہی کہ بہت بڑے استدلال اس بیعت کے حرام ہونے پر یہ ہی کہ بیعت مروجہ یعنی پیری مریدی کی دین اسلام مین بمقدر فتور اور فسادات پڑے ہین کہ بیکا شمار امکان سے باہر ہی شرک فی الالوہیت و شرک فی الربوبیت و شرک فی العلم علاوہ جسقدر اقسام شرک کے ہین سب اسی سے پیدا ہوسے ہین اور صفحہ ۴۴ مین لکھا ہی کہ سچ پوچھو تو یہی بیعت مروجہ باعث ہوتی ہی کلمات

ف: انھین روایت قبر نبوی پر قرآن سے لعنت ثابت ہو

کفریہ اعتقادات حلولیہ کی جسکو فنافی اللہ اور فنافی الشیخ سے تاویل کرتے ہین انتہی مقام حیرت اور جای عبرت ہے
کہ اس شخص نے بتقلید نفس پلید بلکہ باتباع خبث یزید کے حضرات صوفیہ کرام کی شان مین کیسی کیسی مہملہ بلا بنیاد
کی ہین اور گویا ان کا ایمان دی ہین منتقم حقیقی اسکا بدلا لیگا اسکو توفیق ہدایت دے لبست و پنجم اُسی کتاب کے صفحہ ۴۴
مین لکھا ہی کہ درود مستغاث اور دلائل الخیرات و کبریت احمر و درود اکبر وغیرہ کتب درود سب بے اصل اور محض
افترائی ہین بلکہ یہ درود ہی نہین انتہی خدا بچائے ایسے خیالات واہیہ اور مقالات بیہودہ سے کہ بالکل خباثت
سے آنحضرت سے صاف عداوت معلوم ہوتی ہی لبست و ششم اُسی کتاب کے صفحہ ۴۷ و ۴۸ مین فرط محبت
عشق کو آنحضرت کے ساتھ شرک لکھا ہی اور آپکے ساتھ زیادہ محبت رکھنے والے کو مشرک کہا ہی نعوذ باللہ منہا اور اسی
بنا پر صفحہ ۴۸ مین حضرت مولانا نظام الدین گنجوی کو مشرک لکھدیا ہی کہ انھون نے بہ سبب فرط محبت کے سکندر نامہ مین
یہ بیت نعتیہ لکھی ہے سہ چہ گویم کہ عیسے بموکب روان ÷ بتلہ نیش خضر و موسی دوان ÷ اور لکھا ہی کہ اس فرط
محبت مین دوسرے پیغمبرون کی تحقیر اور توہین ہوئی جاتی ہی حالانکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو ایسے سید المرسلین
خاتم النبیین کی سواری معراج کے ساتھ ساتھ جلو مین ہونا پیغمبرون کا موجب کمال تعظیم اہل موکب ہی اور نہایت
عزت و تکریم ہمراہیان کا سبب ہی اور احادیث سے ثابت ہی کہ شب معراج مین آپ بمقام بیت المقدس سب
پیغمبرون کے پیشوا اور امام ہوے اور سبھون نے آپکے پیچھے اقتدا کی اور نماز پڑھی اسی طرح سے آسمانون مین بھی پیغمبرون
نے پیغمبر نامور آپکا استقبال کرکے ملاقات کی اور اپنی اپنی حد اختیار تک آنحضرت کی سواری کے ساتھ ساتھ چلے پس اس مین تو
کوئی توہین پیغمبرون کی نہین نکلتی ہان البتہ بزرگی اور سرداری آپکی سب پیغمبرون پر ظاہر ہوتی ہی آیت کیا قباحت
کہ خود حق تعالی نے آپکو سارے پیغمبرون کا سردار اور بادشاہ بناکے بھیجا اور سب اہل اسلام کا بھی یہی اعتقاد ہی کہ
آپ افضل الانبیا اور سید المرسلین ہین پس ایک خارج کی معمولی مثال دیکر ہم قصوری صاحب سے پوچھتے ہین کہ جب دولھا
برات مین گھوڑے پر سوار ہو کے جاتا ہو اور اُسکے ساتھ ساتھ براتی بڑے بڑے بزرگ مثل باپ اور دادا اور نانا اور چچا
اور اُستاد اور پیر وغیرہ کے پیادہ پا چلتے ہون تو کیا اُس دولھا کے یہ سب بزرگ خدمتگار اور سئیس کہلاینگے اور کیا دولھا
کے ہمرکاب ہونے سے ان بزرگون کی تحقیر اور توہین لازم آئیگی حاشا وکلا ہرگز نہین پس اس شعر کے سبب حضرت
نظامی کو مشرک کہنا قصوری صاحب کی عقل کا قصور ہی اور دماغ مین انکے بالکل فتور ہی بست و ہفتم اُسی کتاب
کے صفحہ ۴۸ سے صفحہ ۴۹ تک لکھا ہی کہ الہام صرف دل کے خیال کو کہتے ہین خواہ خدا کی طرف سے ہو خواہ شیطان
کی جانب سے خواہ وہ خیر ہو خواہ شر اور الہام ہر ایک کو ہوتا ہی مکھی سے لے انسان تک اور کافر سے لے مسلمان تک
اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہی پس الہام کو اولیا اللہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہی بلکہ ہر ایک مومن اولیا اللہ ہی اور
الہام کسی کا خاصہ نہین انتہی کلامہ تو اب کیا پوچھنا ہی کہ مکھی مچھر اور مشرک و کافر کو بھی الہام ہونے لگا اور ہر مومن
خواہ فاسق ہو یا فاجر مورد الہام ہی لاحول ولا قوۃ ایسی سمجھ کے آدمی سے خدا بچائے اور کسی مسلمان کو انکے دام

[illegible]

[illegible]

وسوسۂ شیطانی مین نہ پھنسائے ظاہر ہوئی کہ وسوسہ امور شر مین شیطان کی طرف سے ہوتا ہی اور الہام امور خیر مین رحمن کی جانب سے ہوتا ہی جیسا کہ علمانے بیان کیا ہی اَلْاِلْهَامُ اِلْقَاءُ مَعْنًی فِی الْقَلْبِ بِطَرِیْقِ الْفَیْضِ مِنَ الْخَیْرِ لِیَخْرُجَ الْوَسْوَسَۃُ بست وہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ مین لکھا ہی کہ سب افعال اور اقوال آنحضرت صلعم کے تشریعی ہو ۔ محمود نہین ہین اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نہین ہی ورنہ صحابہ آپکی بعض خطاؤن پر اعتراض نکرتے انتہت خلاصہ کلام بیان تو تھا قصوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خوش عقیدہ نہین ہی اور انکو پیغمبر معصوم نہین سمجھتا ہی اور آپ کے بعض قول و فعل کو خلاف شرع اور نامحمود بتاتا ہی اور انھین کی بات مین ہو کر انھین پر اعتراض جاتا ہی اور نسبت اسکی صحابہ کی طرف لگاتا ہی معاذ اللہ اگر کوئی بادشاہ دین ہوتا تو اس گستاخی اور بے ادبی کی ضرور سزا دیتا اور دائرۂ اسلام سے خارج کرکے برملا اسکا قرار واقعی لیتا خیر اب ہم ملا قصوری کے اس قصور سراپا فسق و فجور کو منتقم حقیقی کے سپرد کرتے ہین کہ وہ اپنے حبیب پر افترا اور اعتراض کرنے والون کو خوب سمجھیگا جو جا ہیگا اسکی سزا دیگا حال آنکہ عقیدہ اہل سنت کا آنحضرت کی نسبت یہ ہی کہ جملہ افعال و اقوال آپکے محمود اور تشریعی ہین اور مطلق عصمت آپکو حاصل ہی سب صحابہ آپکے حکم کے تابع اور فرمان بردار تھے کسی نے آپ پر اعتراض نہین کیا بلکہ بعض معاملات مین بطریق مشورہ اور بمقتضای مصلحت وقت کے عرض حال کرتے تھے اور آپ کو ہر کام مین امام مطلق اور پیشوای برحق سمجھتے تھے اور کسی نے مخالفت اور عدول حکمی آپکی نہین کی اسپر یہ آیت واضح الدلالۃ ناطق ہی وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا یعنی نہین لائق ہی واسطے کسی مومن کے اور نہ مومنہ کے جب کہ مقرر کردے اللہ اور رسول اُسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے اُنکے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور اُسکے رسول کی سو وہ بالکل گمراہ ہو گیا بست و نہم اُسی کتاب کے صفحہ ۵۵ مین تضمین اور اقتباس قرآنی کو کفر اور منع لکھا ہی اسی بنا پر شیخ سعدی و حضرت جامی و حافظ ایسے بزرگون کو کہ جنکی جلالت و منزلت و ثقاہت متفق علیہ زمانہ ہی کافر بنادیا اور اُنپر تکفیر کا فتوے لگا دیا صرف اس قصور پر کہ سعدی نے گلستان مین ؎ زینہار از قرین بد زینہار + وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ + اور جامی نے زلیخا مین ؎ شد از بتہ جہان گردون صداوہ + کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور حافظ نے اپنے دیوان مین ؎ چشم حافظ زیر بام قصر آن حور سرشت + شیوۂ جنات تجری تحتھا الانہار داشت + کو آیات سے تضمین کرکے قرآن کو سیاق سے نکالکر اپنے ضمن کلام سے کیون کر دیا اسواسطے کہ یہ آیتین جس محل اور مورد پر [illegible] ہین اُنھین اُسکے خلاف بیان وارد کیا ہی اسلیے کہ قرین بد کو عذاب نار قرار دیا اور سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی کو حق تعالی نے اپنی تعریف مین فرمایا ہی نہ یہ کہ وقت معراج نبوی کے فرشتون سے اِسکے پڑھنے کو کہا ہی اور حافظ نے معشوق کے محل کو جنت اور اپنی آنکھون کو نہر قرار دیا پس کتنی بڑی تحریف قرآن کی کی

ہر حال آنکہ پہلے شعر مین تضمین آیت کی نہین ہر کیونکہ آیت تو فقط وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہر یا فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
ہر پس قصوری صاحب کا فہم قرآن مین سراسر قصور ہر اسواسطے کہ یہ پہلا مصرعہ سعدی علیہ الرحمہ کی تصنیف سمجھے
تھے اور آیت شریف نہونا اسکا قصوری صاحب کو بالکل یاد نہ رہا سچ تو یہ ہر کہ دروغگو را حافظہ نباشد ورنہ پہلی سطر کو
[illegible] ایسے بزرگ کی تکفیر پر مستعد نہو جاتے اور یہ سمجھنا کہ شعر جامی مین آیت سیاق سے نکل گئی صرف
نشانی سوء فہمی اور عقل کی کمی ہر کوئی عاقل اسکو نہ کہیگا کہ یہ آیت اپنے سیاق سے نکل گئی کیونکہ اس شعر کا صرف
یہی مطلب ہر کہ جب آنحضرت شب معراج مین آسمان پر پہونچے تو ملائکہ نے آپ کا یہ عروج اور مرتبہ دیکھکر اس آیت
کو جو خاص بیان معراج مین وارد ہر زبان حال سے بطور تسبیح کے ادا کر دیا یا بزبان قال بعینہ پڑھ دیا
جیسے احادیث مین وارد ہر کہ آنحضرت صلعم بوقت افتتاح صلوٰۃ کے آیت اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ الخ جو خاص
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق مین وارد ہر بعینہ پڑھا کرتے تھے اور نیز بخاری شریف مین وارد ہر کہ
پہلے آسمان سے اخیر تک فرشتے شب معراج مین مَرْحَبًا بِہٖ وَنِعْمَ الْمَجِیْءُ کہتے تھے اور ظاہر ہر کہ یہ کلمہ واسطے اظہار
قدر و منزلت حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے تھا اور جائز ہر کہ یہ خاص تسبیح سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی الخ کی
فرشتون کو لوح محفوظ سے پہونچی ہو کہ اسکے عموم مورد سے بزبان حال اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کا تسبیح کرنا ثابت ہر پس
خصوصیت تسبیح آیہ مذکورہ کی ہرگز سیاق و نظم قرآنی کے خلاف نہین ہو سکتی کما فی قولہ تعالیٰ تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَہُوْنَ تَسْبِیْحَہُمْ اور علی ہذا القیاس شعر حافظ مین بھی
جو استعارہ لطیف عارفانہ و تشبیہ بلیغ شاعرانہ ہر وہ ہرگز منافی سیاق آیت کے نہین ہر جو شاعر ہر وہ اسکے
مضمون باریک سے ملتذ ہو اور جو قصوری ہر وہ اس نازک خیال کے فہم سے قاصر ہر اسواسطے کہ لفظ شیدا سے
یہ بات ظاہر ہر کہ حافظ نے اپنے معشوق کے مکان اور اپنی آنکھون کی تشبیہ مضمون آیت سے دی ہر نہ یہ کہ
الفاظ آیت کا مصداق حقیقی مکان اور آنکھون کو بتایا ہو اور کیا عجب کہ مراد معشوق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہون اور نیز قصوری صاحب علم معنی بیان اور فن بدیع بلاغت سے بالکل کورے ہین ورنہ حدیث و قرآن
کے اقتباس کو کفر نہ جانتے اور مقتبس کو کافر نہ کہتے پس اقتباس کے لغوی معنی تو شعلہ اخذ کرنا اور روشنی لینے کے
ہین جیسا کہ قرآن مجید مین ہر نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ اور اصطلاحی معنی قرآن و حدیث کو بدون اشارت کے اپنی
عبارت مین واسطے برکت حاصل کرنے کے لانا ہر یہ نظم و نثر مین سلف سے ہوا اور علما برابر لاتے ہین اور
فیض اٹھاتے ہین اس سے کلام مستحسن سمجھا جاتا ہر وَحَقِیْقَتُہٗ الْمُتَکَلِّمِ اَنْ یُّضَمِّنَ الْکَلَامَ نَثْرًا کَانَ اَوْ نَظْمًا
شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِیْثِ لَا عَلٰی اَنَّہٗ مِنْہُ اَیْ عَلٰی وَجْہٍ لَا یَکُوْنُ فِیْہِ اِشْعَارٌ بِاَنَّہٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ
اَوِ الْحَدِیْثِ وَہٰذَا احْتِرَازٌ عَمَّا یُقَالُ فِیْ اَثْنَاءِ الْکَلَامِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَذَا وَقَالَ النَّبِیُّ صلعم

كذا أو في الحديث كذا ونحو ذلك وهو ضربان أحدهما ما لم ينقل فيه المقتبس عن معناه الأصلي فمن المنثور قول الحريري فلم يكن إلا كلمح البصر أو هو أقرب ومن المنظوم قول الآخر

إن كنت أزمعت على هجرنا	من غير ما جرم فصبر جميل
وإن تبدلت بنا غيرنا	فحسبنا الله ونعم الوكيل

والثاني ما نقل فيه المقتبس عن معناه الأصلي كقول ابن الرومي

لئن أخطأت في مدحيك ما أخطأت في منعي	لقد أنزلت حاجاتي بواد غير ذي زرع

أراد بقوله بواد غير ذي زرع جنابا لا خير فيه ولا نفع وأريد في القرآن بذلك مكة إذ لا ماء فيها ولا نبات ولا بأس في اللفظ المقتبس أن يقع تغيير يسير للوزن كما في شعر الحافظ المذكور وقع جنات بلا تنوين فلم يتعرض للاقتباس أحد من المتقدمين والمتأخرين مع شيوعه في أعصارهم واستعمال الشعراء له قديما وحديثا وقد تعرض له بعض فسئل عنه الشيخ عز الدين بن عبد السلام فأجازه واستدل بما ورد عنه صلى الله عليه وسلم من قوله في الصلوة وغيرها وجهت وجهي الخ وقوله اللهم فالق الإصباح وجاعل الليل سكنا والشمس والقمر حسبانا اقض عني ديني وأغنني من الفقر وهذا كله إنما يدل على جوازه في مقام المواعظ والثناء والدعاء وفي شرح البديعية لابن حجة الاقتباس ثلاثة أقسام مقبول وهو ما كان في الخطب والمواعظ والعهود ومباح وهو ما كان في الغزل والرسائل والقصص ومردود وهو على ضربين أحدهما ما نسبه الله تعالى إلى نفسه ممن ينقله إلى نفسه نعوذ بالله منه والثاني تضمين آية في معنى هزل

اور پھر اسکے عملیات دیکھیے

اوّل یہ کہ پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہین ہوتا جب تک کہ رنگ اور بو اور مزہ اسکا نہ بدلے اور پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا چنانچہ یہ مضمون طریقۂ محمدیہ ترجمۂ درر بہیہ مصنفہ قاضی شوکانی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲ مین نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال نے لکھدیا ہے اور یہ وہ کتاب ہے کہ جسپر خود مولوی نذیر حسین نے اپنی مہر لگا کر لکھا ہے کہ سب موحدین بے دھڑک عمل کرین اور دیباچے مین خود نواب مرحوم لکھتے ہین کہ تبع سنت اسپر آنکھ بند کرکے عمل کرے اور اپنی اولاد و بی بیون کو پڑھاوے اور یہی مضمون کتاب فتح المغیث بفقہ الحدیث مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۱ مین بھی مندرج ہے یہی کتاب طریقۂ محمدیہ ہے کہ جسکا نام بدل کے نواب بھوپال نے دوبارہ اور سہ بارہ بھوپال اور لاہور مین چھپوا دیا غرض مطلب اسکا یہ ہوا کہ کسی کنوین مین سور یا کتا یا بلی ڈوب مرے کہ جس

پانی کے اوصاف ثلاثہ مین تغیر نہ آیا ہو یا ایک لوٹے یا ایک پیالے پانی مین یا ایک گھڑے مین اسقدر گو
یا موت یا شراب یا کوئی نجس شئی پڑ جاوے جس سے اُسکا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلنے پاوے یا اُسمین کتا یا
سور منہ ڈالے تو وہ پانی پاک اور پاک کرنے والا ہی اُس سے وضو نماز درست ہی اور پینا اُسکا جائز اگرچہ مخالف
ہی نص صریح کے اور منافی ہی اس حدیث صحیح کے اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ
یعنی جب کتا کسی برتن مین منہ ڈالے تو اُس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے مگر غیر مقلدین ظاہر یہ شاید اسکا
یہ جواب دین کہ بیان حدیث مین صرف کتے کے منہ ڈالنے سے برتن دھونے کا حکم آیا ہی نہ پانی ناپاک
ہونے کا اور نہ ذکر ہی کتے کے پینے کا عجب نہ داؤد ظاہری نے فرمایا کہ بموجب اس حدیث کے لَا يَبُوْلَنَّ
اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ پانی مین پیشاب کرنا درست نہین ہی مگر پائخانہ پھرنا جائز ہی کیونکہ حدیث مین اسکی
ممانعت نہین آئی دوم گو اور موت آدمی کا اور لعاب اور لینڈ کتے کا اور خون حیض اور نفاس کا اور گوشت
سور کا یہ سات چیزین نجس اور پلید ہین اور سوائے انکے بول پسر شیر خوار کا اور پیشاب اور گو سور کا اور بول
کتے اور گدھے اور گھوڑے اور خچر اور بندر اور ریچھ اور بھیڑیے اور بلی اور شیر وغیرہ حیوانات کا بول و براز اور
چربی و خون و منی و شراب یہ سب چیزین پاک ہین چنانچہ اُسی کتاب طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۹ مین اور
فتح المغیث کے صفحہ ۵ مین یہ عبارت بجنسہ لکھی ہی کہ نجاست گو اور موت آدمی کا مطلق مگر موت لڑکے
شیر خوار کا اور لعاب ہی کتے کا اور لینڈ بھی اور خون ہی حیض و نفاس کا اور گوشت ہی سور کا اور جو اُسکے
سوا ہی اُسمین خلاف ہی اور اصل اشیا مین پاکی ہی اور نہین جاتی جاتی پاکی مگر نقل صحیح سے کہ جسکے معارض
کوئی نقل دوسری نہو انتہی تب ان سات چیزون مین نجاست و پلیدی کا حصر ہو گیا تو دیگر اشیاے
مذکورہ کے پاک ہونے مین کیا کلام ہی بلکہ خود اسکی تصریح کر دی کہ اصل اشیا مین پاکی ہی چنانچہ روضۂ ندیہ
شرح عربی دُرر بہیہ مطبوعہ کے صفحہ ۵ مین نواب بھوپال اِسی مقام پر لکھتے ہین وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ
اَنَّ الْاَصْلَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَنَّهٗ طَاهِرٌ اور پھر اُسی کتاب کے صفحہ ۱ مین دربارۂ پاکی منی کے لکھتے ہین
وَالْحَقُّ اَنَّ الْاَصْلَ الطَّهَارَةُ وَدَلِيْلُ عَلٰى الْقَائِلِ بِالنَّجَاسَةِ فَنَحْنُ بَاقُوْنَ عَلَى الْاَصْلِ
اور پھر صفحہ ۲ مین دربارۂ پاکی شراب و گوشت مردار و خون مسفوح کے ارشاد فرماتے ہین تَحْرِيْمُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَالدَّمِ
لَا يَدُلُّ عَلَى النَّجَاسَةِ فَلِذٰلِكَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَاللَّحْمِ الَّذِيْ دَلَّتْ عَلَيْهِ النُّصُوْصُ لَا يَسْتَلْزِمُ نَجَاسَتَهُمَا بَلْ لَا بُدَّ مِنْ دَلِيْلٍ اٰخَرَ عَلَيْهِ وَاِلَّا بَقِيَ عَلَى الْاُصُوْلِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا مِنَ الطَّهَارَةِ
فَمَنِ ادَّعٰى خِلَافَهٗ فَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ اور یہی کتاب نہج المقبول من شرائع الرسول مطبوعہ بھوپال
کے صفحہ ۲ مین نواب بھوپال صاحب نے بیٹے نور الحسن خان کی طرف سے لکھا ہی کہ منی اور شراب اور دیگر مسکرات
و خون سائل پاک ہی اور نجاست کتے اور سور کے گوشت کی مختلف فیہ ہی چنانچہ عبارت فارسی اُس

کتاب ہی بجنسہ نقل کی جاتی ہی۔ دوشستن منی از برای استقذار بود ملامت نہ بنابر نجاست و بر نجاست خمر و دیگر مسکرات دلیلے کہ صالح تمسک باشد موجود نیست و ہر نجس حرام ست و ہر حرام نجس نیست لیکن کہ اصل در ہمہ چیز با طہارت ست و در نجاست سگ و لحم خوک خلاف ست و ہر خون و اذی نجس نیست و دم مسفوح حرام ست نہ نجس انتہی سوم اسی طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۱۴ و ۱۵ امین او فتح المغیث کے صفحہ ۱۴ و ۱۵ امین لکھا ہی کہ واجب نہین زکوۃ مگر اونٹ گاے بکری مین اور اموال تجارت مین بھی زکوۃ نہین ہی اور زیور پر بھی اس مفتی نے عدم وجوب زکوۃ کا حکم لگایا ہی چنانچہ کتاب نہج المقبول مطبوعۂ مذکور کے صفحہ ۲۵ مین اس مضمون کو لکھا ہی خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ تجارت اور سوداگری کے مال مین اگرچہ کرورہا روپے کا ہو اور مثل بھینس اور بھیڑ وغیرہ جانورون مین اگرچہ کرورہا روپے کے ہون اور سونے اور چاندی کے زیور مین اگرچہ کرورہا روپے کا ہو زکوۃ نہین ہی پس جب لوگ یونہین زکوۃ کے ادا کرنے مین باوجود فرض ہونے کے سستی اور غفلت کرتے تھے اور تاہم اموال تجارت اور زیور مین ہزارون اور لاکھون روپے کی زکوۃ نکالتے تھے اور غریب اہل اسلام اُس سے فیض پاتے تھے ابو مجتہد غیر مقلدین نے حکم لگا دیا کہ زکوۃ ان چیزون مین واجب نہیں بہانہ بازون اور حیلہ سازون کو سند مل گئی افسوس کہ دروازہ خیر کا بند ہو گیا اور مجتہد صاحب بھی مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ کے پورے پورے مصداق ہو گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ چہارم ایک طلاق سے زائد دو طلاقین دی ہون یا تین اور بیچ مین رجوع نہ کیا ہو تو دو طلاقین یا تین طلاقین واقع نہونگی ایک ہی واقع ہوگی اسکے خاوند کو وہ عورت بغیر حلالہ (یعنی بغیر نکاح دوسرے شوہر کے) درست ہو جائیگی چنانچہ یہ مسالہ اسی کتاب طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۲۶ مین مرقوم ہی اور اسی طرح صفحہ ۱۰ فتح المغیث مین لکھا ہی کہ حلالہ کرنا حرام ہی (یعنی مطلقۂ ثلاثہ کا نکاح دوسرے شخص سے کر کے پھر اپنے نکاح مین پھیر لینا) حالانکہ یہ مسالہ تمام اہل اسلام بلکہ نص قرآن کے خلاف ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ یعنی جو اپنی بیوی کو تین طلاقین دے تو پھر نکاح اُس عورت کا اس مرد سے جائز نہوگا جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نکرے پس بموجب نص قرآنی کے جو نکاح ثانی مطلقہ کا بعد حلالہ کرنے کے زوج اول پر حلال تھا اسکو مجتہد صاحب نے اپنی رای سے حرام کر دیا پنجم مرد پر سونے کا زیور حرام ہی نہ اور چیزون کا چنانچہ یہ عبارت طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۳۸ و فتح المغیث کے صفحہ ۳۵ مین واقع ہی جسکا خلاصہ یہ ہوا کہ مرد کو خواہ وہ مولوی ہو یا واعظ مفتی ہو یا قاضی پہننا ہو یا چاندی کی بالیاں بالے کڑے چھڑے کنگن وغیرہ زیور درست ہی اگر سے این کلماز نو آید و مہان چنین کنند ششم اسی کتاب فتح المغیث کے صفحہ ۷ مین لکھا ہی سنت کافی ہی مسح کرنا بعض سر کا اور مسح کرنا پگڑی اور عمامے پر انتہی جسکا مطلب یہ ہوا کہ اگر بعض سر کا مسح نکرے تو پگڑی اور عمامے پر مسح

کرنا کافی ہی حالانکہ یہ خلاف نص قرآنی کے ہی تو استحبابًا بھی دھوکر مسح ہشتم اسی فتح المبین کے صفحہ ۸ مین لکھا ہی کہ وضو نشہ سے ٹوٹتا
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ نشہ کی چیز کھاکر وضو نہین ٹوٹتا لیٹنے سے بغیر بے ہوش ہوے وضو جاتا رہتا ہی حالانکہ یہ باطل ہی نہم اسی کتاب کے صفحہ ۹ مین ہی وضو کو
توڑنے والی تیمم کی وہی چیزین ہین جو توڑنے والی وضو کی ہین انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ پانی کے دیکھنے اور اسپر قدرت پانے سے تیمم نہین ٹوٹتا
حالانکہ یہ غلط ہی دہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہی کہ اگر خلل پڑے نماز مین امام کی تو وہ خلل امام پر ہی نہ مقتدیون
پر انتہی پس اس سے ظاہر ہوا کہ اگر امام جنبی ہو یا اُس سے کوئی فرض ترک ہو یا اُسکا کپڑا نجس ہو یا اُسنے وضو نہ کیا ہو یا وضو
اُسکا ٹوٹ گیا ہو تو فقط امام کی نماز فاسد ہوگی اور مقتدیون کی نماز مین کچھ نقصان نہ آیگا حالانکہ یہ باطل ہی
یازدہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۵ مین لکھا ہی کہ حرام ہی زکوٰۃ بنی ہاشم اور اُنکے غلامون پر اور آسودہ اور تندرست کمانے والے پر
انتہی اسکا یہ مطلب ہوا کہ صرف زکوٰۃ کے واسطے بیماری لازم ہی اور اگر فقیر تندرست ہوگا تو اُسکو زکوٰۃ لینی حرام
ہوگی حالانکہ یہ محض غلط ہی یازدہم اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ مین مرقوم ہی کہ جائز ہی دودھ پلانا بڑی عمر والے کو
اگرچہ داڑھی رکھتا ہو واسطے حاجت ہونے تعلق کے انتہی یہ بات تو موافق مطلب بعض یاروں کے کہی یعنی اگر کوئی جوان
مرد کسی عورت مرضعہ پر عاشق ہو تو وہ اُس کے دودھ پینے کے بہانے سے اُس عورت کو ہر روز دیکھا کرے اور مثل بیٹے کے
پھرے پس جس عورت سے یہ بات حاصل ہو تو پھر پردہ کیا معنی دارد دوازدہم بعضی جگہ پاؤن کا دھونا سنت
سے فرض ہی چنانچہ قواعد ابراہیمیہ مصنفہ مولوی ابراہیم غیر مقلد مطبوعہ مطبع دھرم پرکاش الہ آباد کے صفحہ ۱۰ سطر
سطر ۷ مین ہی حالانکہ یہ بدا صیفیون کا دستور ہی سیزدہم پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا اور ڈھیلا لینا بدعت
چنانچہ کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۱۴ و ۱۵ و ۲۷ مین تصریح اسکی موجود ہی اور بدعت اُنکے نزدیک السا ہی
کہ جو آنحضرت کے بعد پیدا ہو اور ہر بدعت ضلالت ہی اور ہر ضلالت فی النار یعنی ہر بدعتی انکے نزدیک ناری اور
دوزخی ٹھیرا تو کلوخ اور پانی سے استنجا کرنے والا بھی دوزخی ہوا حالانکہ یہ سنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی
پس بقول انکے معاذ اللہ حضرت عمرؓ بھی بدعتی اور دوزخی ٹھیرے چہاردہم جوکوئی اپنی بی بی سے جماع کرے
اور انزال نہو تو اُسکی نماز بغیر غسل کے درست ہی چنانچہ کتاب ہدایت قلوب قاسیہ جواب گلزار آسیہ تصنیف مولوی
محمد سعید شاگرد مولوی نذیر حسین کے صفحہ ۳۶ مین موجود ہی پانزدہم تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور
تہائی رات سے زیادہ عبادت مین جاگنا بدعت مذمومہ ہی چنانچہ کتاب معیار الحق مصنفہ مولوی نذیر حسین مطبوعہ دہلی
کے صفحہ ۲۲ مین مذکور ہی خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا تہائی رات سے زیادہ عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
و صحابۂ کرام و اولیای عظام مثل حضرت غوث اعظم وغیرہ سے ثابت ہی انکے نزدیک گناہ ہی معاذ اللہ شانزدہم
سوتیلی خالہ یعنی جسکا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا اُس سے اُسکے بھانجے کا نکاح درست ہی چنانچہ فتوای مہری مولوی
عبد القادر غیر مقلد امام کابلی مسجد دہلی مین مرقوم ہی کہ جسپر انکے اُستاد مولوی نذیر حسین کی مہر بھی ثبت ہی ہفدہم

پنیر شام کا جو سور کے پنیر مایہ سے بنایا جاتا اُسکا مشہور ہو یا اور چیزین مثل جوخ کے کہ جنین سور کی چربی پڑنی مشہور ہو جب وہ آنحضرت کے پاس آتی تھین تو آپ بلا دریافت کھاتے تھے چنانچہ یہ عبارت فتوای مہری مولوی عطا محمد مندرجہ کتاب اظہار الحق مطبوعہ مطبع اتالیق ہند لاہور کے صفحہ ۱۸ مین مرقوم ہی اور اس رسالے مین مولوی نذیر حسین وغیرہ علمای غیر مقلدین کی بھی مہرین موجود ہین اور اُسکے چھپوانے مین مولوی نذیر حسین نے بڑی کوشش فرمائی چنانچہ خود مصنف رسالہ مذکور نے عنوان کتاب مین اس امر کی تصریح کردی ہی اب جای انکار باقی نہین نعوذ باللہ من ذلک کہ آنحضرت صلعم پر ایسی ایسی حرام چیزون کے استعمال کرنے کا سراسر بہتان اور اتہام ہی اور پھر ایسے خرافات مضامین کی اشاعت مین علما کا سعی اور کوشش کرنا باعث سوء انجام و موجب ہدم بنیان اسلام ہی نہین معلوم غیر مقلدین ایسی باتون کو بمقابلہ مقلدین کے از راہ نفسانیت جان بوجھکر چھپواتے ہین یا بسبب نادانی اور بے سمجھی کے ایسے امور اُنسے ظہور مین آتے ہین بہرحال

فَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَتِلْكَ مُصِيْبَةٌ	وَاِنْ كُنْتَ تَدْرِيْ فَالْمُصِيْبَةُ اَعْظَمُ

جواب سوال دوم

ایسے غیر مقلدون سے جو عقائد و عملیات مذکورہ کے قائل ہین مخالطت اور مجالست کرنا اور انکو مساجد مین آنے دینا شرعاً ممنوع اور باعث خوف فتنہ دین ہی کیونکہ مسائل متذکرہ بالا سے معلوم ہوا کہ وہ اہل سنت مین اور مخالف ملت اہل سنت ہین اور مجالست و مخالطت اہل بدعت سے شرعاً ممنوع ہی جیسا کہ حدیث شریف مین بروایت عقیلی وارد ہی عَنْ اَنَسٍ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابِيْ وَاَصْهَارِيْ وَسَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَيَنْتَقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ یعنی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے اختیار کیا مجکو اور اختیار کیا میرے واسطے میرے صحابہ کو اور میری سسرال والون کو اور عنقریب آئیگی ایک قوم کہ گالیان دیگی انکو اور منقصت چاہیگی انکی پس نہ بیٹھو تم اُنکے ساتھ اور نہ پیو تم اُنکے ساتھ اور نہ کھاؤ تم اُنکے ساتھ اور نہ نکاح کرو تم اُنکے ساتھ اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے اس آیت وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ کی تفسیر مین فرمایا ہی در حقائق تنزیل مذکور ست کہ سہل بن عبد اللہ تستری گفتہ بود کہ مَنْ صَحَّ اِيْمَانُهٗ وَخَلَصَ تَوْحِيْدُهٗ فَاِنَّهٗ لَا يُؤَانِسُ اِلَى الْمُبْتَدِعِ وَلَا يُجَالِسُهٗ وَلَا يُوَاكِلُهٗ وَلَا يُشَارِبُهٗ وَيُظْهِرُ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ مُبْتَدِعًا سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلٰى مُبْتَدِعٍ نَزَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى نُوْرَ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ یعنی ہر کسیکہ ایمان را باید کہ با مبتدعان انس نگیرد و ہمجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ بایشان نشود و ہر کہ

بدعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان وحلاوت آن از وی برگیرند انتہے اور طحطاوی نے حاشیہ در مختار کی کتاب الذبائح مین فرمایا ہے وَهٰذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَهُمُ الْحَنَفِيُّونَ وَالْمَالِكِيُّونَ وَالشَّافِعِيُّونَ وَالْحَنْبَلِيُّونَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ انتہے یعنی یہ گروہ نجات پانے والا جمع ہوا آجکے دن چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس زمانے مین خارج ہوا سو وہ بدعتی اور دوزخی ہے اور یہی مضمون اور بہت سے کتب دینیہ مین موجود ہے ضرورۃً اسی قدر قلیل پر اختصار کیا

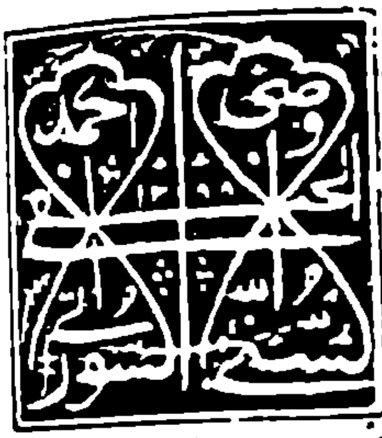
جواب سوال سوم

اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ امام کسی مفسد و مبطل صلوۃ کا مرتکب نہوا قتدا کرنا جائز ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ انکے پیچھے نماز درست نہین ہے کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقائد مسطورہ بعض موجب کفر اور بعض مفسد نماز ہین اور سوا اسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جائز نہوئی جیسا کہ فتاوے عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہے اَمَّا الْاِقْتِدَاءُ بِالشَّافِعِيِّ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يَتَعَصَّبْ أَيْ لَمْ يَبْغَضِ الْحَنَفِيَّ یعنی شافعی کے پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین بشرطیکہ متعصب نہو یعنی حنفیون سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو پس ان غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے تو بطریق اولی اقتدا جائز نہوگی کہ یہ حنفیون کے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ برا کہتے ہین بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین اور اس سے بڑھکر ایک بات ان لامذہبون کے حق مین محدث نامی علامہ شامی نے حاشیہ ردالمحتار مین لکھی ہے کہ ہمارے زمانے کے وہابی عبدالوہاب نجدی کے پیرو اور تابع مثل خارجیون کے ہین جنھون نے حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت کرکے انکے لشکر سے خروج کیا تھا پس جب لامذہب مثل خارجیون کے ٹھیرے اور خارجی مثل باغیون کے ہوے تو جو حکم باغیون کا ہے وہی حکم لامذہبون کا ٹھیرا کما فی البدائع وَلَا يُصَلَّى عَلَى بُغَاةٍ بَلْ يُكَفَّنُونَ وَيُدْفَنُونَ یعنی انکے جنازے کی نماز نہ پڑھی جاوے صرف انکو کفن دے کے دفن کر دین وَحُكْمُ الْخَوَارِجِ عِنْدَ جُمْهُورِ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ حُكْمُ الْبُغَاةِ وَذَهَبَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِيْنَ إِلَى كُفْرِهِمْ یعنی حکم خارجیون کا نزدیک جمہور علماء اور محدثین کے حکم باغیونکا ہے اور بعض محدثین تو انکے کفر کے قائل ہوگئے (شامی صفحہ جلد سطر)

واضح ہو

کہ شہر ... مین فیمابین ہر دو فریق کے نوبت نزاع کی یہانتک پہنچی کہ عدالت دیوانی اور فوجداری مین

مقدمات دائر ہوگئے تھے سو صاحب کمشنر بہادر دہلی نے فریقین کے بعض لوگون کو اپنی کوٹھی پر بلاکر واسطے دفع فساد کے باہم میل کرانا چاہا چنانچہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ ہجری کو ایک کاغذ لکھا گیا کہ کوئی شخص ایک دوسرے سے متعرض نہو اور بشرط مراعات عدم مفسدات نماز و ترک طعن فقہ و فقہائے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھلے تب ہم لوگ تو اس شرط پر راضی ہوگئے مگر انھون نے اسکو نہ مانا اور جا بجا ظاہر کیا کہ مقلدین نے اس فیصلے کو جائز نہین رکھا باوجود یکہ انھون نے مواہیر و دستخط کر دیے تھے حال آنکہ مضمون اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ کو ملحوظ رکھا گیا اگر یہ مسائل مقلدین کی بحسب اقرار خود مراعات کرین تو انکے پیچھے نماز پڑھ لینے مین ہمارا کوئی حرج نہین فقط ھٰذا ھو المقصود واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم



حررہ الصعی

وصی احمد السنی الحنفی السورتی

مواہیر و دستخط علمای دہلی و کانپور وغیرہ

هو الموفق

الجواب صحیح والمجیب مصیب حررہ الفقیر الی رحمۃ الاحد الفاتحی شیخ احمد عفا عنہ اللہ الصمد

هو العلیم

اصاب المجاوب من اجاب و افاد واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم واحکم حررہ العبد الخامل محمد عادل غاماہ اللہ تعالیٰ بفضلہ اللطیف الجلیہ من الآسفین یوم الحزن والزلازل

هو المصوب

ایسا شخص بہیات کذائی گروہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہے اور نماز اُسکے پیچھے نہ پڑھنا چاہیے - کتبہ الفقیر الی اللہ الغنی محمد علی عفی عنہ





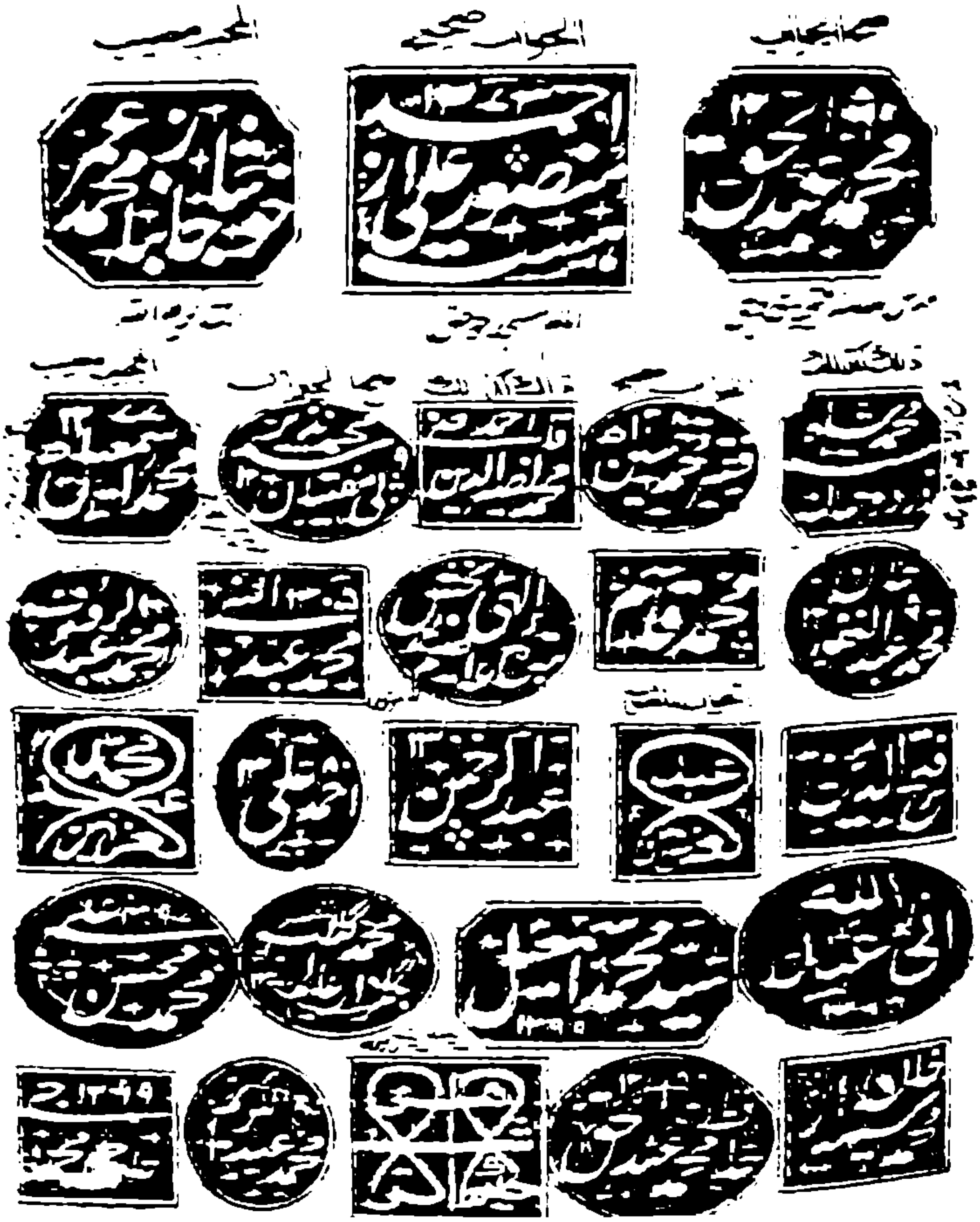


هو الموفق

مجیب لبیب نے جو مسائل و احکام مخالف فرقۂ اہل سنت و جماعت غیر مقلدین کے فرقۂ اہل سنت سے خارج ہونے پر بطور دلیل کے انکی کتابون سے لکھے ہین انہین سے بعض احکام انکی بعضی کتابون مین راقم نے بھی دیکھے ہین غیر مقلدین کے یہ مسائل مخترعہ و احکام مبتدعہ بلاشبہہ قابل رد

ہم یہ ہیں کہ شخص مسئول سے موجب کفر اور بعضے موجب فسق و ابتداع اور عقائد ایسے کہ
اہل سنت نے تعریف محض اتحاد و اعتقاد سے کی ایسے احکام مخالف اہل سنت کا معتقد ہو
تو وہ شخص اہل سنت کی جماعت سے منقطع ہوا اور جب وہ شخص ایسے مسائل مخالف کے
ہونے سے اہل سنت کی جماعت سے خارج ہوا تو اسکے پیچھے اہل سنت کو نماز پڑھنا مکروہ ہوگا
ایسے شخص کے مسجد میں آنے سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہو تو انسداد
فتنے کے مسجد میں آنے سے روکا جائے بہتر ہے واللہ اعلم
کتبہ محمد عبدہ المحسن الواحد الیکی عفی عنہ المدرس المدرسۃ العالیۃ





فی الحقیقۃ اگر ان لوگوں کے یہ عقائد اور یہ اعمال ہیں تو ایسا ہی ہے جیسا مجیب صاحب نے جواب دیا

واللہ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والمآب

صح الجواب

واللہ سبحانہ اعلم
وعلمہ اتم

هو الفتاح

فی الواقع اس فرقہ لامذہب کہ جنکے عقائد موافق تحریر مفتی تحریر ہیں اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھنا اور

انکے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور بسبب فتنہ و فساد کے انکو مساجد میں آنے نہ دینا بجا اور درست ہے۔ واللہ اعلم

بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ الراجی عفو ربہ

القوی الحافظ فتح محمد الفاروقی الحنفی لدھیانوی

بے شبہہ جو غیر مقلدین ایسے ہوں کہ عقائد انکے خلاف اہل سنت و جماعت و سلف صالح کے ہوں اور مقلدین کو

اپنے زعم فاسد میں مشرک اور بدعتی سمجھتے ہوں تو انکے پیچھے نماز پڑھنا اور انکو بسبب فتنہ و فساد کے اپنے مساجد

میں آنے دینا جائز نہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

ابو الحیش محمد مہدی عفا عنہ اللہ الہادی الفرنگی محلی

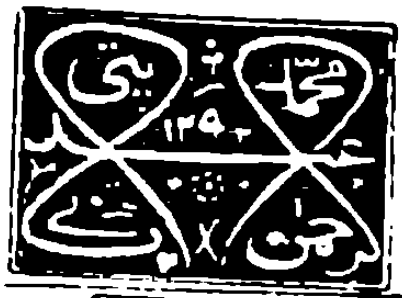
مواہیر و دستخطہا علمای مقام لودھیانہ و دیوبند

تخمیناً متصل سال میں ۱۲۵۸ھ سے ۱۲۷۷ھ تک اس فرقہ کو خوب دیکھا مسائل مندرجہ استفتای ہذا کے سوا بڑی بڑی

مخالفت حدیث پر یہ فرقہ جری ہے مولانا محمد اسحق صاحب مرحوم برملا انکے ضلال معضل وعظ میں فرمایا کرتے تھے اور یہ بھی

ہر مجلس کہتے کہ میاں صاحب کا مذہب وہی ہے جو ہمارا ہے ظاہر میں ایسا کہہ دیا ہے اسی سبب

ہر عالم دیندار کو یہ مذہب اپنا بتا دیتے ہیں تقلید سے اور قرآن و حدیث سے منحرف کرتے ہیں ...



مخالف ہونے اور سنت جماعت کے مخالف اور دشمن ہونے مین کچھ شک شبہ
نہین ہے جیسے روافض و خوارج کے پیچھے نماز پڑھنی ایسے ہی انکے پیچھے نماز
پڑھنی ہے انکی امامت جائز نہین ہے تفصیل طول رکھتی ہے واللہ اعلم



چونکہ گروہ شرذمہ لامذہبیہ اہل بدع وہوا مین سے ہین ایسے اشخاص سے
حتی الامکان احتراز ضروریات سے ہے۔ وما علینا الا البلاغ
الراجی رحمۃ ربہ الباری ابوالبشیر عبد العلی القاری



یہ فرقہ غیر مقلدین بیشک خارج اہل سنت وجماعت سے ہے انسے مجالست اور
ایسی ہی جیسے کہ اہل ہوا اور بدعتیون سے امامت بھی جائز نہین کیونکہ عقائد اور
عملیات انکے مخالف حدیث وقرآن کے ہین۔ واللہ اعلم بالصواب







عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ غَزْوَۃِ خَیْبَرَ مَنْ اَکَلَ
مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ یَعْنِی الثُّوْمَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ یعنی
جو شخص کہ کھائے لسن کو پس نزدیک نہ پھٹکے ہماری مسجد کے اور موطا امام محمد مین عمر بن الخطاب سے
مروی ہے کہ ایک عورت مجذوبہ کو طواف کرنے سے مانع آئے۔ اور فرمایا کہ تو اپنے گھر مین بیٹھ اور
لوگون کو ایذا نہ دے۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے یون نقل کی ہے کہ ایک دن ایک واعظ کو مسجد کوفہ مین دیکھکر فرمایا کہ یہ کون شخص ہے۔
لوگون نے عرض کیا کہ یہ واعظ ہے لوگون کو گناہون سے روکتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اس سے پوچھو کہ ناسخ منسوخ کو جانتا ہے۔ اسنے کہا کہ مجھکو ناسخ منسوخ کا علم نہین۔ حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسکو مسجد سے نکالدو۔ اور نیز شاہ عبد العزیز صاحب نے بہ تحت بیان
آیۂ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ لکھا ہے کہ طعن کرنا سلف پر سخت ترین ایذائے لسانی سے ہے
اور شامی مین لکھا ہے کہ موذی کو مسجد مین آنے سے منع کرنا چاہیے اگرچہ ایذا اسکی لسانی ہو۔ فائدہ پس
جب کہ روکنا مسجد کے آنے سے بسبب موجود ہونے ایک امر کے امور مذکورہ سے درست ہوا تو غیر مقلدونکو

[illegible]



[illegible]






[illegible]



[illegible]











[illegible] مذہب [illegible] اہل سنت والجماعت سے [illegible] اہل سنت والجماعت [illegible] اہل سنت والجماعت منحصر ہیں مذاہب اربعہ میں [illegible] چار مذہبوں میں سے [illegible]

نہیں بلکہ وہ خارج مذہب اہل سنت وجماعت سے ہیں اور مثل دیگر فرق ضالہ روافض وخوارج ومعتزلہ وجبریہ وقدریہ کے ہیں قال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فعلیکم یا معشر المؤمنین اتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ تعالی وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتہم وخذلانہ وسخطہ ومقتہ فی مخالفتہم وہذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی وقال فی التفسیر الاحمدی قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ الاربعۃ انتہی وقال فی الاشباہ والنظائر تحت القاعدۃ الاولی ما خالف للائمۃ الاربعۃ فہو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف غیرہم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع قد انعقد علی عدم العمل بمذہب مخالف للائمۃ الاربعۃ انتہی قال الفاضل الجلیل الفقیہ المحدث المفسر الشیخ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ وفی الاعراض عنہا کلہا مفسدۃ کبیرۃ قال رسول اللہ صلعم اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار انتہی قال القاضی ثناء اللہ فی التفسیر المظہری فان اہل السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ والاربعۃ علی اربعۃ مذاہب ولم یبق مذہب فی فروع المسائل سوی ہذہ المذاہب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلہم وقد قال رسول اللہ صلعم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ وقال اللہ تعالی وَمَنْ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا انتہی

پس ثابت ہوا حصر اہل سنت وجماعت کا اس زمانے میں مذاہب اربعہ میں اور جس کسی کا قول مخالف ائمہ اربعہ کے ہوگا وہ مردود اور باطل ہوگا بسبب مخالف ہونے اہل سنت وجماعت کے اور نہ مانا جائیگا اور یہ لامذہب لوگ قائل ہیں جواز خروج کے مذاہب اربعہ سے اور حصر مذاہب اربعہ کو باطل سمجھتے ہیں چنانچہ معیار الحق مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۲۴ میں مولوی نذیر حسین نے لکھا ہے۔ جبکہ اہل سنت وجماعت منحصر اور مجتمع ہوئے مذاہب اربعہ میں بالاجماع تو اب اس انحصار اور اجماع کا باطل کہنے اور سمجھنے والا اور قائل جواز خروج مذاہب اربعہ کا اہل سنت وجماعت میں سے نہیں ہے اور مثل دیگر اہل مذاہب باطلہ اور فرق ضالہ روافض خوارج اور جبریہ اور قدریہ اور مرجیہ وجہمیہ وغیرہم کے ہے پس جبکہ لامذہب اور غیر مقلدین اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں تو اہل سنت وجماعت کی نماز لامذہبوں کے پیچھے نہیں ہوگی اور بالکل غیر جائز اور نادرست ہے اور انکے ساتھ مخالطت اور مجالست اور موانست رکھنے سے بھی اہل سنت وجماعت کو پرہیز اور اجتناب

چاہیے کیونکہ مجالست اور مخالطت اور مصاحبت اہل شر و فساد اور اہل بدعت کے ساتھ بموجب حدیث صحیح کے بالاجماع ممنوع ہے قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم قبیل کتاب القدر فی باب استحباب مجالسة الصالحین و مجانبة قرناء السوء فیہ تمثیلہ صلی اللہ علیہ وسلم الجلیس الصالح بحامل المسک والجلیس السوء بنافخ الکیر فیہ فضیلة مجالسة الصالحین واہل الخیر والمروة ومکارم الاخلاق والورع والعلم والادب والنہی عن مجالسة اہل الشر واہل البدع ومن یغتاب الناس ویکثر فجرہ وبطالتہ ونحو ذلک من الانواع المذمومة انتہی

اور حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی میں فرماتے ہیں

یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمین بر جان زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند
دور شو از اختلاط یار بد
نار خندان باغ را خندان کند
صحبت نیکانت از نیکان کند
صحبت طالح ترا طالح کند
صحبت صالح ترا صالح کند

پس اہل سنت وجماعت کو فرقۂ ضالۂ لامذہبان غیر مقلدین کی صحبت سے بہت احتراز کرنا اور بچنا چاہیے فردوا من صحبتہم کما تفرون من الاسد کیواسطے کہ صحبت کو بڑا اثر ہے حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ محبوب العارفین میں ارشاد فرماتے ہیں

نشین با بدان کہ صحبت بد
گرچہ پاکی ترا پلید کند
آفتاب بدین بزرگی را
ذرۂ ابر ناپدید کند

جس حالت میں کہ یہ غیر مقلدین خارج از اہل سنت وجماعت اور داخل اہل بدعت و فرق ضالہ ہوائیہ میں ٹھیرے اور نماز اہل سنت وجماعت کی ان لامذہبوں کے پیچھے غیر صحیح و ناجائز ہونا درست ہوئی اور مخالطت اور مجالست بھی حسب روایات مذکورہ انسے ممنوع ہوئی تو اہل سنت وجماعت کو چاہیے کہ ان لامذہبوں کو اپنے مساجد سے نکال دیں اور ہرگز نہ آنے دیں اسواسطے کہ انکے آنے سے مسجدوں میں شر و فساد و فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت نماز کے لسن پیاز گندنا وغیرہ بدبو دار چیز کہ جسکے کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو کھا کر مسجد میں آئے تو اُسے دخول مساجد سے منع کرو

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلعم من اکل من ھذہ الشجرة فلا یقربن مسجدنا ولا یوذینا بریح الثوم رواہ مسلم وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلعم قال من اکل من ھذہ الشجرة یعنی الثوم فلا یقربن المساجد رواہ مسلم وعن عمر بن الخطاب قال انکم ایھا الناس تاکلون شجرتین لا اراھما الا خبیثتین ھذا البصل والثوم ولقد رایت رسول اللہ صلعم اذا وجد ریحھما من الرجل فی المسجد امر بہ فاخرج الی البقیع فمن اکلھما فلیمتھما

لهما رواه مسلم قال النووی فی شرح صحیح مسلم فی باب نهی من اکل ثومًا او بصلاً او کراثا او نحوها مماله رائحة کریهة عن حضور المسجد حتی یذهب ذلک الریح واخراجه من المسجد قوله صلعم من اکل هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یقربن المساجد هذا تصریح بنهی من اکل الثوم ونحوه عن دخول کل مسجد وهذا مذهب العلماء کافة انتهی پس یہ احادیث صحیحہ دال ہین اس امر پر کہ جس شخص کی ذات سے لوگون کو تکلیف وایذا پہونچے اُسے مسجد مین نہ آنے دینا چاہیے پس ظاہر ہوی کہ لامذہبون کے مسجدون مین آنے سے شر وفساد اور فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہی اور لوگ بے علم بیچارے انکی صحبت سے بگڑتے اور خراب ہوتے ہین پس لازم ومناسب ہی اہل سنت وجماعت کو کہ ایسے غیر مقلدون کو اپنی مسجدون مین نہ آنے دین اور ایسے مفسد لامذہبون کو اپنے مساجد سے اخراج کرین اور نکالدین والسلام علی من اتبع الهدی وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین حرره الفقیر



المفتقر الی الله تعالی الراجی الی رحمة الله الاکبر العلی الولی القوی الغنی محمد صالح الدین ابو النصر المعروف بسید محمد اکبر علی الحسن الجیلانی الحنفی القادری الچشتی النقشبندی الدهلوی غفر الله له ولوالدیه واحسن الیهما والیه

تحقیق مقلدین در مسجد ہم موجب فتنہ است والفتنة اشد من القتل وال را اخراج کردن این شرذمہ باطلہ ہم واجب است اولاً این فرقہ مادلین متشابہات اند مثل مکلّمات میدانند چنانچہ در رسالہ احتوی علی علی العرش استوی از نواب بھوپال موجود است واین ہمہ بدان عقیدہ بادی متفق اند حال آنکہ انصرام نام از متشابہات بکلام عز وجل وما یعلم تاویله الا الله ثابت پس موردِ من فسر القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار ہمین شرذمہ مبطلہ اند ثانیاً منکرین قیاس واجماع اند بنابر علیہ مجتہدین را بہ سے گویند ومقلدین را مشرک میدانند حال آنکہ بکتاب الله ثابت است بقوله عز وجل فاعتبروا یا اولی الابصار وبحدیث نبوی نیز وهو هذا ما روی ان النبی صلی الله علیه وسلم حین بعث معاذا الی الیمن قال کیف تقضی یا معاذ فقال بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله قال فان لم تجد قال اجتهد برأیی فقال علیه السلام الحمد لله الذی وفق رسول رسوله بما یرضی به رسوله فان لم یکن القیاس حجة لا نکره بل حمده الله علیه

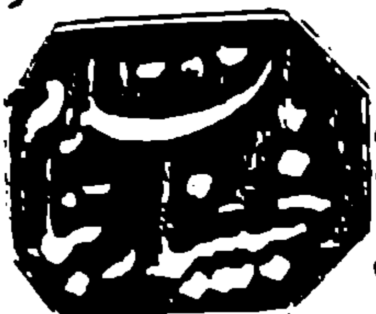
تم ان کتاب هذا فی بیان حقیقة دعوتهم الحق بل السکوت عن اهل الحق الذین اتقیا العلم

حتی لهم لقصد بقول حبیب صلی الله علیه وسلم من سکت عن الحق فهو شیطان

اخرس خشیت ان هذا القوم لا یحصی قیامهم وقیامهم الذین تحت علیهم حبل الشیطان الی

والکمال الذین نشروا اعلامهم للصالحة ان لا یختلطوا القوم فی ستیهم وکلهم خبثهم

ابدا ونستعین علیهم کما تواتصلون کتب تراب اقدام اهل الاسلام الی الله



مجیب المتزم للکاشمیری وطنا والحنفی مذهبا والحشتی

القضاعی القادری النسبائی مشربا غفر الله له

فی حیاته وبعد مماته الحنیفیة یسمات [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم وصلی علی رسوله الکریم وعلی آله وصحبه اجمعین الی یوم الدین

ان لامذہبوں کے پیچھے جو جامع اشوبند کے عقائد و اعمال سے قائل ہیں مقلدین اہل سنت و جماعت کو

نماز پڑھنا چاہیے کہ یہ لوگ مفسدین فی الدین اور بیدین سلف صالحین کی نسبت اور اعتقاد

و اعمال جمہور حقانی محدثین کے بالکل خلاف ہیں اور یہ لوگ ایسے تعصب ہیں کہ سب بزرگان دین

اور صحابہ کا ملین کو مشرک ہیں اور سب مقلدین کو علی الحق جانتے ہیں اگلی اقتدا کیسے اور ان کے پیچھے

نماز پڑھنے میں ہمکو کچھ کلام نہیں کیونکہ چند لوگ جو جامع اشوبند کے پیچھے ہوتے اور شوال میں

کیطرف رجوع کیے بلکہ حوالہ تقلید بندر حضرات معاذ اللہ برا کہلاتے ہیں بلکہ گالیاں دیتے ہیں ہم کبھی

اہل سنت جماعت سے خارج جانتے ہیں اور لامذہب سمجھتے ہیں اور اسکو فقط بتصدیق کوئی تعصب

اور نفسانیت نہیں ہے بلکہ یہ بات میں صاف صاف کہتا ہوں کہ حضرت وحشی نے کتنا نقصان

نقصان ہے یہاں جو دل میں ہو وہی ہے کہ ان کو سمجھے تو ہر لوگ لامذہبوں اور غیر مقلد

کام بڑا اور برسوں اور مہینوں اپنے جھگڑے باہم ہیں انکی صلح کی بات ہے اور اعلاء قدوۃ

چاہئے سب ملکی اور یہ راستی ہے گئے اور ادھر بھی مخالفت کی مثل اسکی شکست کرتے

ست کوئی کوتہ باتیں یہاں ہو یا لا سکتی | | جسے دیکھا تصور الیا وہ یا دان لوگ کا ہیں

چنانچہ اس بیان کی تصدیق اس خط سے ہے جو اب ہو وہ کتاب میں بھی ہیں

خط

از حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب بخدمت حضرت مولانا صاحب قبلہ قادری [illegible]

جناب مستطاب حضرت شاہ محمد امانت اللہ صاحب دام مجدہم

بعد ہدیۂ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کے مطلب یون کہ انواع و اقسام کی خبرین جو بذریعۂ اخبار کے شائع ہوئی ہین علی الخصوص اخبار زمانہ مین۔ ایسی عجیب تشویش پھیل ہوئی ہو کہ ہنوز حقیقت واقعہ جلسۂ لکھنؤ مین بیان جلسۂ ندوۃ العلما تصنیف مین المقلدین و غیر المقلدین ہوا ہے سطور پر آگاہی نہین ہوئی اوپر آپ مین بھی کیا گذرا کچھ حال معلوم نہوا لہٰذا برای خدا صحیح صحیح واقعات سے مطلع فرمائیے اور مہر کر دیجیے تاکہ ہم لوگون کا اطمینان ہو اللہ تعالیٰ آپ کو جزاے خیر عطا فرمائے۔ راقم شاہ محمد رحمت اللہ سوداگر ساکن محلہ خدائی پورہ

جواب

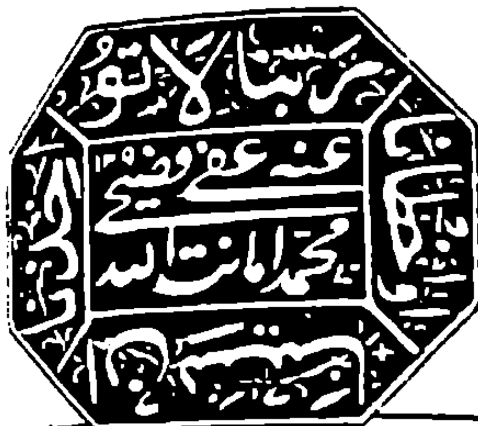
بخدمت شریف برادرم محب قلبی مخلص دلی مقبول بارگاہ الٰہ شاہ محمد رحمت اللہ صاحب ہمیرزاد مجدکم

بعد ہدیۂ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دمنظور تہ کے واضح ہو کہ آپ کا خط مسرت نما آیا حال معلوم ہوا واقعی معاملہ اور طلاپ بمقام لکھنؤ مجمع عام جلسۂ ندوۃ العلما قائمہ بارہ دری قیصر باغ ضرور ہوا اس طور پر کہ بعد نماز جمعہ کے مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی بمقام لکھنؤ ہمارے فرودگاہ پر مع چند علما کے تشریف لائے مع مولوی سید محمد علی صاحب ناظم جلسہ بھی ساتھ تشریف لائے اور اپنے عقائد کو مثل ہم لوگون کے بیان کیا اور اُسی مضمون کی ایک تحریر بدستخط مولوی صاحب ممدوح کے پیش ہو کر پڑھی گئی جس سے ہمارا دل بہت خوش ہوا اور ہم نے کہا بارک اللہ جزاکم اللہ اب ہمارے طبیعت آپ سے صاف ہو گئی۔ کیونکہ اصل مخالفت آپ کے عقائد کی وجہ سے تھی ہر گاہ آپ نے مثل اہل سنت وجماعت کے اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا تو صرف آمین بالجہر و رفع یدین ایسا امر نہین ہو کہ جسمین کی آمد ورفت مین تکرار ہو بہتر ہو گا کہ آج دوسرا جلسہ ندوۃ العلما کا ہو ہزار ہا عوام وخواص اور بڑے بڑے علما کا مجمع ہو آپ تشریف لیجا کر اپنا عقیدہ عام طور پر بیان کر دیجیے تاکہ تمام سامعین وحاضرین کی تشفی ہو جائے۔ اور برسون کا جھگڑا مٹ جائے۔ مولوی صاحب ممدوح مع ناظم صاحب وغیرہ کے جلسہ مین تشریف لائے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے آمادہ ہو کر خدا کو گواہ کر کے کہا کہ جو خیالات عرصے سے میرے دل مین تھے سب کو آج مین نے بطیب خاطر بلا جبر و تعدی نظر انصاف سے واپس لیکر مین اپنا عقیدہ بیان کرتا ہون آپ لوگ سنیے قیامت کے روز میرے اس عقیدے پر آپ لوگون کو گواہی دینا ہوگا۔ وہو ہذا مین خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہ جانتا ہون اور محمد صلعم کو اللہ کا سچا رسول وخاتم النبیین مانتا ہون اور کل اکابر دین وصحابۂ کرام وائمہ مجتہدین ومحدثین واولیاء اللہ وعلماے مقلدین کو اپنا پیشوا ومقتدی جانتا ہون اور اُنکا سچے دل سے ادب کرتا ہون اور اُنکی بے ادبی کرنا اور اُنکی طرف سے کنارہ کشی کو گناہ جانتا ہون اور معجزات انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ وکرامات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو برحق سمجھتا ہون اور ہم مقلدین ائمۂ دین بموجب حدیث ہر ایک دوسرے کو مسلمان ومومن کہتے ہین اور کسی مومن اور مشرک اور بدعتی کہنا سخت گناہ جانتے ہین۔ اور نہ خود کسی مقتدی اور امام کو برا کہتے ہین اور نہ کسی کو

برا کہنا یا برا جاننا جائز رکھتے ہین اور قیامت مین اللہ تعالی کے دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
کے امیدوار ہین اور یہی بات بلند پڑی اور حاضرین نے باسیر گولہ کہا جب مولوی محمد ابراہیم صاحب فارغ ہوے تو مین نے جزاہ اللہ اور مین نے باواز
بلند کہا بارک اللہ جزاکم اللہ اسوقت آپ کی تقریر نہایت دلچسپ اور اطمینان بخش ہوئی مرحبا شاباش
ہم لوگون کو آپ لوگون سے نفرت کی وجہ اور کدورت کی علت محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد باطلہ
سے موافقت کرنے کے سبب تھی جس نے صدہا علما کو مکہ معظمہ مین قتل کر ڈالا اور حرم شریف مین خون
کی ندی بہادی یہ وہ جگہ ہے کہ جسکی شان مین حق تعالی فرماتا ہے وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا حتے کہ کسی
ذی روح اور چیونٹی اور جوون کو بھی ستانے اور مارنے کی ممانعت ہے افسوس کہ وہان ان وہابیہ خطاکار
نے علماے مقلدین کے قتل کرنے کا حکم لگا دیا جیسا کہ شامی حاشیہ درمختار مین وارد ہے فَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ
قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَعُلَمَائِهِمْ حالانکہ وہ علما تعزیہ پرست نہ تھے قبر پرست نہ تھے بت پرست نہ تھے
مشرک نہ تھے فاسق نہ تھے فاجر نہ تھے ان مقلد مذہب تھے تب پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین ہرگز
انکا تبع نہین ہون اور نہ کوئی مجھکو انسے واسطہ ہے غرض کہ جلسہ برخاست ہوا تیسرے روز پھر اس امر مین
گفتگو پیش ہوئی کہ ایسے عقائد والے جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے مسجدون مین آئین جائین
اتحاد و محبت قائم رکھین چونکہ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے دستخطی تحریر مین بعد بیان عقائد صحیحہ یہ
لکھا تھا کہ نماز ایک کی دوسرے کے پیچھے بلا کراہت درست ہے۔ ہمنے کہا اسمین اسقدر اور شرط لگائیے
کہ جو امام ہو مقتدیون کی رعایت وضو وغسل وغیرہ مین ضرور ملحوظ رکھے اور ناظم صاحب و دیگر علماے حاضرین نے
بھی اس شرط کے ساتھ اتفاق فرمایا مگر مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے منظور نکیا اور مولوی ابراہیم صاحب
کو بھی اس سے باز رکھا اور یہ کہا کہ ایک نقطہ بھی اگر اس رقعہ مین بڑھ جائیگا تو نہ ہماری دستخط ہے نہ صلح مین شریک
ہین مگر مولوی ابراہیم صاحب وغیرہ کو اس مقام سے اٹھا کر لیے چلے گئے اسپر علماے حاضرین کو بڑا افسوس ہوا کہ
صلح اور اتحاد کی بنی بنائی بات صرف ایک شخص کی مخالفت سے بگڑ گئی اور اس شخص کو سواے بدنامی رخنہ
اندازی و فتنہ پردازی کے کوئی بات حاصل نہوئی گر دہی نقل ست شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد آخر سب علما کی یہ رائے قرار پائی کہ ہرگاہ ہم مقلدین مین باہم دائما کا لحاظ
بلا التزام ہے کہ حنفی جب امام ہو شافعی وغیرہ کی رعایت ضرور ملحوظ رکھے اور شافعی امام ہو تو دوسرے ائمہ
مجتہدین کے مقلدین کی ضرور رعایت کرے گو یہ لوگ نہین ملتے ہین تو نہ ملین مگر بعض علماے حاضرین کی
یہ رائے ٹھیری کہ بلا اس شرط کے مانے ہوے کیونکر انکے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے بالآخر جلسہ برخاست ہوا اور
نماز ان لوگون کے پیچھے جائز نہین رکھی گئی دوسرے روز سب لوگ اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوے
عنقریب کیفیت کمیٹی چھپ کر آئیگی اسکے دیکھنے سے اس میرے بیان کی پوری پوری تصدیق آپکو ہو جائیگی

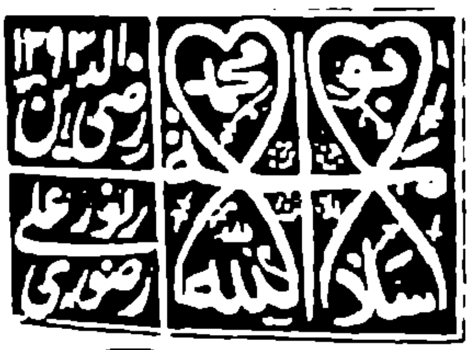
واقعہ آرہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب میری ملاقات کو غازی پور تشریف لائے اور میری دعوت کر کے آدھ گھنٹے تک اپنی جماعت
کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کے مکان پر گیا مولوی صاحب کو مع ہم عقائد اہل حدیث کے اپنے ہمراہ لیکر انکی مسجد
مین مختصر وعظ صلح و اتفاق باہمی کا بیان کر کے مولوی صاحب کو جامع مسجد مین لایا مولوی صاحب نے
عمدہ عقائد و مضامین کے ساتھ وعظ فرمایا اثنائے وعظ مین چودھری حاجی شجاعت علی صاحب رئیس آرہ نے
کہا کہ ائمہ مجتہدین کا کچھ تذکرہ فرمائیے مولوی صاحب نے بڑے زور شور سے تعریف ائمہ مجتہدین اور علمائے مقلدین کی
بیان فرمائی اور بعد ختم وعظ کے یون دعا کی۔ الٰہی ہمکو ائمہ مجتہدین و محدثین کی فرمانبرداری مین زندہ رکھنا
اور انکی محبت مین مارنا اور قیامت مین انکے تابعدارون مین محشور کرنا۔ تمام حاضرین کو بڑی خوشی ہوئی یہانتک
کہ ایک دوسرے سے ملے اور جوش محبت سے طرفین کے دلون پر ایک عجیب رقت رہی۔ الحمد للہ کہ آرے
مین مصالحت کا رنگ خوب جم گیا عشا کی نماز ہوئی چونکہ مین مسافر تھا قصر کی وجہ سے حافظ عبد الرزاق
صاحب پیش امام جامع مسجد نے نماز پڑھائی باوجود اس کی محبت اور باہمی صلح کا اثر تھا کہ ہم مذہب مولوی
ابراہیم صاحب جو میرے بغل مین تھے نہ زور سے آمین کہی نہ رفع الیدین کیا اور جس نے آمین بالجہر کہی بھی تو ایسی
خفیف آواز سے کہ اسکے قریب چند آدمیون نے سنی اس سے سب کو بڑی خوشی ہوئی اور نہایت خرمی کے ساتھ
ایک دوسرے کو اپنا صاحب صادق سمجھنے لگے اور آپس مین خیال ازدیاد محبت کا ہو گیا۔ مگر غازیپور۔ بنارس۔ و دیگر بلاد
مین ہنوز تصفیے کا عنوان کوئی قائم نہین ہوا اس وجہ سے ہنوز کوئی غیر مقلد مقلدین کی مسجد مین نہین آسکتا اور
نہ کوئی مقلد غیر مقلدین کی مسجد مین جا سکتا غازی پور مین فقیر نے خود حافظ عبد اللہ صاحب سے (جو سرگروہ
غیر مقلدین ہین) کہا کہ صرف جسقدر مولوی ابراہیم صاحب نے جلسہ ندوۃ العلماء لکھنؤ مین بیان کیا ہے اور
آپ نے بھی اسکو بیان سنا ہے آپ بھی کہہ دیجیے اور مسجدون مین باہم آمد و رفت رکھیے اور کسی ایک دوسرے کو
نہ کہیے مگر یہ حضرت راضی نہین ہوے اور کہا کہ جسطور پر مولوی ابراہیم نے کہا ہے مین ہرگز نہین کہونگا تب کیونکر
مصالحت ہوتی اور مولوی محمد سعید بنارسی سے بھی بنارس کے لوگون نے کہا کہ جسطور پر مولوی ابراہیم صاحب نے
اپنی صفائی کر لی آپ بھی ویسے ہی عقائد کا اظہار کر دیجیے تو مسجدون مین آیئے جائیے مگر انھون نے بھی حافظ عبد اللہ
صاحب کی طرح سے نہ مانا بلکہ اس سے زیادہ شورش کی اور تمام لوگون مین اپنے انکار کا اشتہار دیا اور مولوی ابراہیم
صاحب کو سخت کلامی سے یاد کیا پس بنارس کے لوگون نے بھی جواب دیا کہ آپ لوگ اگر پہلے عقائد پر جمے
بیشک ہرگز مسجد احناف مین نہین جا سکتے۔ چنانچہ غازیپور۔ بنارس۔ مرزاپور۔ وغیرہ وغیرہ مین نہ غیر مقلدین نے عقیدے
کی صفائی ظاہر کی اور نہ صلح کی بات ہونے دی خدا رحم فرمائے اور مسلمانون کو باہمی اتفاق کی توفیق دے اور
فتنہ فساد کی آگ بجھائے بہت افسوس صد افسوس ہے ان مولویون پر جنکے مزاج



مین صالح اصلاحین یہ بلکہ نیجبی ہوئی اُسکو مستقل کرنا چاہتے ہین اُسے
میرے خدا اتفاق ومحبت مستمرہ کو عطا فرما آمین ثم آمین -
حررہ فقیر محمد امانت اللہ عفی عنہ

حامدا ومصلیا ومسلما حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی غازیپوری مدظلہ العالی کی
اس تحریر حق پذیر نے تو غالیان لامذہب اور متعصبان مذہب کی دروغگوئی وحیلہ جوئی اور نا انصافی وکینہ بانی کی
ساری قلعی کھولدی بلکہ ان لوگون کی صورت پُرکدورت آئینۂ واقعۂ آرہ مین دکھادی تعینی ہم لوگون کی صلح و
راستی اور اُن لوگون کی نفسانیت وکج بحثی صاف صاف بلا اعتساف بتادی سے لامذہبی اب کیا ہر
کہ قیدی آزادی + بے قیدی مذہب میں ہر دین کی بربادی + کہتے ہو بُرا سب کو اس سخت کلامی کی



تشہین بنوالی الٰہ زرعے الذی +
حررہ
العبد الاواہ ابو محمد سلامۃ اسعفر الله وعفاه
عن تجاسات نعد اصاب









من جاء بالجواب قد فاز فوزا عظیما من الحدیث والکتاب

اسمین کوئی شک نہین کہ حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی غازیپوری نے موافق منشائے اصل اسلام
حسب مقاصد ذوو العلما کے آپس مین میل جول اور ایک دوسرے کے پیچھے بلا کراہت نماز پڑھنے کے واسطے
کوشش کی تھی اور ان لامذہبون کے ظاہری اقرار کی وجہ سے سب مقلدون نے باآواز بلند علی رؤس الاشہاد
کہدیا تھا کہ اب ہمارے انکے پوری صفائی ہوگئی اور کوئی بات رکاوٹ کی باقی نہین رہی اب ہمکو چاہیے



کہ آپس مین مثل برادران حقیقی کے اتحاد ومحبت کا برتاؤ رکھین مگر افسوس
کہ بعض متعصب لامذہبون کی مخالفت سے اتحاد کی صورت پیدا نہین ہوئی









مواہیر و دستخط علمائے شہر اندور و چھاؤنی

العبد ... کنز الفقہ
والحدیث خادم شرع رسول اللہ
قاضی حبیب اللہ اندوری۔

صح الجواب خادم الاسلام
عبد ... حال وارد شہر اندور

صح الجواب سید غیاث الدین
ساکن عدن حال وارد اندور

فرقۂ جدیدہ اور مقلدین کے عقائد جو مجیب مصیب نے تحریر کیے فی الواقع اہل سنت وجماعت و سلف صالحین کے خلاف ہیں اور یہ فرقہ بدعتی مفارق الجماعت اور اہل سنت وجماعت سے خارج ہے۔ اور مناکحت اور مجالست فرقہ مذکورہ کے ساتھ ہرگز جائز نہیں ہے اور اپنی مسجدوں میں ان کو ہرگز آنے دینا نہیں چاہیے اور نماز اس فرقہ مذکورہ کے پیچھے ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم الراقم خیر خواہ مسلمین

قد اطلعت علی هذا الجواب المسطور بتمام ما فیہ من اللؤلؤ المنثور فوجدتہ موافقاً للکتاب والسنۃ والاثار لانہ جاء الحق وزهق الباطل فاشکر اللہ علی حسن توفیق المجیب المصیب واسألہ ان یعطیہ فی الدارین اکمل النصیب حررہ حافظ محمد اکرم قاضی کیمپ مؤ

اعظم ما اجاب من اجاب فانہ تحقق بالقول الصواب وان ما شہد بہ السنۃ والکتاب یقبلہ اولو الالباب مقدم ... اہل العلم اضعف عباد اللہ المنان محمد المدعو بعبد الرحمن نائب قاضی کیمپ مؤ

ما قالہ المجیب المصیب حق ... وبالحق المحض عقیدہ جزاہ اللہ خیر الجزاء عنا وعن المسلمین آمین یارب العالمین وہو مجیب دعاء السائلین فی کل ان وحین سطرہ الراجی عفو اللہ المستعان محمد فضل الرحمن ... آمین

جو عقائد غیر مقلدین کے انھیں کی کتب معتبرہ سے بیان کیے گئے۔ درحقیقت خلاف عقیدہ اہل سنت

وجماعت مین انکو مفسدین جانکر انسے مخالطت نکرین - عاجز محمد عبد الرحمن اندوری






مواہیر مشاہیر علمای دار الاسلام مصطفی آباد عرف رامپور

بلا شبہہ یہ فرقہ ضالہ (جسکے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ مخالف فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے مجیب مصیب نے بحوالہ رسائل دفتر ہای باطلہ غیر مقلدین نقل کیے اور اکثر اُسکے راقم الحروف کی نظر سے بھی گذرے) مبتدع ہی اور اُسکے حق مین یہی حکم ہی جو مجیب مصیب نے تحریر کیا - واللہ سبحانہ الموفق



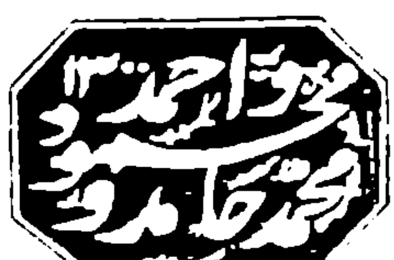
ھذا ھو الحق عندی　ھذا الجواب بلا ارتیاب　الجواب صحیح　من اجاب فقد اصاب



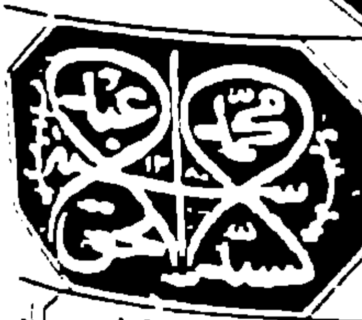



ذلک الکتاب لاریب فیہ　قد اصاب من اجاب　ھذا الجواب بالصواب　دقت کذ بن






یہ شخص امام اس گروہ غیر مقلدین کا سنی نہین ہی - رافضی ہو تو تعجب نہین یہ بیچارہ عامیون کو اپنے ساتھ جہنم مین لے جانا چاہتا ہی واللہ اعلم -
کتبہ سید عبد الحق - سابق متوطن کانپور حال باشندہ رامپور -



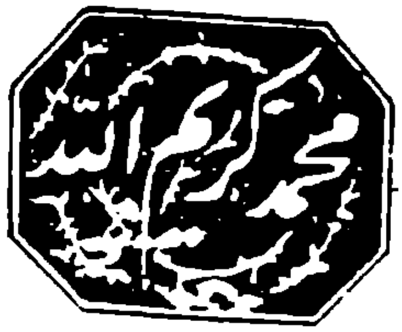
فی الواقع عقیدہ اس فرقہ جدیدہ و جماعت مستحدثہ کا ایسا ہی ہی جیسا کہ مجیب مصیب نے ثابت کیا -

الجواب بالسنۃ والکتاب　متی قال بسوی ذلک فقد قال محالا　من اجاب فقد اصاب بالحق والصواب

عابد حسین عفی عنہ

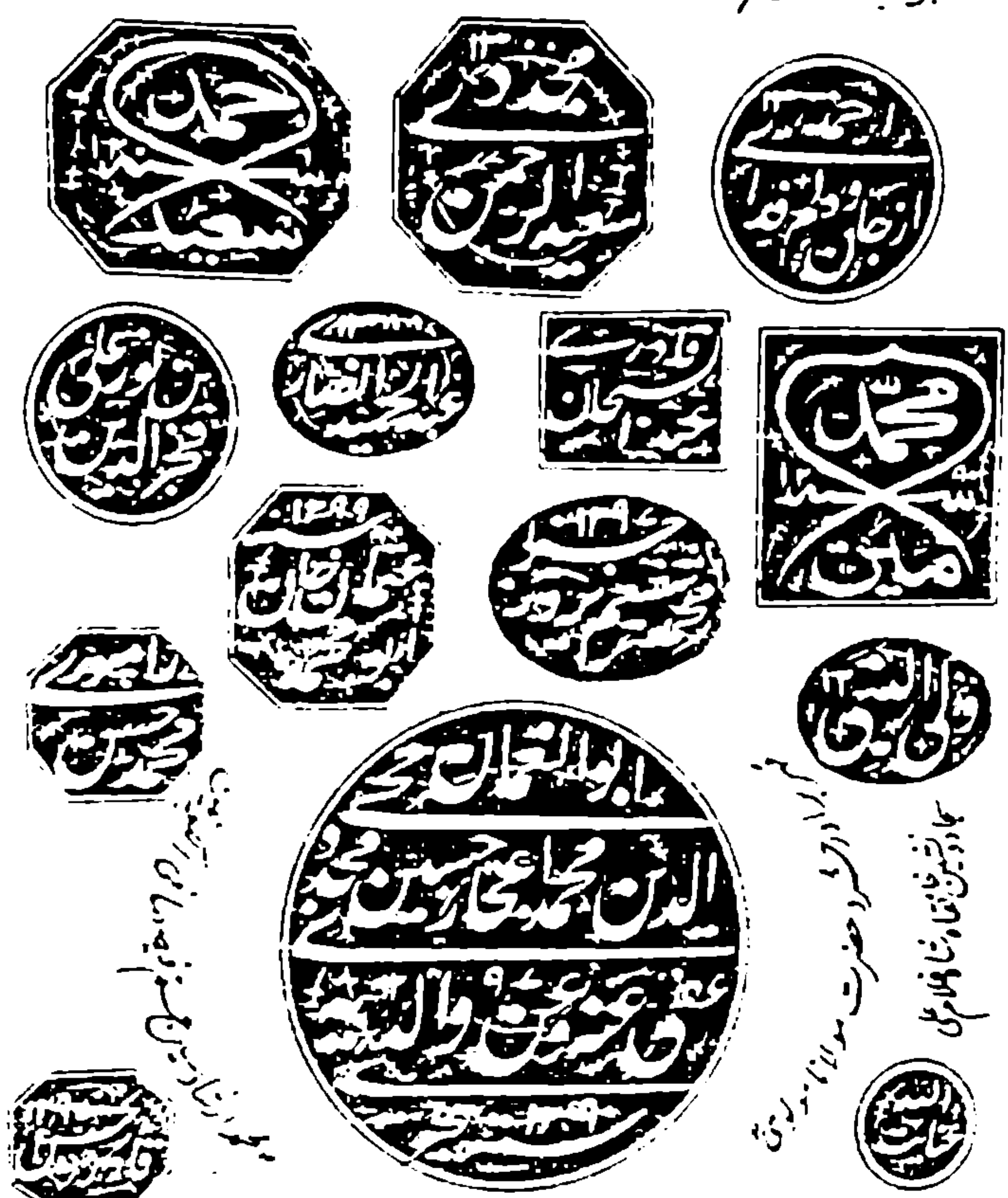






واقعی یہ فرقہ باطلہ جسکے جواب مین علمای دین ہمارے جو کچھ تحریر فرماتے ہین درست ہے حررہ الراجی الی رحمۃ اللہ محمد کریم اللہ ۔

الجواب صحیح　　الجواب ھو الصواب　　المجیب مصیب

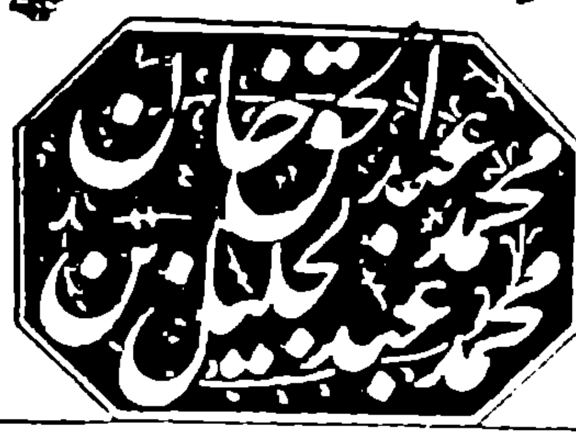


ان حضرات شیخ تاب حاسدین مفسدین دین و معاندین [illegible] و مقلدین اور اتباع مریدین و معتقدین کے حق مین جنکا حضرت حق جل جلالہ و عم نوالہ نے آزادی کا حق دیکھا ہے ڈاکٹر ہندوستان کا شیخ یہ بنا رکھا ہے جسقدر تشدد دست و زبان کے ذریعے سے مقابلہ برمحل کیا جائے تھوڑا ہے فی الحقیقت یہ سب کے سب ضال اور مضل ہین اور سلسلہ مذاہب اربعہ فقہ سے خارج [illegible] [illegible]

[illegible]

والیہ المعاد۔ ألا لا یتفوہ بذلک العقائد المذکورۃ الا من لہ ذہن سقیم
واللہ سبحانہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ کتبہ العبد الاثم
ابو الجمیل معین الدین محمد عبد الجلیل صانہ اللہ عن کل ذمیل و زمیل

مہر تلمیذ حضرت
مولانا مولوی



محمد ارشاد حسین
سلمہ رب المشرقین

اصاب من اجاب



الجواب صحیح والمجیب مصیب



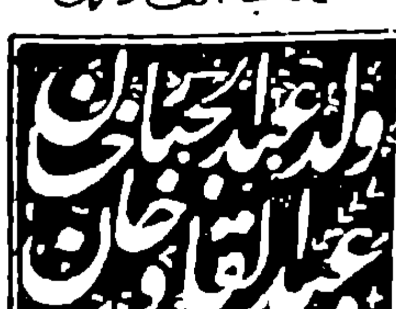
ان ہذا الجواب صحیح



ہو الموفق
ان ہذا الجواب موافق
للسنۃ والکتاب کتبہ العبد
المذنب محمد عبد القادر



ہو المستعان
فی الحقیقت یہ جواب باصواب
معین تقادین اور حق الیقین ہے
محمد عبد القادر خان



ہو الرحمن الرحیم
لا شک ان ہذا الجواب
صحیح والمجیب مصیب فقط
حررہ الاثیم محمد عبد الکریم

